UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232199
UNIVERSAL
LIBRARY

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

معین الاولیاء

مشتمل بر حالات تفصیلیہ شیخ مشرب قطب الوصول ملقبہ حجۃ اللہ علی العالمین

حضرت خواجہ بزرگ ہندالولی معین الدین حسن سنجری ثم الاجمیری

قدس اللہ سرہ و فاض علینا برہ

از تالیفات راقمہ و تصنیف فقیر فائقہ

قدوۃ المحققین زبدۃ الموحدین عمدۃ العلماء ثمرۃ الشجرۃ النبویہ التی

اسلم اباثابت رضی مہانے اسماء رئیس المولفین امام المصنفین

جناب قاضی سید نام الدین خان صاحب

ڈپٹی کلکٹر ضلع اجمیر ۔ ظلہ العالی

در مطبع معین الہند اجمیر شریف باہتمام منشی محمد حافظ مالک مطبع بطباعت پوشید

فہرست مضامین مجموعہ نسخہ معین الاولیا کہ بر چہار باب و دو اصل و دو فرع مشتمل ہست

تفصیل الباب	تفصیل اصل	تفصیل فرع	خلاصہ مضامین	صفحہ
اول	۔	۔	حالات و مقالات حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا قدس سرہ	۱ الی ۱۶
〃	۔	۔	آمن آستانہ عالیہ	۱۷ الی ۲۴
دوم	۔	۔	تمہید عیالمندی حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا قدس سرہ	۲۵ الی ۲۶
〃	۔	۔	حوالہ کتب و فوظی و تاریخی در باب اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ	۲۷ الی ۶۳
〃	۔	۔	حوالہ فرامین شاہان دہلی بہ اثبات صمد	۶۴ الی ۱۱۱
〃	۔	۔	حوالہ تذکرہ حکام دولت انگلشیہ بہ اثبات صمد	۱۱۲ الی ۱۲۵
〃	۔	۔	تذکرہ انصاب اولاد حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا قدس سرہ	۱۲۶ الی ۱۵۳
〃	۔	۔	گزارش دربارہ اولاد دختر دیدہ اہل انکار۔	۱۵۴ الی ۱۷۰
سیوم	اول	۔	از حضرت خواجہ قطب الاولیا قدس سرہ۔	۱۷۵ الی ۱۷۸
〃	〃	اول	از حضرت سلطان المشایخ نظام الاولیا قدس سرہ	۱۷۹ الی ۲۴۳
〃	〃	دوم	از مخدوم علاء الدین صابر احمد قدس سرہ	۲۴۴ الی ۲۶۱
〃	دوم	۔	از خواجہ حمید الدین سلطان البلدکین ناگوری قدس سرہ	۲۶۱ الی ۲۷۲
چہارم	۔	۔	ذکر آستانہ معینہ و بنا رواق الخیر اخیر	۲۷۲ الی ۲۸۵
〃	۔	۔	تعمیرات و مقامات بیرون شہر	۲۸۶ الی ۳۰۰
〃	۔	۔	تتمہ مناجات و فہرست صحیح و اغلاط و دیگر مستفرقات	۳۰۱ الی ۰

العبد
قاضی سید امام الدین
عفی عنہ اشرفی

بعون الملک المعین الوھاب

کتاب مستطاب جامع حالات و ملفوظات و مناقب و مقامات حضرت خواجہ خواجگان قطب الہند

غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری ثم الاجمیری قدس اللہ سرہ العزیز

مسمی بہ

معین الاولیاء

تصنیف ادیب لبیب و شاعر بلیغ جناب منشی قاضی سید امام الدین حسن صاحب

بماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۲ھ

مطبع معین الہند اجمیر شریف میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی

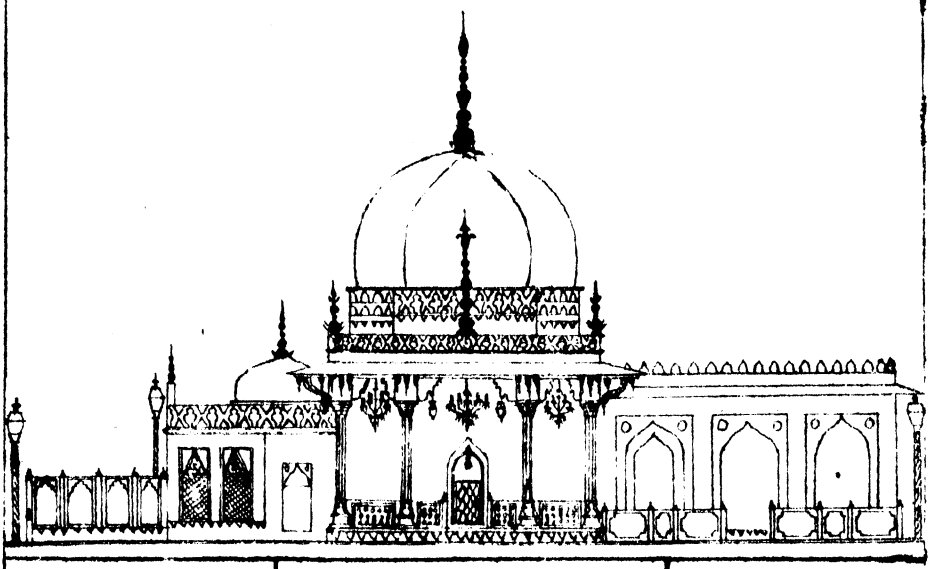

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنائے لاتعد مر خدائے را کہ شاید نوع انسان را از بوبر علم و بہتر بیارا ست و درود نامحدود نثار ختم المرسلین و علے آلہ و اصحابہ اجمعین۔ کہ تخلیق ہمچو دہ ہزار عالم و تفصیل بنی آدم از وجود باجود شش بوجود آمد۔ واز پرتو جمال عالم افروزش ظلمت کفر از میان زمان و زمانیان برخاست۔ اما بعد فقیر حقیر درویش سپہر دلیش قاضی سید امام الدین بن سید منیر الدین کہ از کمترک زرہ ربایان خدمت مرشدی و مولائی سراج بزم حقیقت نور العین عرفان و معرفت شمع شبستان محامد و وحدت حضرت خواجہ البخش چشتی توسوی است۔ بر نہمونی طالع بیدار و مساعدت روزگار جمعیت مطالعہ کتب سیر و سلوک و تواریخ و ملافیظ بہمرسانید و بر حالات و مقدمات اولیاء کاملین و بزرگان دین کماہی عزاگہی یافتہ بتقاضائے ایران طریقت شعار و ندیمان نزہت آثار نظر بہ استعداد و اجتہاد نمعنی گماشت کہ برخے از جلالات و مقالات مرشد السالکین تاج المقربین و المحققین مہر سپہر ایمان و ایقان حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیاء معین الحق و الملۃ والدین حسنی الحسینی چشتی سنجری اجمیری قدس اللہ سرہ العزیز در ضمن سبط تحریر و ربط تسطیر آوردن موجب سعادت دارین و مفاخرت نشاتین خواہد بود۔ لاجرم کمر ہمت درست کردہ بہ ترتیب این رسالہ کہ مشتمل بر چہار باب است سعی موفور

بجائے خود رسانید۔ باب اول مشتمل بر حالات و مقالات حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا۔ باب دوم متذکرہ اولادِ جسمانی۔ باب سوم در ذکر اولاد روحانی مشتمل بر دو فصل و دو فرع۔ باب چہارم مشتمل بر تذکرہ بنائے اجمیر و آستانہ عالی و مقاماتِ بزرگ و قدیم۔

باب اول

مشتمل بر حالات و مقالات حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیاء

مخفی مباد کہ حضرت خواجہ را اصل از سنجر نواح خراسان است و قتیکہ پدر بزرگوارش داعی اجل را لبیک گفتہ خواجہ بعنوان شباب بود۔ روزے در خانہ باغے کہ از آن خواجہ بود لمعہ ذات بصورت مجذوب سب پدیدار آمد و پارہ نان طلب کرد حضرت خواجہ بمصداق وَ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ چند دانہ خرما از زانی فرمود صفت مجذوب اطریق بل احسان مرغوب آمد و چند ثمر بہ لعاب دہن آلودہ بحضرت خواجہ مستر کردہ بخورد نشس استبداد فرمود۔ از انجا کہ مشیت قضا و قدر ہمرہ بن بود خواجہ از انکار باز داشتند بتسلیم خود تسلیم نمودند منقول است کہ از آن زمان غلبہ عشق و محبت بر حضرت خواجہ استیلا یافت تا آنکہ حب الوطن را از صفحہ خاطر بہ کذلک حُسن طلب محکوک کردہ حزمہ ترک علائق در بر راست کردند و از ہجوم و کثرت دیار و دیار روے تافتہ باستحصال سالک معنی کہ در صورت مجذوب مشاہدہ فرمودہ بودند پائے شوق در وادی طلب و بیابان تعب نہادند۔ درین صعوبت و سفر پیش از ہمہ ما کہ حضرت خواجہ را بر حسرت جذب معنی و سالک متنبہ فرمود کلم غیب بود اما بہ اسباب ظاہر علوم دینیہ را در سمرقند و بخارا اکتساب فرمودہ مقام یقین را بعین الیقین افزودند تا آنکہ کمال جذبہ بشوق عنان گستاخی کشان بہ وسعت آباد بغداد رسانید زیرا کہ منشاء ازلی انکشاف رموز خفی و جلی ہمدین مقام موعود و معہود بود چنانچہ بخدمت قطب الکونین شیخ المغربین و المشرقین حضرت خواجہ عثمان ہارونی

قدس اللہ سرہ العزیز فایز شدہ بخش کمال ازان سرمایہ بخشش و دریا نوال اخذ فرمودند میگویند کہ حضرت خواجہ را
مدت بست سال در سفر و حضر بخدمت حضرت مرشد برحق سپری شد و انجام کار خلعت خلافت و اختصاص
رخصت و ریافت نیز باد گفتند در آنجا بہمدان تبریز نزول کرامت فرمودہ با عیان اشراف این اکتساب
نعم البدل فرمودند۔ آوردہ اند کہ حضرت خواجہ اکثر بمقابر جای خوش میشد آمد و بعد از ہفت یوم پارہ
نان کہ بیشتر از پنج مثقال نمی بود افطار میکرد۔ ملبوس او دلتا نوس بود و بحالت شکست بخیت بایستند
درست میفرمودند بیشتر بر اخفای راز و حفاظت امر حق جہد بلیغ منظور و ہمگاہ عزلت و وحدت مقصود
بود۔ از ہجوم و کثرت نفور بودند۔ اخلاق عمیم و فیض مستقیم داشتند ہم درین اثنا حضرت خواجہ را دہ آستر آباد
و غیر آن صورت قیام در پیش آمد۔ ازانجملہ واقعہ زمان در دہ سبزوار قابل بیان است۔ وقتیکہ حضرت خواجہ
در سبزوار رسید۔ حاکم سبزوار محمد یادگار نام کہ بغایت شقی المشرب ناہنجار روزگار بود۔ باشتباہ ورود مسعود
بر خویشتن برافروخت و بر تردد آزار حضرت خواجہ بر آمد۔ چون نظرش بر جمال جمیل مبارک رسید
مے اختیار لرزیدن آغاز کرد و بحال خود نماند و عاقبت کار از راہ ناسزا استغفار خواندہ تائب گردید
بتلقین و تصرف حضرت خواجہ بیعت اختیار کردہ بترک تعلق اہل و عیال بر کنار نشین اشتہار
تا بحصار شادمان خود را رسانید و بارشاد حضرت خواجہ تلقین و تدریس آنجا باو مفوض شد حضرت
درویش جمالی مولف سیر العارفین میفرماید کہ او قبر شیخ محمد یادگار در حصار شادمان دیدہ است بالآخر
حضرت خواجہ بمدینہ نبوی عازم شد و بعد ادائے مناسک حج بایلغار حضرت صدر النبوت بصوب
اجمیر روز سعود اتفاق افتادہ در آن زمان اجمیر بحکومت ہندیان بود و راجہ پتھورا نام فرمانروائے کشور
الحال کہ حضرت اجمیر منبع اسلام و مرجع اہل اسلام است در آن ایام معدن کفر و منظر اکفار بود حضرت
خواجہ در اجمیر رسیدہ اولاً جائیکہ طرح اقامت انداخت درخت سایہ دار بود کہ اکنون بجالیش مرتبہ سنگرد و جوار
آستانہ شریف واقع است شخصے از ملازمان راجہ بزرطرح و حضرت خواجہ را مانع آمد و حضرت خواجہ ازانجا رخت اقامت برداشتہ
بر لب تالاب کہ اناساگر مشہور است مقیام فرمودند۔ ساحل تالاب ہمہ از بت و تجانہا معمور بود و جز
صدائے ناقوس و غلغلہ ہر ہر صدائے دیگر از شام تا سحر جا گزین گوش و ہوش نمیشد روزے

بمقتضائے مذہب و تصدیع طبیعت باخدام حضرت خواجہ برہمن پیچگان حسد بردہ از غل و دغا و مکر
آمدند چون بر حقیقت حال حضرت خواجہ را اطلاع نمند۔ بخادمے امر فرمودند کہ از آب تالاب بقدر
یک کوزہ بگلے بردارد و بنوز کہ آب برداشتہ بودند کہ ہمگنین آب تالاب رزق زمین و بخار آسمان گردید
و نشان نباتات و تراوت در ہمین تالاب معدوم و مفقود گشت۔ ازین ممر انقلاب عظیم و آفت کثیر حال
نوع انسان و حیوان متاثر شدہ۔ و فریاد و عطش گویان محسوس و مشہور بود۔ باظہار این چنین آیات
و کرامت و خوارق عظمی و کرامت کبری مسمی شادی کہ از قوم جان معبود و مسجود نمود بود خویشتن را
بحضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ رسانیدہ بشلیم اسلام و بعیت قدم عزز رسانید چون
این واقعہ ہوش ربا براجہ تھورا رسانیدند۔ مادرش یاد داد کہ با این چنین صاحب ہیبت و عظمت
مقابلہ و مجادلہ کردن دست خود را قطع است باید کہ خویشتن را ازین نزاع و نفاق باز داری
امارا جہ تھورا کہ خصلت ازلی و سفاہت سرمدی تقدیر شش بود بر گفتہ پیر زال خیال نکرد بسبب
کہ از پرستاران خویش اجپال جوگی را کہ فن سحر و افسون بدطولے داشت اطلاع فرستاد و استمداد
و استعانت درخواست کرد۔ جوگی مذکور بنا ریش اسباب سحر و فسون کہ از قبیل مار خونخوار و عقرب جرار
بودند خود را بہ اجمیر رسانید۔ و باخدام حضرت خواجہ بزرگ طرح مقابلہ انداخت عاقبت کار منہزم و مخذول
گشتہ و خود با بعیت راجہ تھورا در حضرت خواجہ رسانیدہ بود تضرع و ابتہال عفو تقصیر التجا کرد
حضرت خواجہ مزیش فرمودہ اجپال را بخلعت اسلام معزز و مشرف فرمود۔ اما راجہ تھورا کہ سعادت ابدی
مقدرش نبود از صراط مستقیم سعادت و ہدایت آوارہ دشت ادبار و ضلالت گشتہ بدست لشکر اسلام
گرفتار آمد و بالآخر در اسفل جہنم شد۔ آوردہ اند کہ حضرت خواجہ را مجاہدات عمل و محافظت کلام چندان بود
کہ در یک روز۔ دو ختم و بیک شب ہزار رکعت بنماز میگزاردند و گاہے بسکون و گاہے بہ انبساط
احوال در دو انگیز را با دل درمیہند مقابل میسفر مودند حضرت خواجہ بار سوم کہ از سفر حجاز معاودت فرمود
تا مدت پہل سال کہ حد زمان عین الوصال بود۔ در دار الخیر اجمیر علی الاتصال قیام فرمود غیر آنکہ
بنظر تصحیح و تنقیح و سنان موضع ماندن کہ وجہ معاش فرزندانش بود یکبار تا بہ دہلی انتقال و حرکت

ناگزیر افتاد سلسلۂ نسب پاکش بواسطہ امامؑ بہ کاظم رضی اللہ عنہ بہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب
کرم اللہ وجہ منتہی میشود۔ سید حسن ملقب بخواجہ معین الحق والدین حسنی حسینی بن سید غیاث الدین۔
بن سید نجم الدین۔ بن سید عبد العزیز۔ بن سید ابراہیم بن سید ادریس۔ بن حضرت امام موسے کاظم
بن حضرت امام جعفر الصادق۔ بن امام محمد باقر۔ بن امام علی سجاد۔ بن امام حسین شہید ابن علی
مرتضے شیر خدا رضی اللہ تعالے علیہم اجمعین۔ بعضے کہ در نسبت سیادت حرف زدہ اند قصور تحقیق و غلط
فاش است۔ منقولست کہ حضرت خواجہ بزرگ مریدان و متبعان بسیار بودند۔ اما صفے را کہ
کہ بتصدیق ریاضت و تشریف خلافت ممتاز فرمودند تفصیل انیست۔ خواجہ قطب الدین
شیخ حمید الدین صوفی۔ شیخ فخر الدین فرزند اکبر حضرت خواجہ بزرگ سید ضیاء الدین فرزند دوم
حضرت خواجہ بزرگ شیخ معین الدین۔ قاضی حمید الدین محمد عطا ناگوری۔ اجپال معروف بہ عبد اللہ
سید وجہ الدین مشہدی۔ شیخ برہان الدین۔ شیخ احمد۔ شیخ محسن یا حسن۔ شیخ سلیمان نمازی
شیخ شمس الدین۔ شیخ حسن سیاط۔ شیخ احد الدین کرمانی۔ بی بی جمال حافظہ بنت حضرت
خواجہ بزرگ شیخ مسعود غیر سالار مسعود غازی۔ ازینہا ہریکے صاحب مقام و مرجع کاذانام بود
اما بنام قطب الاولیا خواجہ بختیار کاکی قدس اللہ سرہ العزیز۔ و شیخ حمید الدین صوفی التراکی
الناگوری کہ بہ سلطان التارکین معروف است قرعۂ فال زدہ بودند و ازین ہر دو یکے را بہ دہلی
و دیگرے را بہ ناگور سر آرائے خلافت و ارشاد فرمودند و از کلمات فیض آیات اوست
کما قال فی دلیل العارفین فرمود دل عاشق آتشکدۂ محبت است ہر کہ در و آید بسوزد
ازینکہ ہیچ آتش مشتعل تر از نارہ محبت نیست و فرمود کہ از سیل آب روان صدائے برمے خیزد ہمین
کہ در دریا میرسد خاموش میگردد۔ فرمود شنیدم از خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کہ رب العزت را
دوستانند اگر در عالم دنیا یک چشم دان محجوب باشند ابود شوند۔ فرمود کہ از حضرت خواجہ
عثمان قدس سرہ باستماع رسید کہ ہر آنکہ این سہ خصلت دارد حضرت سبحانہ تعالے او را
دوست میدارد۔ اول سخاوت ہمچو سخاوت بحار دوم شفقت بسان شفقت خورشید نصف النہار

سوم سلق مانند زمین فرمود مصاحبت صاحبدلان به از کار نیک و صحبت بدبر ستان بتر از اعمال
بد فرمودند دم مرید مستحکم انگاه شمارند که فرشته چپ هیچ عمل بد تا مدت بست سال بنام او ننویسد
فرمود بحوالہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ العزیز کہ درویش محق درویشی انگہ باشد
کہ از دو عالم فنا هیچ باقی نماند علامت محبت در اطاعت است و ترس کہ مبادا دوست آزرده شود
مرعارفان را مقامیست دگر کہ بران مقام فائز باشند همہ عالم و عالمیان را در فصل دانگشت
به بینند۔ عارف کسے است کہ هرچه خواهد در پیش آید۔ و هرچه گوید جوابش نشنود کمترک
قدر عارف آنست کہ موصوف بصفت حق باشد اگر کسی بصورت مدعیانه پیش آید بزودی کرامت
او را۔ به بحث الزام رساند۔ فرمود سالها درین کار مجاهد بودیم عاقبت کار غیر از هیبت
نصیب ما نشد۔ فرمود گناهے چند این مضر نیست کہ تشهیر و تشویر برادر مسلمان فرمود۔ آمیت
حق شناسی فرار از دنیا و سکوت در معرفت است رهروان منازل معرفت به مقصد نرسند
تا از معارف حقیقی سراغ نیابند۔ فرمود۔ دلیل شقاوت آنست کہ با وجود گناه نازش قبول دارد
فرمود کسیکہ انعام یافت از سخاوت یافت۔ درویش کسے را گویند کہ ارباب حاجت را محروم
نگزارد بمطبوع خاطر درویش آن بود کہ با درویش به نشینند و غیر مطبوع آن کہ درویش از همنشینی
درویش احتراز کند عارف بودن بحق این است کہ محو دنیی باشد۔ قانع و متوکل کسے را
گویند کہ رنج و درد کہ از خلائق برسد نه بران شکایت باشد نه حکایت عارف را مرگ
محبوب باشد در راحت متروک و یاد حق مانوس عارف را چون بامداد رود هماز واقعات شب هرانچه
کہ گذشت یاد ش نماز عشم قلزم نابیدا کنار است و معرفت جوئے پیدا کنار پس علم خدا
و معرفت بنده از نیجا است فرمود ذات عارف چون آفتاب می تابد و همہ عالم از ان انوارے یابد
فرمود نماز قنطرہ القرب است و معراج مومن نماز۔ هرکہ نماز را به تصدیق ادا نه کند بر بالاے بام
حقیقت و قرب نه نهاد نه رسد ✦

و متذکره خوارق عادات حضرات خواجہ بزرگ منقولست کہ حضرت خواجہ همہ شب بخواب د

امتراحت میل نفرمود۔ در زمین پشت زده بنیاسود۔ زمانیکه پس از افاقه مراقبه بنظرش رسید
از اهل فسق و فجور مے افتاد۔ تاسف و تارک مے شد و اگر بر کافر نگاه مے کرد بشرف اسلام
و دولت ایمان مے یافت روزے حضرت خواجه در یاد حق مستغرق بود۔ همدرین زمان یکے از
مریدان خدمت دولت پابوس دریافت و التماس کرد که بادشاه در باب استخراج او
فرمان داده است۔ پرسیدند که بادشاه کجاست عرض کرد که بنظر تفریح و تفرج بیرون شهر سمت
مرغزار بر اسپ سوار رفته است حضرت خواجه تامل فرمود۔ و بعد ساعت ارشاد کرد که تردد من
و ازین اندیشه هیچ مطمئن باش امروز بادشاه را اجل بر سر رسیده است باز پشت اسپ
بر روے زمین افتاده هلاک خواهد شد۔ ساعتے نگذشت که از مرگ بادشاه خبر آوردند۔ فرمود حضرت
خواجه بختیار که تا مدت بست سال در خدمت حضرت خواجه معین اولیاء خواجه بزرگ بوده ام۔ کاهے
نه شنیدم که در باب صحت و عافیت خود سخنے گفته باشد اما بجناب رب العزت التجا میکرد
که هر آنقدر که درد و محنت قسمت جهان و جهانیان است به فقیر دلگیر معین الدین نصیب باشد یعنے
حضرت خواجه بزرگ معین الاولیاء با جماعته درویشان نشسته بود۔ درین اثنا سلطان
شمس الدین التمش تیر و کمان در دست گرفته از پیش نظر گذشت چون حضرت خواجه بزرگ دید
فرمود که این پسر بادشاه دهلی شد نیست عاقبت همچنان شد نقل است روزے حضرت خواجه
بزرگ معین الاولیا با جماعته فقرا همنشین بود در باره فقر و سلوک ذکر میرفت درین گفت و
شنید دیدند که حضرت خواجه نوبت به نوبت بر یمین و یسار نظر میکند و قیام میفرماید از مشاهده
این آثار حاضران متعجب شدند۔ و قتیکه یاران مجلس از هم جدا شدند حضرت خواجه بختیار
سبب قیام بار بار و موجب دیدن سمت یمین و یسار استفسار کرد فرمودند که مرقد مطهر حضرت خواجه
عثمان هارونی چون میرسید ما تعظیم مے کردم حضرت خواجه بختیار میگوید که فرمود خواجه بزرگ رحمة الله
که فقیر معین الدین در حضرت بغیب نخواهد رفت تا مریدان و فرزندانش را بدیل او نه بخشایند
منقول است که هفت تن از کافران در بغداد آتش پرستی میکردند۔ و بعبادت و ریاضت مشهور بودند

چنانچہ ہمان شہرت کمال داشت روزے بارادہ امتحان قصد خدمت حضرت خواجہ کرد چون بدست کی رسید
زمانیکہ جمال باکمال حضرت خواجہ اجدر اشارہ کردند از خود فربہ تر بودند و شعر ہریرہ بر اندام اینہا روئے داد۔ چون
حضرت خواجہ قدس سرہ بدید فرمود کہ با آنکہ شما را بر فوت و قدرت حضرت آفریدگار نظرے ہست۔ اما در
خالق و مخلوق امتیاز ندارید حیف است کہ بہ پرستیدن آتش و کوشیدن ناحق کار خود را خراب میکنید
جواب دادند کہ ما را از آتش دوزخ از بس خوف و خطر است۔ باشد کہ از پرستیدن و عزیز داشتن خیلے ما
رعایت و مسامحت روا دارد۔ حضرت شیخ الاسلام خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ العزیز باستماع
اینمعنی تبسم کرد۔ و فرمود کہ این ہمہ غیر از طاعت و پرستیدن ذات مطلق بدست نہ آید آتشے را
رہزہ آن نباشد کہ بے حکم حضرت خداوندگار احدے السوزد۔ کافران عرض کردند کہ حضرت شیخ
کہ غیر یاد حق کار دیگر نہ دارد۔ اگر از آتش سوزان خویشتن را پیش ما محفوظ و مصون داشتن تواند
ما را بنماید۔ تا یک لخت از پرستیدن آتش کہ معبود و مسجود ما یانست احتراز و اجتناب کنیم حضرت خواجہ
چون این سخن بشنید فرمود کہ اگر مردان خدا را در عرصہ آتش بمیدانند ہمہ ان وقت سرد شود۔ و لطفا
پذیرد۔ و ہیچ رحمتے نہ رساند۔ این بگفت و نعلین پائے راست کشیدہ در انبار آتش بینداخت
آن ہمہ آتش تیز کہ شعلہ خیز و شرر انگیز بود در طرفۃ العین سرد شد و لطفا پذیرفت۔ چون نعلین
پاک از ان انبار بر آوردند۔ دیدند کہ ہیچ آسیب نرسیدہ است ہمچنان بود کہ انداختہ بودند۔ باظہار
انچنین عظمت عظمے و کرامت علیا ترسا بچگان با عتراف الوہیت حق و کرامیت حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ
زبان حال بکشادند و از شیوہ ناراستی و عقائد ناروا تائب و تارک شدہ بدست حق پرست حضرت
شیخ الاسلام حضرت خواجہ معین الحق والدین قدس سرہ تصدیق ایمان و تسلیم اسلام کردند و در اندک
زمان از دصلان خدمت شیخ گشتند۔ حضرت خواجہ معین الحق قدس اللہ سرہ فرمود بزرگے بود
کہ خواجہ عطا سلمی نام داشت او تا بہ چہل سال روئے بسوئے افلاک نکرد۔ استفسار کردند کہ چندان کہ زاری
و بیقراری از چیست گفت کہ از خوف دشمساری گور و ہیبت فرداے محشر۔ باز پرسیدند کہ بسوئے
آسمان ندیدن چون است۔ جواب داد کہ از بسیاری گناہ و خجلتہا کہ در مجلس ہازدہ ام فارغ نشستہ ام

وہمدین محل فرمود کہ خواجہ فتح موصلی از یاران طریق و بزرگان جماعہ صوفیان بود بہ گریستن و
اندوہ گین نشستن مداومت داشت از افراط گریہ گوشت رخسار ریختہ بود۔ بعد وفات او را در واقع
دیدند پرسیدند کہ خدائے تو با تو چہ کرد۔ جواب داد۔ بغام فرمود از گناہانم درگذشت و زمانیکہ مرا بصعود بر
بردند خطاب آمد کہ فتح از چہ بود کہ سالہا بہ گریستی۔ آنا از رحمت ما امید وار نبودی بسر بسجدہ آوردم و
عذر خواستم کہ خداوندا عفو آمرزش تو حرمان ندانستم۔ آنا از اندیشہ منزل گور و پرسش دیوان محشر
و چیرہ دستی فرشتہ موت خائف و ہمناک بودم و میگریستم۔ فرمان آمد کہ بخشیدیم ازین منزلہا ایمن باش
حضرت خواجہ معین الحق میفرماید کہ خدمت حضرت شیخ الخافقین خواجہ عثمان قدس سرہٗ در سفر ہمرکاب
بودم۔ جائے جانقاہ بود۔ و در انجا خدمت شیخ صدر الدین محمد احمد را دیدم کہ ہر کہ دران خانقاہ
مے آمد محروم نمیرفت و باہر کہ چیزے مے داد میفرمود کہ در حق من دعائے استقرار و استمرار ایمان باید
فرمود۔ و چوان آن بزرگوار۔ ذکر گور و قیامت مے شنید مے ترسید۔ و چندان میگریست کہ از چشم
خونابہ جگر مے تراوید۔ و بہمین نمط ہفت شبانہ روز در شدت اضطراب و شیون بسر مے برد۔
زمانیکہ گریہ و بکا فرصت مے داد و بجمال خود باز مے آمد روئے بسوئے حضار جلسہ میکرد و
میگفت کسے را کہ خصم مرگ در عقب و حریف نفس و پندار در پے باشد۔ او را بہ سکون و تمکین
چہ کار۔ حضرت خواجہ معین الحق قدس سرہٗ فرمود کہ فاتحہ بہ نظر کشادہ کار و برآمدن احتیاج
ازیں نافع است۔ از حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم در خبر آمدہ است کہ ہر آنکہ کار
دشوار و مشکل صعب در پیش دارد فاتحہ الکتاب باین نہج بخواند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم و میم آخر کلمہ را بالام کلمہ احمد ضم کند و آمین سہ بار بخواند حضرت سبحانہ تعالے
شانہ رحمت فرماید و از رحمت و صعوبت محفوظ دارد۔ و مرام او بتعجیل و تسہیل برآید و ہمدران
محل فرمود کہ وقتے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بہ یاران خدمت فرمودند کہ حضرت عزت
ہر انچہ کہ برکات و خیرات بر من لطف فرمودہ است پیش ازین بر کسے از انبیاء مرسل مرعی نبود
وقتے مہتر جبرئیل نزول کرد و از حضرت کبریا خطاب آورد کہ در مصحف مقدس سورۂ ہست۔ کہ اگر در

توریت و انجیل بود۔ احدے از امم کلیم و مسیح علیہم السلام جہود و نرسا نگشتے ہمدران زمان حضرت
خواجہ بزرگ فرمود کہ سورۂ ام الکتاب کلی و جزوی عوارض و دردہا را دواست۔ دردمندے کہ
از چارہ و درمان عاجز آید و خوشحال نگردد سورہ مذکور را باین سنت و فریضہ صلوٰۃ سحرگاہ مع
بسم اللہ چہل و یک بار بخواند و بدہد۔ حق سبحانہ تعالےٰ شافیٔ شفائے کامل و صحت عاجل ازانی فرماید
ہمدرین اثنا شیخ الاسلام حضرت خواجہ بزرگ فرمود کہ وقتیکہ از مشاہیر دیار شام بشہرے وارد
بودم بیرون شہر در غارے دیوانے را دیدم کہ در آنجا ساکن و بکثرت مجاہدہ و شدت فقر و فاقہ از سبب
نحیف ضعیف لاغر و ناتوان شدہ بود و غیر استخوان از گوشت و پوست چیزے نہ داشت
شیر درندہ محاذ غار نشستہ بود۔ گوے کہ خدمت جانبے متعلق داشت۔ از بیم اینچنین گرندقوی در
معرض تخویف شدم و نتوانستم کہ تقدیم کنم۔ انگاہ نظر درویش بر من افتاد۔ و بہ آواز بلند گفت
کہ پیش بیا و ہیچ مترس۔ چون نزدیک شدم بہ نشستنم اشارت کرد۔ نشستم روے ادب
بزمین آوردم۔ اول سخنے کہ بر زبان فیض بیانش رفت اینست دیوانے کہ قصد یکے نکند آنہم
قصد او نکند و ازین قبیل بسیار سخنہا گفت بعد ازان از من پرسید کہ از کجا مے آئی جواب
گفتم از بغداد۔ فرمود نیک آمدی۔ باید کہ خدمت درویشان و عاملان شعار کنی تا بزرگ گردی۔
چندین سال است کہ ہمدرین غار نشستہ ام از خلق و خلائق رمیدہ و در گوشۂ قناعت و عزلت آرمیدہ ام
و از ترس نماز ندام مسیگزارم۔ گہے کہ نماز میگزارم دندان را خدمتگار دارم کہ اگر وقتے از وقائق نماز
از دست برود و انہمہ کہ کردم و خواہم کرد باطل و عاطل گردد و جملہ عبادت و طاعت نامقبول و بیچگاہ
شمار ند ہر آن کسے کہ از عہدہ نماز بدر آید کارے عظیم کردہ باشد۔ خواجہ معین الدین قاسم علیہ
میفرماید کہ در شہرے جماعہ مسلمانان دیدم کہ قبل از ہنگام نماز انتظار اذان میکردند از انہا سبب
انتظار پیش از وقت پرسیدم گفتند کہ بر جہ اینکہ وقت نماز بہ ما نہ نیست بستی شائع نہ باشد و ادا بہ
وقت او کنیم۔ ہمدرین مجلس خواجہ بزرگ فرمود کہ وقتے از حضرت رب العزت بر حضرت عیسےٰ علیہم السلام
در صفت جہنم ایما شد و فرمان آمد کہ یا عیسےٰ علیہ السلام در وسعت جہنم و ادی مادیہ از دیدہ اند آن

طبقه هفتم است از طبقات دیگر خطرناک و مصائب انگیز و تیره و تار و هم از افعی عقرب معمور است اگر
نائره از ان آتشخانه جهان سوز درین تنگنای عبرت آباد افتد اراضی و فلک و شجر و حجر جمله بسوزد
و آب بجای لبان روغن مشتعل گردد و این همه عقوبت و عذاب به دو طائفه مخصوص است اول آنکه
در نماز تغافل و تکاهل روا دارند - دوم آنکه سوگند دروغ دروغ یاد آرند و همدرین اثنا فرمود که بزرگے
محمد اسلم طوسی نام داشت وقتے به بادهٔ حصول کاسوگند راست بر زبان آورد و این در زمان
سکر بود چون بحال آمد از خوردن سوگند راست متنبه شد - فرمود که اینک سوگند راست بر دوم
گاه باشد که بوجه دیگر بر زبان آید این بگفت و پیمان کرد که مدت العمر به سکوت و خاموشی بگذارد
بعد ازین تا زمان چهل سال و صد حیات بود - اما لب نکشاد و هیچ سخن نگفت - همدرین تسلسل
بیان فرمود که روزے رابعه بصری و خواجه حسن بصری و مالک دینار و خواجه شقیق بلخی رحمة الله علیهم
در بصره همنشین بودند و کلام در صدق محبت بود - خواجه حسن بصری گفت که دوست در دوستی
صادق آن باشد که چون درد و محنت در پیش آید صبر کند - رابعه گفت ازین سخن بوے
ما دمن مے آید - مالک دینار فرمود که هر چه از دوست آید بران راضی و شاکر باشد - بعد ازین
سخن در خنده قاه قاه افتاد - فرمودند که اینچنین خنده در مقابر منع آمده است که جاے
عبرت است از نیکه از حضرت رسول برحق صلی الله علیه وسلم در خبر است که هر گاه که بیگانه در گورستان
رود آسودگان قبور گویند که اے غفلت شعار اگر آگاه باشی و خبر داری که بر ما چه میگذرد تا تو هم
بگذری و خوردن و خفتن و آسودن بر خود روا نداری - همدرین محل حضرات خواجه فرمود که بزرگے
دیدم کز بس ضعیف و منتهی العمر بود در مشغولی و استغراق بمرتبه غایت داشت - چون خدمت
او دریافتم سلام کردم - و بخود اندیشیدم که از احوالش چیزے بپرسم - پیر بزرگ بصفاتے قلب
نگاشته فرمود که روزے با یارے در گورستان بودم - یارے که در صحبتم بود مخنث لاابالی و
خراف آمیز گفتن آغاز کرد - مرا خنده قهقهه فرا گرفت - ناگهان از درون گور که بران تکیه کرده بودم
ندا آمد که تاسف و حیف بران کس که آنچه - از منزل فنا در پیش است و ملک الموت از کمین است

خندہ غلامانہ را بکار برند۔ دربارہ کار نظر ندارند حضرت شیخ الاسلام خواجہ بزرگ میفرماید کہ در سلوک
مذکور است کہ فردائے قیامت از عاشقان صفی را فرمان رسد کہ بہشت در آیند انبیا عرض کنند
کہ ما را بہشت مطلوب نیست کسے را دہ کہ بہ بہشت تو اپرستیدہ است۔ ہمین اثنا حضرت
خواجہ بزرگ فرمود کہ دیدن پنج چیز ہر یکے از عبادت است۔ اول ہر فرزندے کہ در روئے والدین
بدرستی حق تعالیٰ بہ بیند اجابت حج اکبر بنامش رقم کنند و زمانیکہ پسر بر قدم مادر و پدر بوسہ
تلافی عبادت ہزار سال باو رسانند و بیامرزند۔ وقتے جوانے گناہگاری و تبہ کاری پیمان
سست نبیان نقل کردہ بود۔ دیرا در خواب دیدند کہ بہ فضلے قرب با حاجیان میخرامد پرسیدند
کہ این ہمہ علو پایہ و سمو مرتبہ از چیست۔ جواب داد کہ مادے پیر زال داشتم۔ وقتیکہ بر بن خانہ
میفرستم سر در پائے ضعیفہ نہادہ رخصت میخواستم و آن ضعیفہ عفیفہ دعائے آمرزشم میکرد
و میگفت کہ حق سبحانہ تعالیٰ ترا ثواب حج روزے کند۔ چنانکہ دعائے مادر ضعیفم پایہ اجابت
یافت و مستجاب شد و ہمچون من آوارہ و مذموم را نجات دادند و بخشیدند۔ حضرت شیخ الاسلام
خواجہ معین الحق میفرماید کہ ایمان مرکز انوار است کہ در دل مومن قرار گیرد۔ سبدہ مخلص چندان
کہ براہ ثواب رود سنیائے قلب مترقی باشد چون بہ نیکی و صلاح استقامت و استحکام پذیرد
دل مومن بقعہ نور گردد۔ بدبختی اعمال۔ تاریکی بیفزائد۔ چون بدبختی اعمال و خباثت مدامت کند
شقی القلب و منافق گردد۔ چون منافق شد از رحمت حق محروم و مایوس گشت۔ انگاہ فرمود کہ
بر دل مومن ہفتاد حجاب است و بر دور ہر حجاب ہشتاد فرشتگان در تسبیح و تحلیل مامور
باشند ہر آنگہ مومن را بیازارد ہمچنان است کہ ہمہ فرشتگان ابدالان حجاب مامور باشند
از ارسانیدہ است۔ منقول است از کتب سیر کہ حضرت خواجہ بزرگ را با حضرت غوث الثقلین
سلطان المشرقین والمغربین دو بار ملاقات واقع شد۔ اول آنکہ نخست حضرت غوث الاعظم حضرت
خواجہ بزرگ را دید و بفرمود کہ روزے معین الحق والدین از قدوہ مشائخان زمان خواہد بود۔ دوم آنکہ
در قصبہ جیلان اتفاق مصاحبت و ہمنشینی دست داد۔ وقتے حضرت خواجہ بحضرت غوث الاعظم

درخواست کرد که چیزے از سخنان حق بیان فرمایند فرمود که سخن حق را از اویس تنهائی مطلوب است۔
حضرت خواجہ بتکرار گفت که در گنج تنهائی رفتن از دو سبب نامناسب است یکے آنکہ اگر درویش
حق نیوش پیر دستگیر من بر سر باشد کہ از روے غیرت خاطر پاکش برنجد و موجب نقصان
من باشد زیرا کہ موازنہ کلام و کمال احدے بمقابل رضاے پیر دستگیر خود بہتر نمیدانم و دیگر اینکہ
حضار جلسہ از دو حال عاری نباشد۔ اغنی محرما نند یا نامحرم و نمیدانم کہ بدلہا چہا اندیشند
و خیال حسام ببرند۔ چون این بشنید حضرت غوث الاعظم ہیچ نہ گفت و سکوت فرمود۔ بعد ازین حضرت
غوث الاعظم اذن دعوت فرمود قبول فرمودند۔ چون از ما حضر بسفرہ آمدند حضرت خواجہ بزرگ
گفت کہ طعام بے نمک است گفتند نمک از کجا آید۔ القصہ مردے کہن سال کہ بیرون شہر
سکونت داشت طلب فرمودند۔ و برائے سماع اشارت کردند گفت کہ مزامیر ندارم۔ امّا چون سماع آغاز
شد ہمہ مزامیر کہ پیشتر از مطربان برگرفتہ در یک حجرہ نگاہ داشتہ بودند۔ بے منت دست کسے
نغمہ آغاز کردند۔ در آنوقت حضرت غوث الاعظم رایکے از مریدان خدمت سوال کرد کہ امروز انچہ حالت
فرمود معین الدین سنجر سجزی چشتی مہمان ما بودہ است ہمان روز حضرت غوث الاعظم پارچہ از قسم کتان بحضرت
خواجہ بزرگ بداد۔ چون حضرت خواجہ بزرگ آن پارچہ را در خدمت حضرت پیر دستگیر خواجہ عثمان ہارونی
قدس اللہ سرہ العزیز گزرانیدند۔ خدمت حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ ازان پارچہ دستار کردہ بر
فرق خواجہ بزرگ از دست خود بستہ کردند۔ ہمدرین اثنا فرمود کہ ہر کہ مومن را بدگوید باشد کہ با مادر خود زنا
کردہ است و دعایش زنہار مستجاب نشود و اگر غیر توبہ فوت کند عاصی خاطی بماند۔ ہمدرین مجلس فرمود
کہ سلام گفتن و در سلام سبقت کردن موجب کفارت گناہ۔ و ثواب عظیم است ہر آنکہ از مجلس برخیزد
و سلام گوید رحمت حق سبحانہ تعالے بروے فرود آید۔ ہمدرین زمان فرمود کہ چون بہ مسجد بروید باید کہ پاے
راست پیش نہید و بگوید بسم اللہ و علی اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ من الشیطان الرجیم
و چون مومن نخست پاے راست در مسجد نہد فرشتگان برائے آمرزش او دعا کنند و چون از
مسجد بیرون آید اول پاے چپ بیرون نہد فرشتگان گویند یا رب نگاہدار و حاجتش روا کن۔

بهشت و نعمت ابد یابد و از نصیب گردان و همدین مقام فرمود که زمان آخر پدید آمد از ان زمان
مرگ بهتر از حیات باشد زیرا که عیش و راحت بر مسلمانان تلخ کرده و امرا جبر او ظلم روا دارند و
عالمیان عهد شوت بگیرند و اندر آن وقت خیر و برکت از خلق برخیزد و شر و فساد و بغض و عناد در ظهور آید
انگه فرمود که صدقه کسی باید داد که درویشی و فقیری مستحق دارد هر که صدقه بر این نهج بدهد خدای تعالی
او را بخشاید بعد ازین فرمود که هر آنکه توبه نصوح کند قبل آن باید که باب توبه بسته نشود و فرمود که توبه
و استغفار کردن بر جمله مسلمانان فرض است باید که پیش از آنکه شحنه مرگ بر سر رسد به توبه و
استغفار عمل کند و در توبه باز است تا آنکه آفتاب از سمت مغرب طلوع نکند حضرت خواجه معین الحق
رحمة الله علیه میفرماید که روزی با شیخ محمد اجل شیرازی یک جا بودم وقت نماز مغرب بود
خواجه اجل تجدید وضو کردند اما خلال انگشتان دست و افتادگاه ها تقن غیب ندا داد
که شیخ اجل وضوی دوستی ما میکند و سنتی را از مسنون ما ملحوظ ندارد بعد ازان خواجه اجل
سوگند خورد و پیمان محکم بست و تا بود نیست سنتی از سنن رسول اکرم علیه السلام ترک نکند از نجایست
که ترک سنت خلل است و موجب بار خدا مندی حضرت خاتم الانبیا صلی الله علیه وسلم
و همدین محل فرمود که طائفه عارفان اهل فضل و فضائل اند و مستغرق و متحیر بجمال دوست چون
عارفی در شب بحالت طهارت خواب راحت کند فرمان آید به فرشتگان تا آنکه او بیدار شود
در پهلویش ستر اگیرند و انگاه که بیدار شود بدعا اشتغال ورزند که خدایا بخواند و بیامرزاین بنده را
که با طهارت خفته بود و همدین محل فرمود که روزی حضرت رسول حق صلی الله علیه وسلم
ابلیس را در غم رسیده و اندوهگین دریافت و پرسید این همه اندوه و تعب از چه سبب است
جواب عرض کرد که از چهار چیز که از است حضرت لبظهور می آیند اول مؤذنان که الله اکبر میگویند
و هر که متنبه می شود بجواب می پردازد و همه ها ساعل مستلزم رحمت و بخشایش جایی می یابند دوم
دوم از تکبیر شماریان که به جهاد و جدال حق بر می آید سوم از وجه حلال درویشان که ایشان از وجه
حلال بدیگران بخس می دهند و موجب لمزش دیگران میشود چهارم از آنانکه نماز صبحگاه بگذارند

وتا طلوع آفتاب به احسن الاذکار بجائے نماز قرار میگیرند و در نماز اشراق مشغول میباشند۔ یا رسول اللہ
زمانیکه من در عالم ملکوت بودم در صحف دیده ام که هر که نماز صبح گذارد و تا به برآمدن آفتاب بر جائے نماز
قرار گیرد و اشراق تمام کند حق تعالے او را با هفتاد هزار کس که از آن او متعلق و وابسته باشند
بیامرزد و همدرین عمل فرمود که نباشی که چهل سال به فردی کفن سر و کار داشت بمرد۔ او را در خواب
دیدند که در بهشت مقام دارد متحیر ماندند و باستفسار رفتند۔ جواب داد که به برکت نماز بامداد که تا برآمدن
آفتاب و نیز ادائے نماز اشراق بر جائے بودم و بعد ازین به مهمات نباشی مصروف می شدم
چون حضرت حق سبحانه تعالے اندک پذیرد بسیار بخشد است بر من نوازش فرمود آورده اند که چون
حضرت خواجه را زمان وصال از دست متحال نزدیک تر رسید بیشتر از یگانه و بیگانه ترک تعلق نگاه داشته
بودند و بسا اوقات بر تعدی و تعب فرزندان دلبند که سوانح آینده مکشوف ضمیر منیر بود تحسر و
تاسف می فرمودند روزے پسر بزرگ خواجه فخر الدین را بصبر و تسکین ارشارت کرده ارشاد فرمودند
که بابا فخر الدین آنچه که از ما و شماست فانی و ناپائدار است و غیر از محبت حق سبحانه تعالے شانه
هر آنچه از موالنست فرزند و خویش و پیوند باشد و نه شباب به پیدار است باید که در رضائے
الهی محکم و مستحکم باشی و در امن صبر و استقلال در زمان اذیت و غربت و مسافرت از دست ندهی
چون این حکایت تمام شد فرزند ارجمند را وداع فرمود و شیخ الاسلام حضرت خواجه بزرگ مشاهده
جلوه شاهد حقیقی مشغول گردید و پیش از وقت زمان وصال در حجره محکم کرد تا آنکه بروز ششم
ازین واقع در حجره بکشادند و دیدند که حضرت خواجه بزرگ قدس الله سره العزیز ازین سرائے فانی
بعالم جاودانی رحلت نموده است و بر جبین پاکش از قلم قدرت بخط نسخ رقم زده اند هذا
حَبِیبُ اللهِ مَاتَ فِی حُبِّ اللهِ۔ و از لمعات چهره مبارک آثار برکات و تجلیات و انوار ساطع
و طالع بودند نقلست که حضرت خواجه بزرگ را از بندگان خدمت که بخصوصیت علم و عمل ممتاز

فایده: نه در سال سیزده صد و سه هجری که درستی در رود دیوار مستقف و فرش غالفاه شریف بنمودند از تهه فرش تا سبوه زیر گنبد محوله خاکپای که آورده بودند
و آن خاک که بعد پاک حضرت خواجه بزرگ است که هنگام غسل میت تا کفن آلوده و سبوه پاک محمول مدفون کرده بودند چنانچه سبوه پاک آورده بدستور سابق در پای دیوار غربی دفن نموده شد ۱۲

بود غسل داد۔ وہمانجا خالفت شریف بسمت جنوب از مسجد بزرگ اکبر بادشاہ دہلی نمود راست
و صاحب سجادہ بعد ختم محفل قل کہ خلعت سجادہ نشینی بر برراست کردہ می آید بہمنجا کہ جائے غسل
حضرت خواجہ بزرگ است برآمدہ مے نشینند و جمعے از ارباب خلافت وغیرہ ملازمان آستانہ عالیہ
و فقراء خدمت رسیدہ فتوح میرسانند۔ تاریخ وفات حضرت خواجہ بزرگ بقول صحیح در سال
ششصد وسی و ہفت قرار دادہ اند۔ جمعے از اہل اسلام و قوم ہنود جمع مے آیند و فیض ہا مے یابند

آئین عرس شریف

بر رویت ہلال رجب المرجب آغاز عرس شریف معین است و مجالس سماع بنیاد میکنند و قبیکہ
یک پہر شب میگزرد۔ قضائے محلس قبہ نادیل و چراغان منورہ مزین میشود و حضرات صوفیہ
صف بستہ مے نشینند و ذکر پاک و تحیۃ و سلام خفاظ و مولودیان میخوانند و سامان جلوس نقرہ
مثل مجمرہ عود سوز وغیرہ در وسط محفل مے نہند و بعد اتمام و اہتمام ضروریہ بحضرت صاحب
سجادہ اطلاع میرسد و چون حضرت صاحب سجادہ در مجلس مے آید۔ جماعت فقراء عمدہ
صفیا بر تعظیم و سلام مے خیزند و چوبداران تا لب فرش استقبال میکنند نشست صاحب سجادہ
بر گدیہ بمجاذ عود سوز کلان در وسط صف صدر مقرر است و بعد ازاں صاحب سجادہ داخل
محفل مے شود۔ حافظان و مولود خوانان فاتحہ بروح پر فتوح حضرت خواجہ بزرگ میخوانند و دعائے
سلامتی بادشاہ و حضرت صاحب سجادہ بنیاد میکنند و بعد ختم فاتحہ محفل سماع گرم میشود۔ و
نوبت بوجد و حال مے رسد چون نصف شب بگذرد صاحب سجادہ برائے غسل مرقد مطہر
میرود۔ و اول از دروازہ مکی داخل گشتہ در گوشہ مشرق و شمال متصل مشبک سنگ سفید
گنبد شریف تبدیل لباس میکنند و تا ہمان کہ بسمت گوشہ مغرب و جنوب درون احاطہ
واقع است و بمہری عندن معروف است و در یک سبوچہ گل در انجا چراغ مے سوزند صاحب
سجادہ دست و پا مے شوید و بعد ازاں درون گنبد رفتہ مرقد مبارک را از دست خود غسل میدہند

رکسان تفت چوکی حسب المراد اے خدمت آبرسانی و آفتابہ برداری و غیرہ مصروف باشند
و بعد غسل حضرت صاحب سجادہ عرق گلاب خوشبو صندل و گل بر مزار شریف مے پاشند و
قبر پوش پوشانیدہ بیرون گنبد مے آید و بدستور سابق تبدیل لباس فرمودہ در محفل سماع میرسد
و بر طرف اصحاب قرب صدر بودہ تا اختتام محفل قیام دارد۔ الغرض از آن شب تا بہ
شب ششم بہمین طریق محفل سماع برپا مے شود۔ و بتاریخ پنجم بعد از نماز صبحگاہ حضرت صاحب سجادہ
اقسام شیرینی و طعام کہ نیاز مخصوص حضرت خواجہ بزرگ است بر صادر و وارد تقسیم مے فرمایند
و فقرا و مشائخ و امرا و عمائد مدعو میباشند و بعد از نماز ظہر کہ از اکل شرب فراغت مے یابند مجلس سماع
شروع مے شود و بسوز و گداز و راز و نیاز باختتام میرسد و بروز ششم محفل قفل کہ عبارت از ختم آخرات
از وقت بکپاس روز بر آمدہ نبیاد مے کنند تا از ہجوم فقرا و ارباب تماشا چسپدان اژدہام میباشد
کہ در وسعت سماع خانہ مجال نفس برآوردن و تاب بر جا ماندن بکل تمام دست میدہد و از رائحہ عطریات
و عرق گلاب و دود مجمر عود و سوز مشام جان تفریح عجیب و تفتیح غریب مے یابد و از نزول خیرات
و برکات بر اصحاب قرب فتح الباب سعادت و قبول روے میدہد و از کثرت انوار و تجلیات
دریدہ حیرتیان بکر حقیقت و معرفت جلوہ شگرف مے در آید۔ زہے بختیاری بختمندی کہ اہل
صدق و یقین بدست مے آید و ہر یکے از ایشان از خوان انعام و التذاذ بخش کافی و بہرہ وافی
مے رباید و ہمدین حال و احوال چون آفتاب بخط استوے میرسد التزام و اہتمام فاتح بوقوع
مے آید و التہاب آتش سماع اطفا مے پذیرد۔ اول چادرے خوش رنگ و لطیف وسط بزم
گسترده بالایش کوزہ صندل سائیدہ و آمیختہ گل و گلاب و برگ پان مے نہند و حفاظ و
مولود خوانان خوش الحان و پاکیزہ جمال گرد پارچہ گسترده کہ باصطلاح دسترخوان میگویند جمع آمدہ
بذکر خیر و سعادت اشتغال مے نمایند۔ و بعد از آنکہ رسم فاتح بانجام میرسد بحاضران مجلس
صندل و بیرہ برگ پان تقسیم میشود و پس از آنکہ چوبداران چوب نقرہ بالا میکنند۔ این علامت
است از ختم محفل و ہمبرین نشان و علامت۔ بالاے نقارخانہ نوبت شادیانہ مے نوازند و

اول از ہمہ پیش صاحب سجادہ دستار و خرقہ نے بہا کہ مکلف و مکلل میباشد مے آرند و این خلعت جانشینی و مسامحت مقامے حضرت خواجہ بزرگ است و بعد آنکہ خلعت مذکور حضرت صاحب سجادہ زیب بر دوش مے فرماید۔ بحاضران مجلس ہم دستار تبرک علے قدر مراتب مرحمت میشود و ہر یکے از شاہ و فقیر و غریب و امیر این عطیہ گرامی را موجب سعادت دارین و مفاخرت شاتین دانستہ و بر چشم و لب نہادہ زیب سر میکنند بعد آن حضرت صاحب سجادہ بنظر ادائے رسم فاتحہ درون قبہ شریف بر مرقد مقدس میروند۔ اما از ہجوم و کثرت نظارگیان ہیچکس نظر بر نعش نمیتواند بالآخر ہزار کشمکش راہے یابند و حضرت صاحب سجادہ را دست بدست اندرون روضہ شریف مے برند و حضرت ممدوح بعد از ہزار خشوع و خضوع جبین نیاز بر پائین مزار مالیدہ سمت مشرق زیر طاق مصحف پشت بہ قبلہ در دو زانو مے نشیند۔ چون این خدمت خاص فارغ مے شوند حضرت معز اللہ بہزار عز و امتیاز بادائے ثنا ہا نہ بیرون روضہ آمدہ بہ خانقاہ شریف متوجہ شدہ بر مسند مشیخیت و ارشاد مے نشیند و جمعے از اہل حال و عمائد و ارباب وظائف و عمامہ و فعاد درگاہ بر سم سلام و قدمبوس جمع مے آیند و صف فقراء آزاد و غیرہ کہ بشمار مے باشند بغرہ۔ یا فضل پنج تن۔ یا علی مدد گویان شرف خدمت مے یابند و مقدمات و نزاعات کہ درمیان ایشان مابین سال بوقوع آمدہ باشند حسب الامر حضرت صاحب سجادہ تصفیہ میابند و دران محل کسے را در بجا آوردن حکم صاحب سجادہ مجال دم زدن و سر پیچیدن نباشد۔ احیانا اگر کسے سخن عذر و معذرت درمیان آرد تاج و خرقہ او فوت و ضبط میشود و از صف فقراء در حق او حکم اخراج میرود ✦

آئین محفل پنجشنبہ

مقرر است کہ بہر روز پنجشنبہ قریب بوقت نماز عشا کہ دو گھڑی شب بحساب ساعت ہندی میگذرد۔ روشنی چراغان درستی فرش میکنند و باخر سوئے قبہ شریف پیش صحن بیگمی دالان برائے محفل

پنجشنبہ جائے مخصوص است بعد اہتمام وتیاری محفل متولی درگاہ شریف یک مشتعل و چند کس
بخدمت صاحب سجادہ مے فرستد وچون حضرت صاحب سجادہ از خانقاہ برآمدہ درجماعت خانہ
کہ احوال سماع خانہ سرآسمانجاہ بنیاد دادہ اند میرسد۔ گھڑیالی درگاہ۔ ساعت سہ میزند واین
علامت خبراست از مقدم صاحب سجادہ۔ اول صاحب سجادہ از دروازہ پائین وقدمبوسی شریف
داخل میشود وبعد او اے فاتحہ از جانب دروازہ شرقی برآمدہ۔ براہ بیگمی دالان قصد محفل میکنند
چون بلب فرش میرسد۔ جویداران استقبال میکنند وارباب مجلس درتعظیم تقدیم مے نمایند
وبعد ازآنکہ حضرت صاحب سجادہ برافراز گدیہ محاذ مجمرہ نقرہ کلان۔ روبہ مزار وپشت بہ شرق
مے نشینند۔ حافظان ومولود خوانان فاتح بروح پرفتوح حضرت خواجہ بزرگ میگویند ودعائے
سلامتی صاحب سجادہ میخواہند وبعد ختم فاتح شیرینی کہ بزبان ہندی گُلی میگویند دربقوام
شکر وسیدہ وروغن زرد۔ مے سازند بحضار محفل تقسیم میشود ونیز حسب دستور قدیم بخش
مقررہ بہر اہل استحقاق دادہ میشود وہم قوالان۔ سماع بنیاد مے دہند چون ساعت پنج میشود
مجاوران وخدام فرش قبہ شریف از جاروب صاف میکنند واین جاروب خاص است کہ
از پر دم طاؤس درست میکنند واین خدمت خاص را فراشہ گویند۔ چون فراشہ خدمے شود
دروازہ قبہ شریف بند میگردد وباز تا بہ صبح صادق وانمیشود۔ چون نوبت ساعت شش میرسد
باز بطریق اول فاتح میخوانند وہمہ اہل محفل قیام نمودہ۔ دست بستہ روبہ قبہ میکنند وقوالان
اشعار ہندی کہ بہ کڑکا معروف است در محامد واوصاف حضرت خواجہ بزرگ مشغول۔ بالجملہ
خوش مے سرایند وبعد ختم۔ آن محفل برخواست میشود وہر یکے بجائے خود میرود ؛

آئین محفل ششم

بشب تاریخ ششم ہر ماہ مقرر است۔ وبزمان ومکان محفل ہم چہارشنبہ مخصوص۔ امّا صاحب سجادہ
نمے آید وبہمین جہت عصائے نقرہ ومجمرہ نقرہ کہ لوازمہ منصب سجادگیست مستعمل نمیشود۔ وشیرینی کہ

بعد فاتحہ تقسیم مے شود معروف است بہ نکتے کہ بر آرد نخود و قوام شکر ساختہ مے شود +

آئین سنت

بتاریخ پنجم ماہ کہ بماہ ماگھ واقع شود از خانہ قوال درگاہ گڑدہ مے آید۔ گڑدہ بطبل گاو ستہ میباشد کہ از گل و شگوفہ فصل بہار تیار میشود۔ و از راہ بازار پیش زینہ میگزرد۔ ہمہ قوالان و نغمہ سرایان و لولیان شہر لباس سنتی در علبو مے باشند۔ و ہمہ عملہ و فعلہ درگاہ شریف از متولی تا بہ مگزن ہمراہ مے باشد۔ عجب رسم دلرباو تماشائے روح افزا ہست کہ حصر بہ دیدن دارد۔ و قوالان کہ بہ نغمہ و نشید بہار غزلیات تازہ مے سرایند۔ ذائقہ عجیب و لذت غریب میدہد۔ با آخر ہمین طریق و التزام حاضر و قبہ شریف گردیدہ در گنبد حضرت خواجہ حسین نبیرۂ حضرت خواجہ بزرگ میروند و از انجا در خانقاہ شریف حضرت سجادہ رسیدہ باداے رسم معینہ مے پردازند +

آئین گل بنگلہ

بماہ ماگھ ہندی کہ فصل بہار گل گلاب است بروز پنجشنبہ چادر گلہائے سرخ درست میکنند و سلکہائے مسلسل در رشتۂ رنگین در کشیدہ بعد صلوٰۃ شام بر سقف مزار شریف کہ از چوب خوشنما و الصاب کردہ اند و ہم در پیرامون آن ہمہ سلک ہائے گل سفتہ برابر برابر قطار در قطار بہ ادائے مطبوع و طرز خوش اسلوب بستہ میکنند و اندران شب ہجوم اہل استحقاق و تماشا دارد و ہام عام بمرتبہ غایت مے شود و از زن و مرد خورد و کلان جم غفیر گرد قبہ شریف در وسعت فضائے آستانہ عالیہ حاضر آمدہ باداے فاتحہ و تحیہ و سلام اشتغال مے ورزند +

آئین ماہ صیام

چون رویت ہلال روے میدہد بنظر آگاہی عوام الناس بر سر نقار خانہ کہ مقام بلند است

نوبت شادیانہ مے نوازند و ازہمان شب نماز تراویح آغاز میشود اگرچہ بیشتر جاہا در آستانہ
عالیہ قران مجید میخوانند۔ اما در مسجد جہانگیری پہلوئے قبہ شریف جم غفیر و گروہ کثیر تراویح میخوانند
و حافظ فرح شاہ خان امپوری کہ ملازم آستانہ عالیست ہمونجا بالحان مرغوب و بہ آواز بلند
و بصحت تمام و حزم کلام میخوانند و در مسجد شاہجہانی خطیب درگاہ کہ از ملتزمان روضۂ شریف است
باداے مطبوع و الفاظ فصیح قران خوانی میکند۔ و ہمین جہت محفل پنجشنبہ بین العصر و المغرب
در ماہ صیام مقرر کردہ اند۔ و بہ شب ختم قرآن مجید و فرقان حمید مقرر است ازدحام شب
از کثرت چراغان و تجلیات و انوار فضاے حرم آستانہ عالیہ لفعہ نور مے نماید ؛

آئین عیدین

چون رویت ہلال عید الفطر بشہادت ثقات ثابت مے شود۔ نوبت شادیانہ بنیاد مید ہند
و بروز ہنگام نماز بامداد صاحب سجادہ حاضر قبہ شریف گشتہ چادر گل بر مزار مے پوشاند
و بر قبور اجداد خویش کہ در جوار آستانۂ شریف آسودہ اند گل و عطر مے افشاند۔ بعد ازاں چون
وقت نماز میرسد۔ اول صاحب سجادہ بر سم سلام حاضر آستانہ شدہ در پالکی سوار میشود
و ماہی و مراتب شتری وغیرہ کہ لوازمہ منصب سجادگیست معہ قاضی شہر و عامیان شہر در جلو میباشد
پیش ازین کافہ اہل اسلام در عیدگاہ رسیدہ انتظار میکشند چون صاحب سجادہ داخل عیدگاہ میشود
تکبیر آغاز میکنند۔ و بعد ختم نماز و خطبہ۔ چون صاحب سجادہ معاودت میکند۔ اکثر آن از عملہ
درگاہ انتظار میکشند۔ و چون سواری صاحب سجادہ پیش زینہ درگاہ میرسد۔ و از سواری
پالکی مفارقت کردہ پاے راست بر زینہ اول درگاہ شریف مے نہد۔ شادیانہ تہنیت بر نقارہ
خانہ مے نوازند۔ بالآخر۔ صاحب سجادہ باداے شاہی بر سم سلام در قبہ شریف حاضر مے شود
مذہب طاق مصحف نشستہ فاتحہ بر روح پر فتوح حضرت خواجہ بزرگ میرساند۔ چون فارغ میشود
بہ خانقاہ شریف آمدہ بر مسند سجادگی مے نشیند و ہمہ از ارباب طائف و نوبنیان و باد فروشان و چوبداران

نغمہ گویان متعلقہ آستانہ عالیہ گرد آمدہ مراسم تہنیت بتقدیم میرسانند و علی قدر مرتبہ انعام میابند
و قریب رسم عید الفطر دستور عید الضحے ہم معین و مقرر است +

آئین امام عشرہ محرم الحرام

از رویت ہلال محرم رسم نغمہ و سرود موقوف میگردد۔ و فاتحہ شہیدان کربلا و اہلبیت مجتبے بر کوزہ
شربت ناب و رائحہ عطر و گلاب میرسانند۔ و تا بروز سوم عشرہ محرم بہمین نمط دستور دارند و
در آثار حزن و ابتہال و رنج و غم کہ مقتضی محبت است از درود یوار و شجر و حجر آستانہ عالیہ مؤثر شنود
کسے بیند کہ دیدہ بینا دارد۔ و کسے داند کہ قلب صحیح دارد و محبت قوی مکنون خاطر اوست +

آئین محفل میلاد شریف

سرور عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

شب دوازدہم ماہ ربیع الاول بوقوع میآید و بطریق محفل شب شنبہ باحسن وجوہ باختتام میرسد +

آئین عرس

(حضرت پیران پیر شیخ المشارق و المغارب خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ)

دستور است کہ بہ شب پنجم ماہ عید الفطر در مقام سماع خانہ محفل میشود۔ و بر رسم معمولی صاحب سجادہ
زیب محفل میگردد۔ و بروز ششم محفل قل بنیاد میمانند و بہر طور اہتمام و التزام محفل بطریق
محفل قل حضرت خواجہ بزرگ بوقوع میآید۔ چون محفل ختم میشود۔ دستار مشیخت بر فرق مبارک حضرت
صاحب سجادہ قریب مزین میگردد بہ دیگرے دستار دادہ نمیشود +

آئین عرس بزرگان سلسلہ معینیہ

جانب پائین روضۂ شریف پیش دالان آرت کارت محفل سماع بر سطح فرش سنگ معین است صوفیان صفت بستہ بنشینند و قوالان رسم سماع ادا میکنند و آغاز محفل بعد ساعت بیش کہ سماع معمول دگر کا ختم مے شود مقرر است و قریب نصف شب ختم محفل گشتہ شیرینی تقسیم مے نمایند اما درین محفل ہا عصا، و مجمر ہا، نقرہ کہ لوازمہ سجادگیست مستعمل نمیشود +

باب دوم

در تذکرہ اولاد و اخفاد حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز

آوردہ اند کہ حضرت خواجہ را تا سن ہشتاد سال در تجرید و تفرید در گذشت و ہنوز تاہل اختیار نفرمودہ بود شبے در عالم رویا کہ چشم ظاہر آشنائی خواب دید اول شاہد رب الارباب بود از حضرت ختم رسالت و صدف النبوت پیمارفت کہ معین الدین تو معین دین ما ستی ما سنتی از سنت ہا ما نگذاشتی چون حضرت خواجہ بزرگ بیدار شد و بعد ادائے فریضہ سحر بہ جلوت ارباب محبت صحبت افتاد ملک حطاب نام کہ حاکم قلعہ بیلی بود خاتونی از قبیلہ راجپوت کہ بہ غلمیت یافتہ بود بخدمت سامیہ حضرت خواجہ بہ ارادہ ازلی آن جمیلہ عفیفہ را بسلسلہ زوجیت مباہی فرمود و امۃ اللہ نام کرد۔ خاتون دیگر بنت سید وجہ الدین مشہد ست کہ بہ اشارت و بشارت حضرت ستاد مولانا امام معتبر صاحب رضی اللہ عنہ در حبالہ نکاح حضرت خواجہ در آمد از ہر دو عفیفہ سہ پسران و یک دختر بوجود آمدند اما در بطن اختلاف است بعضے بر آنند کہ از بطن سیدہ محترمہ خواجہ ابو سعید و بی بی حافظہ جمال متولد شدند و از بطن جمیلہ دیگر خواجہ فخر الدین و خواجہ حسام الدین بوجود آمدند واللہ اعلم بالصواب

خواجہ ابوسعید را دو پسران بودند۔ خواجہ احمد و خواجہ وحید کہ ذکر پاک اینہا در فوائد الفواد از حضرت سلطان المشائخ منقولست و بی بی حافظ جمال را حضرت شیخ عمی۔ شیخ رضی الدین بود کہ بر کنار حوض منسولاد بر نواحی قصبہ ناگور است۔ سید حسام الدین بعین شباب از چشم مردمان نہان شد و صحبت ابدال و رجال الغیب پیوست۔ اما حضرت خواجہ فخر الدین را پسرے بوجود آمد کہ حسام الدین سوختہ نام داشت و او از بس عابد و مجاہد ممتاز و مرتاض مولع و متورع سوختہ آتش محبت و آسودہ درد محنت بود و در فیض صحبت حضرت سلطان المشائخ از امثال و اقران گوئے سبقت ربودہ بود مرقد پاکش در قصبہ سانبھر با نتر سوے بر سر راہ اجمیر واقع است و خلق خدا از ان خطیرہ گرامی فیضہا مے رباید۔ اورا دو پسران بودند معین الدین خورد و قیام الدین بابر بال اول از بس کامل و اکبر بود کہ مالات علیہ و آثار جلیہ داشت و نے واسطہ کسے با حضرت خواجہ نسبتے بود۔ اما انجام کار باشارت خواجہ بزرگ بہ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رجوع کرد و خلافت یافت۔ اولاد پاکش بہ سبب ناہمواری و نا ہنجاری کفار سکونت مالوہ اختیار کرد و از مدینۃ الہدایت و الولایت اجمیر بہجرت نمود۔ سید قطب الدین کہ بعہد سلطان محمود خلجی فرماندہ دوازدہ ہزار سوار بود و شب خان خطاب داشت از نبائر پاک خواجہ معین الدین خورد است و دیگر ہم صاحب مقام عالی و برگزیدہ حضرت آفریدگار بود جوہر شجاعت و جلادت نگاہ میداشت و بمقابلہ کفار داد جرات و ثبات مے داد۔ حتے کہ گروہ مخالف از دست او بستوہ مے آمدہ از نہیبت نامش ہیولا باگھ کردہ بود۔ شیخ المشائخ دیوان سید غیاث الدین احمد علیخان حسنی الحسینی لاریب فیہ از اولاد امجاد حضرت خواجہ بزرگ است سلمہ اللہ تعالے۔ سلسلہ نسب شریفش بہ نوزدہ واسطہ بخواجہ قیام بابر بال منتہی مے شود۔ شیخ المشائخ دیوان سید غیاث الدین احمد بن دیوان سید سراج الدین احمد بن دیوان سید امام علی احمد بن دیوان سید محتشم علی احمد بن دیوان سید اصغر علی احمد بن دیوان سید امام الدین احمد بن دیوان سید منیر الدین احمد بن دیوان سید سراج الدین احمد بن دیوان شیخ ابو الفتح احمد بن دیوان سید علم الدین احمد بن دیوان خواجہ ابو الخیر احمد بن خواجہ

معین الدین[۱۳] احمد ثالث بن شیخ المشائخ سید ضیع الدین[۱۴] احمد بایزید خورد بن شیخ المشائخ سید
نور الدین[۱۵] احمد طاہر بن شیخ المشائخ تاج الدین[۱۶] احمد بایزید بزرگ۔ بن شیخ شہاب الدین[۱۷] احمد بن شیخ
کمال الدین[۱۸] شیخ احمد بن شیخ نجم الدین[۱۹] احمد خالد۔ بن خواجہ قیام الدین[۲۰] بابر بال ہٹیلا باگھ رحمتہ اللہ علیہم
اجمعین۔ بعضے از اہل دنیا کہ در باب وجود با جود اولاد امجاد حضرت خواجہ بانگ زدہ اند
الحق از جادہ مستقیم تحقیق در راستی دور افتادند و منازل جلیش در نہانخانہ نکبت و ذلت
نبیاد دادند۔ زیرا کہ فقیر مولف بمنشاء تحقیق و تصدیق بمعنی کتب سیر و سلوک و فرامین شاہان
ہند و جریدہ ہا را کہ در بندگی اولاد امجاد حضرت خواجہ مشہور و مذکور بودند از دفتر تولیت و دیوان
اوقاف آستانہ مقدس و مطہر بہر سانیدہ مقام یقین را تا بحق الیقین افزودہ است
ہر آنکہ اقوال بزرگان سلف و علم عمل حضرات خلف را بچشم انصاف دیدہ باشد میداند
کہ وجود با جود اولاد حضرت خواجہ بزرگ را اولیاء کاملین بزرگان دین در ہر زمان و مکان
تصدیق و تحقیق فرمودہ باعتراف و اقبال گرائیدہ اند۔ غیر ایشان کسیکہ بہوائے نفس
و تقاضائے ہوس حرف دیگر میزند۔ دلدادہ نفس و سرشتہ ہوا و ہوس است۔ لاجرم مناسب حال
وشایان مقال امنیست کہ بعضے از اقوال ملفوظات و مکتوبات وغیرہم بطرز استنباط و انتخاب
در ضبط تسوید و ربقہ تسطیر در آوردہ شود کہ شاہد حال و مشہود مقال باشد +

منقول است از فوائد الفوائد

کہ بر زبان [illegible] سلطان المشائخ گذشت۔ پانزدہم محرم سن عشرہ سبعمائہ شنیدم
از خواجہ حمزہ برادر شیخ معین الدین قدس اللہ سرہ العزیز۔ کہ خواجہ احمد عظیم صالح بود
سن عشرین سبعمائہ پنجم رمضان المبارک۔ الغرض چون چند گہے بگذشت خواجہ
نبیرہ خواجہ معین الدین سجزی رحمتہ اللہ علیہ بخدمت شیخ کبیر آمد و بعیت طلب سید و دستوری خلق
شیخ فرمود من انیمعنی از نماندان شما دریوزہ دارم مرا واجب نیست کہ شما را دست بدہم خواجہ حمید الدین

بسیار کرد۔ البتہ من بدیشوم۔ خدمت شیخ دست بداد و فرمود۔ ہر چہ خواہی کن الحمد۔ آنروز کہ خواجہ
وحید الدین مخلوق شد بعد آن مولانا نصیر الدین نیز مخلوق شد +

منقول است

از مولانا سید محمد مبارک علوی الکرمانی خلیفہ مستند حضرت سلطان المشائخ محبوب الاولیا شیخ نظام الدین قدس سرہ
کذا فی سیر الاولیاء

فرزندان شیخ الاسلام معین الدین سجزی را در حدود اجمیر وہی لہیا بود مقطعان جہت مقرر است مزاحمت
مے نمودند فرزندان شیخ را بران داشت کہ وشہر بروند و از بادشاہ مقرر داشت بیارند بہمین ضرورت
خواجہ از اجمیر بدہلی آمد شنیدم از حضرت خواجہ احمد نبیرہ شیخ معین الدین سجزی قدس اللہ سرہ
و این خواجہ احمد مرد عظیم صالح بود +

تنبیہ ذکر ورود بشارت بحضرت سلطان المشائخ زیرا کہ صاحب سیر الاولیا ملفوظات حضرت شیخ ترتیب دادہ است

منقول است

از درویش جمالی کہ او از اہل محقق صاحب نسبت و از بزرگان طریق چشتیہ بود۔ کما قال فی سیر العارفین
نقل است از خواجہ معین الدین چشتی۔ کہ روزے بزبان دربار فرمودند کہ اولاد معین الدین حمید الدین
کیست این ہا قبل از پیوند بود و آخر کار نتیجہ قبول ایشان ظاہر شد کہ باہم یکے شدہ اند
چنانچہ پسر شیخ تاج الدین کہ نبیرہ ابی محمد الحسینی سلمہ اللہ تعالے فی ابقائہ نبیرہ اولاد پسر
صلبی حضرت خواجہ معین الدین میشود۔ و نبیرہ دختر سلطان التارکین برہان المجردین
شیخ حمید الدین محمد احمد صوفی سعیدی عمری فاروقی یار دنمار۔ مرید و خلیفہ بزرگ حضرت ایشان
بودہ اند۔ اے خواجہ معین الدین قدس اللہ سرہ العزیز رضی اللہ تعالی عنہ و در میان حضرت
خواجہ و شیخ حمید الدین خویشے در قدیم است تا معلوم بودہ باشد و بہمان طریق در اولاد

ایشان ہم خویشی میبود۔ تا معلوم بودہ باشد۔ دران ایام کہ این حقیر۔ بدولت زیارت مرقد
پُر طہارت حضرت معین الملۃ مشرف گشتہ از فرزندان حضرت ایشان۔ صاحب سجادہ
شیخ المشائخ بایزید ثانی بود رحمۃ اللہ علیہ۔ واو شیخے کلان و عظیم الشان بودہ است۔ سید شمس الدین
طاہر کہ صد و پنجاہ سال عمر داشت۔ خرقہ خلافت از خدمت شیخ المشائخ بایزید محمد ثانی یافتہ بود
و مرید شیخ المشائخ شیخ نور بود کہ در بنگالہ آسودہ است و خدمت سید شمس رحمۃ اللہ علیہ را
با حضرت ملک المشائخ و اولیاء سماء الحق والدین قدس سرہٗ اعتقادے بیحد۔ و انجادے
بیعد بود و باین احقر محبتے و شفقتے عظیم بود۔ از ایشان استماع است کہ حضرت بدر المشائخ
معین الحق والدین را در آخر ہا تاہل واقع شد۔ و فرزندان متولد شدند۔ فاما چون این حقیر
بزیارت روضہ متبرکہ حضرت بدر المشائخ معین الحق رحمۃ اللہ علیہ رسید ہمراہ و باتفاق میت
خدمت پیرزادہ برجادہ شیخ المشائخ ناصر الملۃ والدین رحمۃ اللہ علیہ۔ بحجاب زیارت حضرت ایشان
بحصول پیوست۔ در انجا مجاوے بود عظیم الہمت۔ مولانا مسعود قریب ہشتاد سال عمر داشت
چنانچہ پدر و آبائے اجداد او مولانا احمد[1] شرف خدمت حضرت شیخ مشائخ الیہ قدس اللہ
سرہ العزیز یافتہ بود۔ و مولانا مسعود از مولانا احمد کہ خادم حضرت شیخ بود۔ نقل میکرد کہ در انجا
حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ از اجمیر اول بار بہ دہلی رفتند و باز آمدند ایشان تا تاہل واقع
شدہ۔ و آنچنان بود کہ سید جیہ الدین محمد مشہدی عم سید حسین مشہدی در نسخہ مذکورہ بود
در خترے داشت در کمال عصمت و عفت کہ نام مبارک ایشان بی بی عصمت است و
این عجوزہ مسطورہ بحد بلوغ رسیدہ بود میخواست کہ بہ سیالہ بزرگزادہ در آرد۔ و حوالہ نتیجہ
و دودمان اشراف نماید چیکس را در خور کمال و لائق حال نمے یافت کہ بدو پیوندے فرماید۔ اکثر
درین تامل و تفکر مے بود۔ ناگاہ شبے از شب ہا حضرت امام جعفر صادق را در واقعہ دید کہ
میفرماید کہ فرزندم و جیہ الدین اشارت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم براین است کہ

[1] ابو احمد بن مخدوم قاضی تاج الدین مخدوم قاضی شمس الدین ہروی نبیرہ امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

این عجوزه را به شیخ معین الدین سجزی سپای و در حبالاو در آری سید جمال الدین مذکور
از پیوستگان حضرت شیخ بود اینواقعه بحضرت شیخ اظهار نمود و حضرت شیخ رحمة الله علیه
فرمود که عمر من به آخر رسیده است یعنی نود سال شده ام فاما چون اشارت حضرت رسول است
قبول نمودم و جفت شریعت ساخت این فرزندان پاک نهاد ند و در ست اعتقاد از ان دو دمان کرام
و خاندان عظیم اند ۞

نقل

از نوادر معارف توکل و تجرید سالک مسالک الوهیت و تفرید سلطان التارکین شیخ حمید الدین
صوفی ناگوری نقل آورده اند - هکذا فی سرور الصدور که متوجه خاص حضرت خواجه فرید نبیره
حقیقی حضرت سلطان التارکین ترتیب و تدوین یافت چون خواجه جیو در اجمیر فرود آمد
ملکی که در آنوقت بود شیخ جیو را مرید شد و دختر کنیز ک فرستاد خواجه جیو در آنوقت معمر شده
بود عمر ایشان به نود سال رسیده بود خواجه جیو را ازان فرزندان شدند تا وقتیکه شیخ بزرگ
را گفت حمید صفت این سرگاه که ما را دران جوانی که مجرد بودیم حاجتے که باشد دعا کردی
دران حال اجابت میشد و این ساعت که پیر شده ام و فرزندان آمدند هر گاه که حاجت
مے شود بسیار وقت مے باید - ودعا کرده شود لیکن بعد از دیر با اجابت میرسد و حاجت
بر مے آید - اینچه حکمت است شیخ بزرگ نه مود گفتم با خواجه جیو شما را بهتر روشن است از قصه
مرا معلوم که در آنوقت که مجرد بودے خواست امیوه در ستانی به تابستان میرسید
و به تابستان میوه در ستان میرسید که دلش با خدا یکیت بود - چون عیسے علیه السلام
براه منتظر بود همچنان خواهد رسید - فرمان رسید تا دلت با ما یکتا بود بخواستیم که برائے نانے
دوله باشی - خواجه جیو چون این شنید پسندید ۞

منقول است

از عالم علم حقیقت و یقین۔ قدوہ بزرگان دین مولانا عبد الحق محدث دہلوی و بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کما قال فی اخبار الاخیار

خواجہ فخر الدین بن خواجہ معین الدین بزرگ بود یکسب زراعت مشغول و موضع ماندن کہ قریب بہ اجمیر است اختیار ساخت و حکام مزاحمت نمیکردند۔ خواجہ بتقریب آن بدہلی تشریف آورد ہمین شیخ فخر الدین است وے بعد رسیدن بست سال در مدد حیات بود۔ در قصبہ سرواڑ کہ شانزدہ کروہ از اجمیر است وفات یافت و نزد یک حوض در قصبہ سروار مدفون است رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ حسام الدین پسر خود حضرت خواجہ معین الحق و الدین است چنین گویند کہ او عائب شد و بصحبت ابدال پیوست قدس اللہ سرہ العزیز۔ خواجہ حسام الدین سوختہ پسر شیخ فخر الدین بن شیخ الاسلام معین الدین بجرایست سوختہ آتش محبت دودختہ ناوک مودت باشیخ نظام الدین اولیا صحبت داشت مدفن او در قصبہ سانہر طرف غرب بسر راہ اجمیر افتادہ است۔ او را پدر او بنام برادر مفقود حسام الدین بن خواجہ معین الدین نام نہاد۔ و حضرت خواجہ بزرگ را دو دختر بود یکے منکوحہ دختر سید عبد الدین مشہدی عم سید حسین جنگ سوار کہ بر بالائے قلعہ اجمیر آسودہ است نام او بی بی عصمت و دیگرے نام امۃ اللہ آنچنان بود کہ حضرت خواجہ بکبر سن رسیدہ بود و ہنوز متاہل نشدہ۔ شبے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دید میفرماید کہ معین الدین تو معین دین منی سنتی از سنتہائے من ترک کردہ اتفاقاً ہمان شب حاکم قلعہ بھلی ملک خطاب نام بر سر کافران آنحدود تاختہ بود دختر ے از دختران راجہائے آن دیار بدست افتاد۔ ملک خطاب مرید خواجہ بود۔ آن دختر را بخدمت وے گزرانید و خواجہ او را قبول کرد کذا فی تاریخ بلادنائی ایضاً۔ سید وجہ الدین مشہدی را دختر ے داشت بکمال عفت آراستہ و بپرہیزگاری عصمت پیراستہ این دختر بحد بلوغ رسیدہ بود موقوف وجود کفو بود

ناگاه شبے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ بخواب دید کہ میفرماید فرزندم وجہ الدین اشارت
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم درین است کہ این دختر را بخواجہ معین الدین حسن سنجری
بسپاری و در حبالہ او۔ دراری۔ رسید وجہ الدین مذکور با نو پیوستگان حضرت خواجہ بود۔ این واقعہ
را بدو بار نمود۔ خواجہ گفت بابا وجہ وجہ الدین عمر من آخر رسیدہ است لیکن فرمان حضرت
پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم است۔ از تحمل آن چارہ نیست۔ و ہر یکے از ہر دو خاتون اولاد
بی بی حافظ جمال از آن دختر است نہ دختر خواجہ چنانکہ در عوام مشہور است۔ و قبر بی بی
در پایان حضرت خواجہ است جہت شریعت او شیخ رضی است و خطیرہ او در یکے از
ناگور است بالائے حوض کہ آنرا مندولا میگویند۔ و از بی بی جمال دو پسر شدہ بودند و
در ایام طفولیت از جہان رفتند و حضرت خواجہ واسطہ بسپر اند۔ شیخ ابو سعید۔ شیخ
فخر الدین۔ شیخ حسام الدین۔ شیخ ابو سعید از دختر شیخ وجہ الدین است و در شیخ
فخر الدین و شیخ حسام الدین اختلاف است سید محمد گیسو دراز و جماعہ درویشان بر آنند
کہ از بی بی عصمت اند و سید شمس الدین ظاہر و طائفہ درویشان میگویند کہ از بی بی
امتہ اللہ و اللہ اعلم۔ خواجہ معین الدین خورد پسر بزرگ شیخ حسام الدین سوختہ است او را
خورد بہ نسبت خواجہ بزرگ میگویند ہمین منقبت او را بس است۔ درویش کامل بود و پیش
مرید شود و بسبب ریاضت کار را بجائے رسانیدہ بود کہ بے واسطہ از حضرت خواجہ استفادہ
میکرد۔ عاقبت بحکم خواجہ مرید شیخ نصیر الدین محمود شد و خرقہ خلافت از و بسبب
و پسر خورد شیخ حسام الدین سوختہ شیخ قیام بابر بال در غایت حسن و صورت و ہیبت و عظمت
بود۔ از ہر سہ یکے خواجہ معین الدین خورد شیخ قیام اولاد خواجہ معین الدین خورد نام او شیخ
قطب الدین است و سلطان محمود خلجی او را چست خان خطاب داد و خداوند دوازدہ
ہزار سوار گردانید۔ سلطان محمود کہ در اجمیر اسلام کرد میخواست چشت خان را بدہد بے
چون در سند واز خوردی۔ کلان شدہ بود۔ اجمیر اختیار نکرد و از اولاد شیخ قیام بابر بال

شیخ بایزید است که او را شیخ بایزید بزرگ میگویند۔ دانشمند بود در روضه خواجه درس میگفت
شیخ احمد امجد شیبانی و دیگر بزرگان شاگرد او بودند۔ و اختلاف دوم که در فرزندان حضرت
خواجه مشهور است۔ درین شیخ بایزید است و منشاء آنست که چون سلطنت دار الملک دهلی
متزلزل گشت و کافران بر دیار اجمیر غالب آمدند۔ فرزندان خواجه در اینجا نتوانستند بود فرزندان
خواجه معین الدین خورد جانب مسند ور رفتند و در آنجا سکونت کردند و بنابر شیخ قیام بابربال
بجانب گجرات رفتند و تعلیم علم کردند۔ و شیخ بایزید جانب بغداد رفت و تحصیل علوم
کرد۔ چون سلطان بود بعد از سالها در اجمیر اسلام کرد و بر کفار این دیار استیلا یافت شیخ
بایزید از مسافرت بمسند و قدوم آورد۔ شیخ محمود دهلوی۔ شیخ الاسلام مسند بود۔ و صدارت
علماء صلحا بوی تعلق داشت۔ وی دختر بایزید داد سلطان محمود معتقد شیخ بایزید شد
چشت خان را بسبب عصبیتے کہ داشت اعتقاد بادشاه نسبت وی خوش نیامد۔
سلطان محمود در مقام نصب علماء و مدرس در اجمیر بود چشت خان باعث شد
هر آنکه بایزید را نیز باجمیر فرستند تا در روضه متبرکه درس گوید بعد ازیں جماعه انکار فرزندے
او کردند۔ و به بادشاه رسانیدند و بادشاه از علماء و مشائخ آن زمان استفسار کرد مخدوم
خواجه حسین ناگوری و مولانا رستم اجمیری کہ یکے از علماء قدماء اجمیر بود و علماء دیگر گواهی دادند
شیخ بایزید از فرزندان شیخ قیام بابربال بن شیخ خواجه حسام الدین بن شیخ فخر الدین بن خواجه
معین الدین است۔ و فی الحقیقت اگر خواجه حسین اعتراف بنسب او کرده باشد بس است
زیرا کہ وی ولی بود و متقدا و عارف بسلسله ایشان و از آنکه به فرزندان شیخ بایزید بسنت خویشی
کرده و دختر داده ظاهر میشود کہ پیش ایشان نسبت ایشان متحقق است۔ الغرض وجود
اولاد اجداد حضرت خواجه متیقن شد۔ انچه بعض عوام گویند کہ خواجه صد پسر و دو فرزند نداشت
غلط فاحش است ذکر اولاد خواجه در ملفوظات مشائخ چشت واقع است۔ شیخ فرید نبیره
حضرت شیخ حمید الدین قدس الله سره در سرور الصدور از وے نقل میکند کہ چون خواجه

ماد قدس سرہٗ فرزندان تولد شدند روزے از من پرسید کہ حمید چون است پیش ازین کہ
قوی و جوان بودم ہر چہ از درگاہ عزت مے طلبیدم زود مے یافتم اکنون کہ چون کہ پیر و ضعیف
شدہ ام چون حاجت بدعا میشود۔ کار بہ درنگ میکشد۔ بندہ عرض کرد کہ خواجہ را روشن است
کہ چون مریم رضی اللہ عنہا عیسی علیہ السلام تولد شدہ بود میوہ مستانی در بستان
و میوہ تابستانے در زمستان نے محنت در محراب حاضر مے یافت چون عیسی علیہ السلام
تولد شد مریم منتظر بود کہ رزق ہمچنان خواہد رسید۔ فرمان آمد کہ ہر دو شاخہائے درخت خرما
را بسوے خود بجنبان کہ تا بر تو خرمائے تر ریزد۔ درین حال و دران حال این مقدار تفاوت است
خواجہ این جواب را از بندہ قبول کرد و پسندید۔ میان نجم الدین ہندوی مرید شاہ جیو است
و صد و سی سال عمر داشت پدر او۔ وزیر سلطان غیاث الدین ہندوی بود عارف بود و
صاحب حال و مجرد از علایق از لباس بہ ستر عورت اکتفا داشت ہفت سالہ بود
کہ پیر را نظر کرد و بجانب خود کشیدہ گویند کہ در احمد آباد از وے حیاتے واقع شدہ
بود بعد ازین قضیہ از انجا غائب شد پس از اہل آن دیار نشان او نیافت و بدہلی
آمد۔ اکثر اوقات در مقام خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہٗ مے بود بعد ازان از جانبیت
حضرت خواجہ رخصت طلبید و بمقام اجمیر برفت و در اقرب اوقات وفات یافت گویند
کہ خواجہ معین الدین بزرگ یکے از اولاد خود بخواب نمود کہ شاہ نجم الدین در صدد وفات است
او را پیش حجرۂ من جا باشد الا ان گور او ہمانجا است۔

منقول است

از ملا عبد القادر بدایونی کہ یکے از مقربان و ملتزمان دولت اکبر شاہ بادشاہ بودہ است
و مذہب پاک و مشرب صوفیہ داشت و در فن تاریخ عدیم النظیر راست گفتار بود کما فی
منتخب التواریخ در سنہ ۹۸۹ و ہشتاد و نہ ہمچنین شیخ حسین نبیرہ حضرت خواجہ معین الدین نیز در

تسلیم خاطر خواه نمیکرد بعد از اخراج به مکه معظمه و آمدن او از انجا فتحپور و همان دستور سابق کوشش باستغنا نمودن و ادعای بے اخلاصی از فهمیدن در بکر فرستادند در سال ۱۰۰۲ دو دولتخان الدین احمد بتقریب التماس طلب قاضی فتحپوری از بکر و شیخ کمال بیابانی نام او را هم مذکور ساخت و همه را طلبیده از آن روے که زمین بوس بجا آورند حاضر زمان طلب داشته حکم خلاص فرمودند و در ننتهور فرستادند شیخ حسین را باز حکم مدد معاش در بکر فرموده نامزد همانجا ساختند. چنانکه از زین پیشتر مذکور شود انشاء الله تعالے شیخ حسین اجمیری شهرت چشتان دارد که از نبائر حضرت کتب المشائخ سلطان الواصلین حضرت خواجه معین الدین سجزی چشتی است - قدس الله سره - اما چون بادشاه را در آوائل حال اعتقاد بحضرت خواجه اجمیر نسبت باو انکارے دست داد معاندان برنهوی بعضے مشائخ فتحپوری که ایشان نیز در استیصال و قهر ابنائے جنس بودند مساعی جمیل بلیغ فرموده اند جزاهم الله و بر بقیه نسبتش ادائے شهادت نموده گفتند که از حضرت خواجه عقبے نمانده و درین باب صدور و قضات نیز بموجب زمانه سازی مصرع

فَلِذَا هُمُ اَوْ تَبُوهَا فَكُلُوا فِي بِنَائِهِ

محضر نوشتند و آن تولیت چندین ساله بدیگران تفویض یافت و شیخ چون دستگاهے عظیم داشت و دران صوبه بادشاهانه زندگی میکرد سواخ دیگر علاوه آن شده غیرت اولوالامری تاب نیاورده او را حکم اخراج بجانب مکه معظمه فرمودند تا در سفر بانس واله رخصت گرفت و بزیارت بیت الله مشرف گردیده باز آمد. روزیکه از فتحپور بر آمد بعزم توجه کابل بر سر حکیم محمد مرزا روانه شدند. شیخ از سفر حجاز آمده ملازمت نمود و شرائط آدابیکه نوتهبان نومسلم و نومریدان و نودولت حالا قرار داده از وقوع نه انجامیده بعد از مطالعه در صفحه احوال و خطوط پیشانی او معائنه بے اخلاصی بزعم خود مشاهده نمود حکم حبس و قلعه بکر فرمودند و چند آنجا بسر برد تا در سن یک هزار و دو بسے بعضے

مغربان تعلقہ شیخ را حکم طلب از بکرستہ روان ہمراہ بعضے از محبوسان مثل شیخ کمال
پیابانی کہ ذکرش بالا مذکور گشت و قاضیان فتحپور کہ بسعے شیخ ابراہیم چشتی تا چار دہ منزل
آنجا محبوس بودند و بوسیلہ مرزا نظام الدین احمد مذکور بنام ایشان رفتہ بود آمدہ
کورنش نمودہ سجدہ ہا کردند و حکم بخلاص ایشان صدور یافت۔ چون شیخ پیر معمر
ہفتاد سالہ بود و آداب خدمت ملوک و طریق ملازمت ایشان ہرگز نورزیدہ نمیداند بوضع قدیم
تعظیمے نے البجملہ و تسلیم ناتمام کرد۔ بازار و رنجیدہ و ناخوش آمدہ حکم بمیرزا فرمودند کہ زمان
کہ زمان سہ صد بیگہ زمین مدد معاش در بکر نوشتہ او را بار دیگر روانہ آنجا سازد
و بیگم بادشاہ والدہ خلیفۃ الزمانی بہ اندرون محل در مقام شفاعت در آمدہ گفت کہ
پوتم او والدہ پیر فرتوت دارد در اجمیر و دلش او را برائے دیدن فرزند کباب است چہ شود
اگر او را رخصت وطن فرمایند و ہیچ بدد معاش از شما نمے خواہد قبول نفرمودہ گفتند
اچھا جیو در انجا کہ میرود باز دو کانے برائے خود دو مکینہ و فتوحات و نذر و نیاز بسیار پیش او
مے آرند و جماعہ را گمراہ مے سازد۔ غائتش والدہ خود را از اجمیر ہمین جا طلبد و ہمینی او را
بغایت دشوار تر از رفتن بکر بود و شبے کہ صدر جہان بتقریب تسلیم تولیت اجمیر چنانچہ
جامع انتخاب از نظر گذرانیدہ۔ آن مہم را کہ خود یافتہ بود برہم زدہ و رضا بآن امر ندادہ
و خدمت نگاہ داشتند و از صدر جہان پرسیدند کہ آن پیر بلوچ سادہ لوح کہ عبارت
از شیخ حسین باشد کجا است۔ فقیر یاد دہانیدم کہ در لاہور است و بصدر جہان بمبالغہ
گفتم کہ چون من قابل این سعادت نبودم۔ بارے او را متولی آن بلدہ محفوظ سازند کہ
حق بمرکز قرار یابد۔ از انجا کہ شان ہندوستانیان بہ ترتیب ابنائے جنس نیامدہ است
و بسیچگاہ از یک دیگر سینہ صاف نیستند نہ در حق من بیچارہ سعے دے مشکور شد
و در باب شیخ حسین۔ و آن پیر مغموم شکستہ و خستہ حالا مضطر و مضطرب در گوشہ خمول
افتادہ و محبوب حال تردد ہا نہائے اہل دنیا دارد و نہ انگیختن سائل و دہ اللہ بہ خیرہ

عرض مسدود و در خانہ شفاعت خراب است القصہ شیخ مشار اللہ عزیز الوجود خیلے مغتنم و بکت روزگار است و ہر چہ مرا با و سابقہ معرفت نبود تا درین ایام کہ از سفر حجاز آمدہ و محنت بند کشیدہ چنان مے نماید کہ تودۂ نور است ملکے است مجسم و سخن دنیا معلوم نیست کہ ہرگز خلاف ملا بر زبان او نیگذشتہ باشد ہمیشہ بریاضت و عبادت و مجاہدت و صائم الدہر و قائم اللیل است۔ امید کہ بحق سبحانہ تعالے بموجب اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا وَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا او را فتحیابی حاصل شود ؛

منقول است

از عالم باعمل واقف معقول و ماہر منقول امام الطریق شیخ محمد غوثی بن حسن بن موسے شطاری رحمۃ اللہ علیہ قال فی گلزار الابرار۔ ارجمند فرزندان معین الدین اولیا قدس اللہ اسرارہم بر خے بر آنند کہ فرزند نداشت حصور بود۔ و جمعے بر گزارند دو کہ بانو داشت یکے دختر سید وجیہ الدین مشہدی۔ دوم بنت راجہ کہ در بند ملک خطاب مرید خواجہ افتادہ بود۔ بخدمت پیر فرستاد ہمچنین گذارش سلطان السارکین ناگوری نیز بر عیالمند بودن خواجہ دلالت دارد۔ آنکہ پورا و شیخ سرور لصد رنگاشتہ۔ روزے معین الدین اولیا پس از عیالمندی و فرزند آوردن بمن گفت۔ حمید الدین پیشتر در ہنگام جوانی و تنہائی آنچہ بر ضمیر من میگذشت بطلب ولی طلب لباس صورت مے پوشید۔ اکنون درین روزگار کہ پیری و عیالمندی فراپیش آمد ہمہ آمدہاے خاطر از سراے علم بدر معین نمے خرامد عرض کردم پیش از زادن عیسے کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا حال مریم بود۔ و پس از تولد ہزی الیک بجذع النخلۃ مقام او گشت بہ شنفتن این جواب خوش وقت گردید۔ الجملہ باندازہ این گذارش ہا بر خے کہ معین الاولیا را حصور پندارند محض پندارند باشد۔ بی بی حافظ جمال دختر خواجہ است زادہ او شہرت عامہ نہ بر واقع است۔ در حبالہ شیخ رضی بود کہ خوابگاہش

در کنار حوض مسند ملاکه یکے از مضافات ناگور است و قبر بی بی در پایان حضرت خواجه دیگر فرزندان را سید محمد گیسو دراز از بی بی عصمت میداند و خواجه شمس الدین ظاهر از امت الله سر پیچ گوید مصرع

بجز خدائے نداند کسے حقیقت حال

چندے را رائے آنکه فرزند داشت لیکن همه از دائرهٔ جنه رسانی پائے بیرون نیاورده باز گشت بعالم قدس فرمودند. و لختے برنگاشته اند. چند تن از فرزندانش بپایه بزرگواری و شرف بر نهونی رسیده بود و این گزارش بهر درستی مسجل است که سه پسر داشت رشید و مرشد و از انجمله مهین پور خواجه فخر الدین محمد اجمیریست بکمال هر دو عالم آراسته و صاحب تصرف بود. پس از پدر بزرگوار آئین صدر و شیخی و ارشاد بوجود شش آرایش پذیرفت. پنجم شعبان سال شش صد و شصت و یک از دنیا رفت میانگی برادرش خواجه ضیاء الدین ابو الخیر نیز در خے گفت او ابو سعید است. خدیو کمالات و حالات بود. بجایش بر نشست او نیز سال شش صد و نود و پنج رخصت بربست شیخ حسام الدین از همه خورد تر بود از چشم مردم نهان شد. و به طائفهٔ ابدال و رجال الغیب پیوست. سجاده نشینی بر نبائر و نبسگان رسید سلسلهٔ پیرائے و خانواده داری خدیو مشرب چشت معین الاولیا خود بخدمت قطب الاولیا سپرده بود. شیخ رفیع بایزید و شیخ نور الدین محمد اجمیری که از نبائر اند بر دش صفوت و آئین سلوک پیرانه ظاهر و باطن بودند فراوان سال بر سجادهٔ آبائے کرام رهنمونی خدا طلبان کردند. شیخ حسام الدین سوخته پور خواجه فخر الدین اجمیریست سینه دا غدار سوز محبت. و دیده اشکبار در طلب داشت بصحبت نظام الاولیا رسیده خوانگاهش در قصبه سانبهر باختر سوئے بر سر راه اجمیر است پدرش بیاد برادر گم شده او را همنام گردانید. او نیز دو پسر داشت یکے خواجه معین الدین محمد مرید و خلیفه شیخ نصیر الدین چراغ دهلی است پیش از ارادت آوردن به آویزش نفس

نافرجام فیروزمند بود۔ ماز باطن معین الاولیا بهره‌ے داشت۔ دوم شیخ قیام الدین
با ریش خوش شکل و زیبا چهره۔ ولاور و دلیر و بزرگ منش بود۔ این هر دو نیز فرزندان نامور
دارند۔ شیخ قطب الدین پورنخستین است ماز اجمیر در سه آغاز آگهی بمسند و رفت و
سلطان خلج در نوجوانی اورا چشت خانی داده چند دروازه هزار سوار گردانید چون
بفیروزیئے نیروے سلطان پس از فراوان سال در اجمیر اسلام تازگی گرفت خواست
بچشت خان بدهد۔ خوئے بمسند و گرفته بود نپذیرفت۔ شیخ بایزید بزرگ پسر پسین است
دانشمند بود۔ در روضهٔ معین الاولیا سالها درس میگفت شیخ احمد مجدد دیگر بزرگان شاگرد
او بودند۔ در هنگام شورش فرمانروائے دهلی از خیرگی پیکر پرستان او بسوئے بغداد
شتافت۔ عمرے در آن گل زمین گزرانید چون از رونق اسلام آگهی یافت از آن
دیار مسند و آمد۔ سلطان از حسن عقیدت خود اورا انبار چشت خان گردانید خان
نیارست برداشت۔ به بهانه مهم سازی دور راند۔ فتن او خیال بسته بعرض سلطان رسانید
پیش ازین برادر من شیخ بایزید بزرگ مدرس اجمیر بود۔ سستی اسلام آنجا بر دانش رائے جهان
پیرائے صواب نمود۔ اکنون درین دولت آنجا بنائے اسلام از سر نهاده آمد۔ فتن آن
سبب استواری آن نونهاے نماید۔ بنابر سخن چشت خان۔ شیخ بایزید را بودن اجمیر شد
دران روز جمعے بعرض سلطان رسانید کراو نژاد معینیه نیست۔ ازین رو دانشوران
و دوربینان کهن سال و بزرگان آگاه حال قلم و خود را فراهم آورده در پرستش باز کرد
ند۔ دوم شیخ حسین ناگوری و مولانا رستم اجمیری که در علماء مشائخ اجمیر یکتا
بودند۔ و دیگر چند آگاهان بدرستی نسب او گواهی دادند پیوند خویشی کردن شیخ حسین
ناگوری بفرزندان خویش بایزید نیز گواه عدل است +

منقولست

از ملفوظات بابرکات قبله عالم و عالمیان قدوه اصفیا و سند الاولیا عاشق جانباز خواجه سید محمد بنده نواز گیسو دراز قدس سره هذا فی جوامع الکلم ✦

بعد نماز خفتن عرضه داشتم که نقل خدمت شیخ الاسلام قطب الدین ایام غیاثی است فرمان شد حکایت که میگویند دلیل میکند ایام شمسی است آن حکایت چیست که بندگی شیخ الاسلام معین الدین از اجمیر آمدند خدمت شیخ قطب الدین شنید استقبال کرد چنانکه مرید با پیر باشد هیچ کم نکرد بعد از انکه در خانه آمد عرضه داشت که چه سبب بود که حقتعالی این شهر را لقب بدوم مشرف گردانید فرمودند با بابختیار من مزرعه کرده بودم آن مزرعه استقامت گرفت مقطع فرمان میخواهد فرزندان مرا معذور نمیدارند جبر کردند این سو فرستادند نواز ما چندگاه پیشتر بودی ما را راهی بنما برگردیم تا این غرض حاصل شود عرضه داشت بنده را اجازت شود تا این کار بکند شیخ فرمود برو بکن خدمت شیخ در مهرولی سلطان شمس الدین آمدند بمجرد آنکه سلطان شنید که شیخ می آید از بخت فرود آمد پاپیاده دوید در صحن دوم ملاقات کرد شیخ را بالانه برد همانجا دو جامه فرازکرد و چند بار سلطان بر در شیخ رفته بود و شیخ در نمیشود و برخود نخوانده امروز خود آمده بادشاه بیک متحیر ماند که این مرد بکدام سبب خود آمده است پرسید بچه سبب شیخ بنده خود را نواخته اند شیخ فرمود پیر من از اجمیر آمده است فی الحال سلطان نشست و هم در آن مکان فرمان پیش خود مرتب کنانید بنده فقط

منقولست

از ملفوظات پاک بنده ارباب معرفت تاجدار کشور حقیقت حضرت شاه ابراهیم چشتی خلف ممتاز

حضرت میرک جانباز رحمتہ اللہ علیہ هکذا فی رسالہ ابراهیمیہ مولفہ سنہ ۱۱۱۱ ہجری خواجہ بزرگ
قدس سرہٗ را دنان و فرزندان بودند چنانچہ در ملفوظ سلطان التارکین شیخ حمید الدین
سوالی الناگوری قدس سرہٗ خلیفہ خواجہ بزرگ مینویسد کہ شبے خواجہ بزرگ پیغمبر علیہ السلام
را در خواب دید آنحضرت فرمود کہ اے معین الدین تو معین دین ما ہستی و سنتی از سنتہائے ما
ترک میدہی چون صبح شد مقطع و سلعہ مثیلی ملک خطاب نام از مریدان خواجہ بود دختر یکے
از راجہائے دار حرب سپہ کردہ آوردہ بود بخدمت خواجہ فرستاد او را قبول بی بی امۃ اللہ
نام کرد و در خدمت خود نگاہ داشت و بی بی حافظ جمال از وے متولد گشت بعد از چند روز سید
وجہ الدین مشہدی را امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ در خواب دید فرمود کہ دختر خود را در عقد نکاح
خواجہ معین الدین در آر چون این مقدمہ بخواجہ بزرگ رسانید بامر باطن امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ دختر سید وجہ الدین را کہ بی بی عصمت نام داشت نیز در نکاح خود آورد از وے
پسران بوجود آمدند شیخ فخر الدین از محبوب ترین فرزندان خواجہ بزرگ بود و پیر بسیار دوست
میداشت وے بکسب براعت مشغول بود موضع ماندن کہ قریب باجمیر است احیا ساخت جائے
مزاحمت کردہ بود از آن جہت خواجہ بزرگ پیش سلطان شمس الدین تشریف برد
فرمان درست کنا یندہ آورد شیخ فخر الدین بعد وفات حضرت خواجہ بست سال در صدر
سروارکہ شانزدہ کروہ از اجمیر است آنجا وفات یافت نزدیک حوض قصبہ سروار مدفن اوست
و او را پسرے بود حسام الدین سوختہ بن شیخ فخر الدین از جمیع کمالات ایشانی آراستہ بود با سلطان
المشائخ صحبت داشت قبرے در قصبہ سیانبھر طرف غروب سر راہ اجمیر است و مرقد بی بی حافظ جمال
دختر خواجہ بزرگ پایان مرتبہ حضرت خواجہ واقع است بسے صاحب کمال و عالیدرجات
و عارفہ کاملہ بود بنظر خاص خواجہ بزرگ تربیت یافتہ چنانچہ بزرگے و کرامات بی بی حافظ جمال
تا امروز ظاہر است رحمتہ اللہ علیہا خواجہ معین الدین خورد و خواجہ قیام الدین بن حسام الدین
سوختہ عارف کامل بودند و خواجہ معین الدین خورد پیش از آنکہ مرید شود بکسب ریاضت کار بجائے

رسانیده بود که بواسطه از روحانیت خواجه بزرگ احمد خواهد خواهد میمود و از اشارت
باطن حضرت خواجه بزرگ مرید شیخ نصیر محمود شد و خرقه خلافت از وے پوشیده و در
خواهد سلطان المشائخ میفرماید که خواجه احمد نبیره خواجه بزرگ عظیم صالح بود خواجه وحید
برادر وے پیش گنج شکر آمد که مرید شود گنج شکر فرمود که من این را از خانواده شما دریوزه کردم
مرا چه مجال است که دست بشما بگیرم و خواجه وحید بسیار عجز کرده مرید شد و محلوق
گشت الغرض آنکه بعضے مردم میگویند که خواجه بزرگ حضور بود اورا اولاد نیست محض غلط است
از تصانیف پیران چشت مگر به تحقیق پیوسته است چنانچه بالا گزشت ولیکن در کتاب
احسار الاخیار مے نویسد که اختلاف میان بعضے بر سلسله چشت درین واقع شده است
که میر سید محمد گیسو دراز خلیفه شیخ نصیر بن محمود و جماعے ازین قوم میگویند که شیخ فخر الدین
و شیخ حسام الدین از بی بی عصمت متولد شده بود و سید شمس الدین طاهر خلیفه شیخ نور
قطب عالم و تالیفه از درویشان آن رفته اند که از بی بی امته الله بوجود آمدند هر دو حال فرزندان
خواجه بزرگ اند اما قول اول صحیح مے نماید چنانچه تا امروز اولاد آن پاک نهاد موجود است و
فرزندان خواجه معین الدین خورد بن شیخ حسام الدین سوخته بطرف مالوه رفته متوطن شدند
احوال انجماعه معلوم نیست و فرزندان خواجه قیام الدین بن شیخ حسام الدین سوخته مذکور
در حضرت اجمیر سکونت دارند و جاے نشین حضرت خواجه بزرگ شدند چنانچه خواجه حسین
یکے از فرزندان خواجه قیام الدین مسطور تا زمان سلطنت نور الدین محمد جهانگیر بادشاه صاحب
سجاده خواجه بزرگ بود قریب صد سال عمر داشت و همیشه به عبادت و حق پرستی گذرانید
بسیار بزرگ و عالیشان بود بعد از وے شیخ معین الدین برادزاده او بر مسند سجاده خواجه
بزرگ نشسته نهایت خلیق و بزیور صلاح و بزرگی آراسته است حق سبحانه تعالے
فرزندان خواجه بزرگ قدس سره را تا قیام قیامت بر جاده اکرام خود باقی و پاینده در مقام
متبرکه اجمیر و جمیع مکان اسلام نگاه دارد بحرمت النبی و آله الامجاد ۰

منقول است

از صاحب تاریخ فرشته در مقابله دوازدهم ذکر سلطان المشائخ حضرت خواجه معین الدین چشتی قدس سره در کرت دوم که از دهلی مراجعت کرده اورا تا اجمیر واقع شده و شرح انچنین است که سید وجیه الدین مشهدی که عم سید حسین مشهدی دارو غه اجمیر بود دختری داشت در کمال حسن و عفت و چون بحد بلوغ رسیده بود میخواست که او را بحباله یکی از دودمان بزرگ در آورد و در تعیین آن متردد بود تا آنکه امام همام جعفر صادق علیه السلام را در خواب دید که میفرماید اے فرزند وجیه الدین اشارت رسالت پناه محمد صلی الله علیه وسلم بر آنست که این صبیه را بخواجه معین الدین چشتی بسپاری و بحباله نکاح او در آری که او از اولاد سلطان درگاه الهی و محبان خاندان رسالت پناهی است چون وجیه الدین این معنی بخواجه معلوم نمود خواجه گفت عمرم به آخر رسیده اما چون اشارت حضرت رسالت است امام همام بجز اطاعت چاره ندارم پس بمقتضای شریعت مصطفوی آن را جفت خویشتن ساخت چنانچه از و فرزندان شدند و بعد از هفت سال در ششم ماه رجب سنه ثلث و ثلثین و ستمائة از قید جسمانی بالکلیه وارسته بعالم قدس پیوست غرضکه مدت عمرش به نود و هفت سال رسیده بود و بعد از وفات او جمیع پادشاهان نذر روضه او فرستاده تبرک همی جستند +

منقول است

از بادشاه کیوان جاه سپهر سریر مهر کلاه نور الدین جهانگیر شاه کما قال فی توزک که زاده طبع وقاد او هست و هر آنچه که در زمان سلطنت خود او را در پیش آمد قلمبند فرمود در سال هفتم جلوس +

خواجه حسین نبیره خواجه معین الدین چشتی را یک هزار روپیه برای خرچ شش ماه دادم۔
لمولف۔ جهانگیر بادشاه قریب سه سال در اجمیر بود۔ بحضرت خواجه بزرگ اعتقاد و اخلاص
داشت۔ او که اعتراف اولاد خواجه بزرگ کرده پیشکش داد و مراعات فرمود۔ از یعنی مفهوم است
که بادشاه با حضرت شیخ ارادت و عقیدت ناطق داشت۔ و در باب فرزندی حضرت
خواجه بزرگ بادشاه را بالیقین اعتراف بود +

مذکور است در عالمگیر نامه

سن ششم از آغاز جلوس اورنگ نشین عالمگیر بادشاه غازی مولفه محمد کاظم ابن محمد امین که
بحکم بادشاه بطبیق واقعات دفتر بادشاهی تالیف نموده +
شیخ سید محمد صاحب سجاده جناب قدوة الواصلین حضرت خواجه معین الدین قدس سره
بعنایت خلعت و انعام یکهزار پانصد روپیه کامیاب شد۔ وهو منه آغاز سن نهم جلوس
دولت عالمگیری +
سید محمد صاحب سجاده جناب قدوة الانبیاء الواصلین حضرت خواجه معین الدین چشتی بانعام
دو هزار روپیه سربلندی یافتند۔ وهو منه سن چهارم از جلوس اورنگ نشین عالمگیر بادشاه غازی
شیخ سید محمد متولی مزار فائض الانوار خواجه ابرار وهو منه احرار قدوة الفقراء الواصلین خواجه
معین الدین قدس سره العزیز به عنایت خلعت و ماده فیل و انعام یکهزار روپیه نوازش یافت +
لمولف۔ شیخ سید محمد بن شیخ علاء الدین بن شیخ علم الدین بن خواجه ابو الخیر برادر حضرت
خواجه حسین نبیره حضرت قطب الاقطاب خواجه بزرگ است و از عهد شاهان خلج و گورگانان
منصب ولایت اوقاف و سجادگی مزار فیض آثار حضرت خواجه بزرگ باستحقاق فرزندی
بسبیل داشت باو رسیده بود۔ از حضرت شیخ علاء الدین اتمیر بزرگ از سنگ سفید

در احاطه روضه حضرت خواجه حسین رح بر کنار حوض جهالرا که سوله تهمه عرف دارد و از حضرت
سید محمد مسجد عالی در بازار پیش زینه آستانه عالیه یادگار است که فقیر جامع اوراق بچشم خود
دیده و از کتبه که بر لوح سنگ منقوش است زمان تعمیر و نام صاحب مکان ظاهر و باهر است

منقول است

مریم زمانی جهان آرا بیگم بنت شاه جهان بادشاه غازی کما قال فی مونس الارواح
بعضے گفته اند که آنحضرت در اصل متاهل نشده اند و بعضے گفته متاهل شده اما فرزند نه شده
و این هر دو قول ضعیف است قول صحیح آنست که آنحضرت متاهل شده اند و
فرزندان حاصل گشتند - چنانچه شیخ عبد الحق دهلوی در کتاب اخبار الاخیار خود نوشته
که آن حضرت دو کس تحت اثنی داشتند - یکے بی بی عصمت ذکر ایشان سابق مرقوم گشت
دوم آنکه پیر دستگیر شبے در واقعه دیدند که حضرت رسول صلی الله علیه وسلم میفرمائید
اے معین الدین محمد تو معین دین مائی سنتی از سنت های ما ترک کردی - اتفاقا همان شب
حاکم قلعه بهلی ملک خطاب نام بر سر حدود کافران آن نواح تاخته بود دختر
راجه آن دیار اسیر او گشت - ملک خطاب مرید پیر دستگیر بود آن دختر را آورده بخدمت
حضرت ایشان گذرانید - آنحضرت قبول کردند - نام او را امنة الله نهادند و از هر یکے
ازین دو خاتون اولاد شد - حضرت بی بی حافظ جمال در تربه پاے پدر بزرگوار خود است و
وجهت شریعت ایشان شیخ رضی بوده اند - و قبر شیخ در یکے از قصبات ناگور است
بر کنار حوض که آنرا مسند ولا گویند و از بی بی جمال دو پسر شده بود که در حالت طفولیت
ازین عالم رحلت کرده اند - بعضے از مردم عوام میگویند که بی بی حقیقی دختر حضرت پیر
دستگیر نبودند - دختر خواندهٔ آنحضرت اند لیکن سخن عوام را اعتبارے نیست چرا که این
مقدمات در کتب مسندرج است - منقول است که حضرت پیر دستگیر را سه پسر بود شیخ ابو سعید

شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین و اختلاف است درین کہ ہر سہ از بی بی عصمت اند یا از
بی بی امتہ اللہ سید محمد گیسو دراز کہ مرید حضرت شیخ نصیر الدین قدس اللہ سرہ العزیز
با یک جماعہ درویشان بر آنند کہ ہر سہ از بی بی عصمت شدہ اند و سید شمس الدین طاہر
با یک جماعہ بر آنند کہ شیخ ابو سعید از بی بی عصمت شدہ انہ و دو فرزند دیگر از بی بی امتہ اللہ
واللہ اعلم بالصواب۔ شیخ فخر الدین قدس اللہ سرہ بسیار بزرگ و صاحب حال و مقامات
عالی بودہ اند و بکسب زراعت اشتغال داشتند و موضع ناندن کہ در حوالی اجمیر است احیا
ساختہ اند۔ انچہ در ملفوظات مشائخ چشتیہ مسطور است کہ فرزندان آنحضرت را دہلی اخیار بودہ و
حاکم مزاحمت میرسانیدند بدنیجہت بدہلی تشریف آوردند۔ ہمین شیخ فخر الدین بودہ اند و
ایشان بعد پدر بزرگوار خود بست سال در قید حیات بودہ و در قصبہ سروار کہ از خطہ اجمیر
شمار نزدہ کروہ است برحمت حق پیوستند و مدفن شریف ایشان نزدیک حوض قصبہ مذکور است
و شیخ حسام الدین پسران خورد حضرت پیر دستگیر بودند چنین گویند کہ ایشان غائب شدہ
بصحبت ابدالان پیوستند۔ در اخبار الاخیار شیخ عبد الحق محدث دہلوی نوشتہ اند
اخفاد آنحضرت متیقن است۔ و آنچہ بعضے مردم عوام گویند کہ حضرت خواجہ بزرگ حضور
بودند و فرزندان نداشتند غلط فاحش است۔ ذکر اولاد آنحضرت در ملفوظات مشائخ
چشت واقع است۔ شیخ فرید نبیرہ شیخ حمید الدین ناگوری از جد خود نقل کردہ اند کہ چون خواجہ
ما را فرزندان حاصل شدند از من پرسیدند کہ حمید چون است پیش ازین کہ قوی و جوان بودیم
ہر چہ از درگاہ حضرت عزت مے طلبیدیم یافتم۔ اکنون پیر و ضعیف شدیم حاجت
بہ علاجے شود۔ و کار بہ درنگ مے کشد۔ بندہ عرض کرد کہ آنحضرت را روشن است چون مریم
را علیہ السلام حضرت عیسے علیہ السلام حاصل نہ شدہ بود بموسوم زمستان در تابستان
میرسید بے منت در محراب حاضر مے یافت۔ چون عیسے علیہ السلام متولد شد حضرت
مریم منتظر شدند کہ رزق چہ چنان خواہد رسید۔ فرمان آمد کہ بر درشاخہائے درخت خرما بجنبان

تا بر تو خرمائے تر بریزد۔ در آنحال و این حال این قدر تفاوت است حضرت خواجہ را
این جواب از بندہ قبول افتاد و بہ پسندیدند۔ شیخ فخر الدین والد آنحضرت را پسرے
بود شیخ حسام الدین سوختہ نام بسیار بزرگ بودند با حضرت شیخ نظام الدین بداؤنی
قدس اللہ سرہٗ صحبت داشتہ بودند و قبر شیخ حسام الدین سوختہ در سانمہ طرف مشرق
سر راہ اجمیر واقع است۔ خواجہ معین الدین خورد پسر بزرگ شیخ حسام الدین سوختہ اند و
ایشان را خورد بسنت بحضرت خواجہ بزرگ میگویند۔ و ہمین منقبت و افتخار ایشان
بس است۔ خواجہ خورد درویشے کامل بود و پیش از آنکہ مرید شوند بکسب ریاضت و مجاہدت
کارے بجے رسانیدہ بودند کہ نے واسطہ از حضرت خواجہ بزرگ پیر دستگیر استفادہ میفرمودند
آخر بحکم آنحضرت مرید حضرت شیخ نصیر الدین قدس اللہ سرہٗ شدند و خرقہ خلافت
از ایشان پوشیدند یکے از نبائر حضرت پیر دستگیر خواجہ بایزید بزرگ بودند۔ وقتیکہ
سلطان محمود خلجی بادشاہ ماندو بود شیخ بایزید بعد از عمرہاء دراز از سفر باز آمدند۔ و
ادعائے فرزندی نسبت آنحضرت کردند و سلطان محمود خلجی ایشان را بتدریس خطہ
اجمیر نصب کردند۔ ایشان عالم کامل بودند۔ شیخ احمد مجد گفتہ کہ اختلاف مردم کہ در
فرزندان حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ روحہ مشہور است در ہمین شیخ بایزید است کہ بعد از
مدتے اقامت نمودن اجمیر جماعہ انکار فرزندی ایشان کردند و بہ بادشاہ وقت رسانیدند
بادشاہ از علماء مشائخ آن زمان استفسار کرد۔ شیخ حسین ناگوری و ملا رستم اجمیری کہ از
قدوۂ علماء عصر و قدماء اجمیر بودند با علماء عصر و قدماء اجمیر بودند با علماء دیگر گواہی دادند
کہ شیخ بایزید از فرزندان شیخ قیام الدین بن شیخ حسام الدین بن شیخ فخر الدین بن خواجہ
معین الحق و الملۃ والدین است قدس اللہ ارواحہم و شیخ حسین بہ فرزندان شیخ بایزید نسبت
خویشی کردہ اند و دختر دادہ اند۔ ازین ظاہر است کہ نسبت فرزندی ایشان بر شیخ حسین متحقق
شد کہ حضرت پیر دستگیر خواجہ معین الحق والدین محمد قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ از سادات حسینی بودہ اند

وبلا شبہ از اولاد امجاد حضرت سید المرسلین اند صلی اللہ علیہ وسلم و درین سخنی نیست
وبدانکہ حضرت پیر دستگیر را چشتی از انجہت گویند کہ چشت نام قصبہ ایست از ولایت
خراسان چون اولیاء اللہ مثل حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی و حضرت خواجہ ابو محمد
چشتی و حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی قدس اللہ اسرارہم احمد ازان قصبہ بودہ اند بنا بر آن
این سلسلہ را چشتیہ میگویند و ہر کس کہ از مریدان ایشان ست او را چشتی مے نامند۔
وحضرت پیر دستگیر خواجہ معین الدین حسن سجزی درہمین سلسلہ مرید شدہ اند و نسبت ارادت
ایشان بہ پانزدہ واسطہ بحضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میرسد و مرید خاص و خلیفہ
بزرگ حضرت پیر دستگیر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوسی کاکی اند و مرید و خلیفہ
خاص ایشان حضرت شیخ فرید الدین مسعود اجودھنی۔ و مرید و خلیفہ خاص ایشان حضرت
شیخ نصیر الدین محمود اودھی قدس اللہ اسرارہم و صاحب سیر العارفین مینویسد کہ حضرت شیخ
نصیر الدین محمود خرقہ خلافت بہیچ کس نداده اند و در وقت دفن بموجب وصیت ایشان
خرقہ و عصا و تسبیح و کاسہ چوبین بغلین را بایشان در قبر گذاشتند باتمام رسید شمہ از
ذکر حضرت پیر دستگیر قدس اللہ سرہ +

منقول است

از فرخ شرح صومعہ کشف و تحقیق ملا عبد الباری بخاری الاجمیری کذا فی رسالہ او ہمکہ
عہد امن مہد شہنشاہ ہفت کشور محمد شہاب الدین شاہ جہان بادشاہ غازی ترتیب و
تالیف یافت در آنوقت محمد جلال الدین اکبر بادشاہ برائے طلب فرزند درین درگاہ آسمانجاہ
آمدہ التجا کردہ باکثر درویشان متعلقان روضہ مقدسہ نیز دعا میخواست چنانچہ
بعد عشا نزد شیخ بودم۔ بادشاہ با پوستین و کلاہ پشمین در حجرہ شیخ آمدہ بنشست (مراد
شیخ از شیخ ملک نبیرہ خواجہ ابو اسحاق ادہم بلخی چشتی است) و کسے نہ شناخت تعدے نان

سگ حاضر بود پیش نهادند خورد و خوشوقت گردید و گفت بادشاه ازین درگاه طلب
فرزند دارد و خدمت درویشان بجا می آرد در باب او دعا باید کرد شیخ فرمود که اگر اعتقاد
بادشاه بصدق است دراولاد برکت خواهد شد بادشاه از انجا نیت در دل کرده
برخاست چون دیگر بار که بامراد و مطلب رسیده پاپیاده به درحضرت خواجه چشت اهل بهشت
آمد و آنچه نذر قبول کرده بود بجهت علایق آنگاه معارف دستگاه شیخ حسین مرحوم دادند
بمتعلقان روضه منوره بکرمه هر کدام و هیچکس محروم نماند و در حجرهٔ شیخ ملک آمده آنچه نیت
در دل قرار یافته بود ظاهر فرمود که پانصد روپیه دو دلک تنکه پیش شیخ نهاده که مستحقان
قسمت کرده بدهند الیشان گفتند من دفتر نام نویسی ندارم که قسمت کنم پیش دروازه
روضه متبرکه بنهید هر که احتیاج خواهد بود خواهد گرفت همچنان کردند هر که احتیاج
داشت برداشت عمر شیخ ملک یکصد و سی سال شده بود بتاریخ نوزدهم شهر ربیع الثانی
وفات یافتند و قبر الیشان در روضه منوره نزدیک سبیل کلان مقابل چراغ کلان
واقع است و مصلهٔ سنگ کهنه بران قبر است ازان شیخ دو پسران بودند شیخ عبد الملک
و شیخ شهاب اکثر نقلیات و مذکورات را جمع کرده مرقوم نموده شد نقل است که شیخ عبد الملک
مرقوم اکثر اوقات با صحبت هم نشینان خود می نشستند و مذکور از لطف و احسان حضرت
قطب الاقطاب پیر دستگیر میکردند از جان و دل من معتقد آنحضرتم مقرر کرده ام که در شب
اول ماه نماز استخاره میکنم و همان شب خود را بحضور پرنور آنحضرت می بینم چون برای طلب خود
که استخاره کرده حاجت عرض میکنم در آن وقت جواب باصواب می شود وقتی روز جمعه
بعد ادای نماز شیخ عبد الملک و هم نشینان الیشان وغیره عزیزان آمده در داخول روضه
منوره نشستند در انوقت نیز مذکور لطف و کرم حضرت قطب الاقطاب در میان آمد
شیخ عبد الملک گفتند آنچه که در باب من لطف و کرم حضرت پیر دستگیر شده است از اظاهر
میکنم چند بار که عرض کردم بمراد دل رسیدم تمام مذکورات و اجرا ها بر زبان آوردند و گفتند

که گاهے گاهے در خاطر ما میگذشت که حضرت پیر دستگیر ما را بچه روش میدانند آیا در
زمره خاصان خود یا در عوام الناس شب اول ماه بود - بعد نیم شب نماز استخاره کرده
تسبیح میکردم خواب غلبه کرد دیدم که من در محاذات شده ام خود را حضور پر نور دیدم که میفرمایند
عبدالملک ترا و آبا و اجداد ترا صادق الاعتقاد و خاصان خود دانسته بخلافت و ریاست
منسوب کرده ایم و بر جمعیت شما ها این چیز ها مهیا کرده ایم - همان شب بحقایق آگاه بندگی حضرت
خواجه حسین مرحوم هم دیناب بشارت شد و این نیز فرمودند که چیزے که گفته شد
به عبدالملک اظهار خواهند کرد بوقت صبح آن حقایق آگاه مارا طلبیدند و اظهار کردند
و گفتند شما در معامله چه دیده اید بیان کنید و آنچه در باب شما مرا بشارت شده آنرا
من بیان کنم گفتم که از مدت آرزو داشتم که در باب خود بخدمت قطب الاقطاب عرض کنم
و جواب حاصل تمام مارا جواب باصواب حاصل شد که فرمودند ترا و آبا و اجداد ترا صادق الاعتقاد
و خاصان خود دانسته بخلافت و ریاست منسوب کرده ایم و بر جمعیت شما ها این چیز ها اختیار
نموده ایم حقایق آگاه فرمودند - آنچه بشما حضرت فرمودند همین نمط بمن فرمودند و سوائے
آن دیگر نیز فرمودند که عبدالملک نبیره ابراهیم ادهم است اورا دوست داشته در باب او
متوجه باشید و از طراقیه چشتیه ممتاز کنید - حقایق آگاه فرمودند - الحال هر چه میخواهید همه
موجود است - گفتم بیعت داده و عمامه و پیراهن خود پوشانیده و چند اوراد و وظیفه خود عنایت کرده
اجازت دادند و خلافت نامه نوشته بمهر خود زین کرده نیز عنایت فرمودند و آن خلافت نامه
و محضر نامه ریاست بمهر غفران پناه حضرت خواجه حسین چشتی و از مهر اهالی و موالی دار الخیر اجمیر
مسلم و موجود است و بعد ازان روز غفران پناه مرا نهایت متوجه بودند و بسیار التفات
میکردند وقتیکه میرفتم دیدع میفرمودند بیائید نبیره ابراهیم ادهم بیائید - که آنحضرت
قطب الاقطاب چنین فرموده اند - سعادتمندی شما در ین ضمن نیز از لطف و عنایت
غفران پناه اظهر من الشمس است روزے نور جهان بیگم بخدمت آن غفران پناه یک شال اعلی

بقیمت دو صد و پنجاه روپیه خوش قماش بود که در بنگشتری بجهت آمده فرستاده بود و اکثر مردمان
بخدمت آن غفران پناه مشرف شده دیده تحسین میکردند روزے بخدمت غفران پناه
رفتم - آن شال را بمن نمودند من نیز قماش و لطافت آن بیان کردم - چون از انجا برخاستم
حقایق آگاه آن شال را همراه فرجے نیلک بدست خادم خود بخانه ما فرستادند بعضے از مقربان
بخدمت حضرت حقایق آگاه رفته گفتند که آن شال بسیار قیمتی بود - مے بایستی که حضرت
نگاه میداشتند و یا بما یان مے بخشیدند که ما آرزو داشتیم فرمودند این مقرر است که هر که هر چیزے
آرزو دارد به او نمے رسد - چنانچه شیخ عبد الملک اشنانے مے شناسید او یکے از خاصان
این درگاه است و از ان وقت آن حقایق آگاه همیشه از نقد و جنس در سال تا دو صد تنکه
امداد میکردند - برادرم شیخ شهاب انیز التفات میکردند و چنان اختیار داده بودند
که تمام دیهات سرکار در تعلق ایشان کرده مختار فرمودند و هر چه پرداخت میکردند پسند
میشد و از احوال این فقیر را امداد میکردند که محتاج چیزے نبود و بعض ها به حضور حقایق آگاه
غیب چیزها میگذرانید آنها هرگز پیش نمیرفت و من گاه گاهے بخدمت آن
حقایق آگاه میرفتم و شیخ شهاب همیشه در آنجا مے بود دیگر التفات و مهربانی آن حقایق آگاه
تا کجا بیان کنم که نهایت ندارد و نیز دیگر مذکور از التفات و شفقت حضرت قطب الاقطاب بیان
میفرمودند +

منقول است

از حضرت شیخ الهدیه چشتی که او خلیفه مستند حضرت شاه علی چشتی صابری است رحمة الله علیه

کذا فی سیر الاقطاب

نقل است که آنحضرت در عهد سلطان شمس الدین التمش انار الله برهانه دو مرتبه به دهلی تشریف فرمودند مرتبه اول که به اجمیر تشریف میبردند استقبال کردند آنچنان بود که میرسید جمال الدین مشهدی

و امیر حاکم بود دختر ے داشت پاک و پارسا نام بی بی عصمت چون بحد بلوغ رسیده پدرش
میخواست که در نکاح شخصے در آرد اما کسے را در خود حال او نمے یافت و درین اندیشه بود که
شبے امیر المومنین حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه بخواب دیده باید که وجه الدین حکم
حضرت شما در رسالت صلی الله علیه وسلم چنانست که این عجوزه را قطب المشائخ حضرت
خواجه معین الدین حسنی الحسینی بسپاری چون بیدار شد بخدمت آنحضرت آمد و این حقیقت
ظاهر نمود آنحضرت فرمود اگرچه پیر شده ام اما فرمان او نمین مطاع سرکار عرش اثیا
را انکار نمے توانم کرد پس عقد نکاح بستند و بعد این واقعه آنحضرت بعد از هفتاد سال رحلت
نمود باین حساب عمر شریفش یک صد و هفت سال میرسد و آنحضرت زن دیگر
که خواست اینچنین بود که شبے حضرت صلی الله علیه وسلم را در واقعه دید که میفرماید معین الدین
تو معین دین ما شی نباید که سنت من ترک سازی اتفاقا همان شب حاکم قلعه ٹهلی ملک خطاب
بر سر کافران تاخت آورده دو دختر را جه آن دیار بدست آورد بخدمت حضرت خواجه گذرانید و
آنحضرت مرا قبول فرمود و بی بی امته الله نام گذاشت پس ازان تاج المستورات دختر ے
به وجود آمد بی بی حافظ جمال نامش کردند و بی بی حافظ جمال نهایت پاک و پارسا بود و
ریاضت و مجاهده بخدمت والد بزرگوار خویش بحد غایت رسانیده بود و مرقد مطهر آن
زین المخدرات پائین مرقد آنحضرت است و جهت شرعی آن تخفیف شیخ رضی الدین نام داشت
از دو دو پسر بوجود آمده بودند و آن هر دو در طفولیت در گذشتند مردم عوام میگویند که بی بی
حافظ جمال دختر حقیقی حضرت نیست دختر خوانده بود محض غلط است از انکه این مقدمات در
کتب معتبره تحریر دیده ام قول عامی چه اعتبار دارد از جهت اهل عالم همچنان حرف نادرست
در فرزندان آنحضرت نیز دارند که آنحضرت هیچ پسر نداشت و این مقرر است که از آنحضرت
سه پسران احمد در عرصه جهان بوجود آمدند از بی بی عصمت اند و بعض گویند که خواجه ابو سعید
از بی بی عصمت است و آن دیگر از بی بی امته الله سوائے این هیچ سخن در اولاد امجاد ش نیست

چنانچه شیخ فریدالدین نبیره سلطان المتاخرین حضرت شیخ حمیدالدین ناگوری قدس الله سره العزیز
از جد بزرگوار خود نقل کرده میگفت که چون خواجه ما را فرزندان حاصل شدند
روزے بابنده مفیده مولاے حمیدالدین پیش ازین که جوان بودم هر چه از رب العزت
جلشانه مے طلبیدم فے الحال میافتم حالانکه پیر شدم و فرزندان پیدا گشتند - بدعا
حاجت مے شود و کار بدرنگ حاصل میگردد - بنده عرض نمود که بحضرت پیر دستگیر روشن است
که چون عیسے علیه السلام از حضرت مریم علیها السلام تولد شده بود میوه در ستان
در تابستان از غیب بدو میرسید و نے بحنت و مشقت در محراب میافت چون
مسیح علیه السلام تولد شد حضرت مریم بتطفل مے کشید که همچنان نے تلاش میابد
فرمان شد که شاخهاے خرما بجنبان تا خرماے تازه برآورند - ازان باز همچنین
نمود و به تردد رزق مے یافت در اوقات سابق و حال این قدر تفاوت است لیکن
در قدر و مرتبه دوستان خداے عز و جل نقصان بنسبت تصرف ولایت ایشان نمی آید
آنحضرت چون جواب شنید پسند کرد و فرمود آرے همچنین است و گویند که خواجه فخرالدین
ولد حضرت سلطان العارفین بسیار صاحب عظمت بود و بعد حضرت خواجه بسیار سال
زنده ماند پس در قصبه سردار که از اجمیر شانزده کروه است بر سمت حق پیوست - همانجا نزدیک حوض
آن قصبه مدفون است و خواجه حسام الدین فرزند خود را آنحضرت غائب بماند و بصحبت ابدال
پیوست و پسر خواجه فخرالدین - خواجه حسام الدین سوخته نام داشت که نبیره خواجه باشد و پیر صاحب
کرامت و بزرگ روزگار بود با رواح جد بزرگوار خود نسبت تمام داشت و پیش ازارادت ریاضت
و مجاهده از حد گذرانیده بود و بحضرت سلطان المشایخ شیخ نظام الدین اولیا قدس الله
سره العزیز صحبت داشت قبر شریف او در قصبه بانبهر سمت است و یکے از نبایر حضرت خواجه
شیخ بایزید ست او در خوردی جاے رفته بود - در زمان سلطان محمود خلجی بعد مدت بسیار باز آمد
سلطان او را ریاست اجمیر داد - چون مدتے بگذشت مردم از روے عناد در فرزندی او

سخنے پیدا نمودند۔ حتے کہ با سلطان وقت رسانیدند بادشاہ علما و فضلا و مشائخ و اکابر ملک و نواحی جمع ساخت و استفسار نمودن آخر الامر شیخ حسین و مولانا رستم کہ قدوہ علمای زمانہ بودند و دیگر اکثر اکابر بنامدار گواہی دادند۔ ہمین شیخ بایزید از فرزندان شیخ قیام الدین ابن خواجہ حسام الدین سوختہ ابن خواجہ فخر الدین ابن سلطان العارفین حضرت خواجہ معین الدین حسنی الحسینی است بعد ازان شیخ حسین ناگوری بہ فرزندان شیخ بایزید نسبت کرد و دختر داد۔ مردم کہ در فرزندان حضرت خواجہ سخن اختلاف دارند ہمین شیخ بایزید است دیگران ہیچ سخن ندارند لیکن ہمہ بر غلط رفتہ اند۔ از انکہ این ماجرا پیش اکثر سلاطین و ملی و ماند و گذشتہ است و از اکابران متحقق شدہ۔ قول عام چہ اعتبار دارد سبحانہ تعالے و تقدس این اولاد امجاد آنحضرت را ابد الآباد پاینده دارد بحرمت النبی و آلہ الامجاد +

منقول است

از عارف معارف خدا آگاہ۔ صوفی فضیلت دستگاہ۔ محمد عبد الرحمن چشتی کما قال فی مراۃ الاسرار و در باب نفی اولاد خواجہ بزرگ قدس سرہ آنچہ کہ براہ تعصب مورخان در تاریخ اکبر نامہ و قبال نامہ نوشتہ اند بر ہر کسی ظاہر است۔ لکن از ملفوظات پیران چشت متحقق معلوم میشود کہ خواجہ بزرگ را زنان و فرزندان بودہ است چنانچہ در ملفوظات سلطان التارکین شیخ حمید الدین ناگوری قدس سرہ خلیفہ خواجہ بزرگ مے نویسد کہ شبے خواجہ بزرگ حضرت پیغمبر علیہ السلام را بخواب دید آنحضرت فرمودند کہ اے معین الدین تو دین ما ہستی۔ اما سنتے از سنت ہاے من ترک میدہی چون صبح شد مقطع قلعہ بٹھلی ملک خطاب نام کہ از مریدان خواجہ بود۔ دختر یکے از راجہ ہا.....

در حجرہ سیر کردہ آوردہ بود بخدمت خواجہ فرستاد۔ خواجہ او را قبول نمود بی بی امتہ اللہ نام نہادند و در خدمت خود نگاہ داشت۔ بی بی حافظ جمال از وے تولد گشت۔ بعد از چند روز سید وجیہ الدین مشہدی عم سید حسین مشہدی امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ را در خواب دید۔ فرمود کہ دختر خود را

در عقد نکاح خواجہ معین الدین درآرد چون نعمت مہ بخدمت حضرت خواجہ بزرگ رسانیدند
بموجب امر باطن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ دختر سید وجیہ الدین را کہ بی بی عصمت نام داشت
در نکاح خود آورد۔ از وے سہ پسر بوجود آمدند۔ یکے شیخ فخر الدین۔ دوم شیخ ضیاء الدین
ابو سعید۔ سوم شیخ حسام الدین کہ او در صغر سن بصحبت ابدالان پیوست۔ از وے توالد و
تناسل نشد۔ شیخ فخر الدین محبوب ترین فرزندان خواجہ بزرگ بود۔ دیرالبیار دوست میداشت
وے بکسب زراعت مشغول بود۔ موضع ناندن کہ قریب باجمیر است احیاء ساخت حاکم
مزاحمت کردہ بود۔ ازان جہت خواجہ بزرگ پیش سلطان شمس الدین بہ دہلی تشریف بردہ و
فرمان درست کنانیدہ آوردند تفصیل این اجمال پیشتر بجائے خود نوشتہ آید و شیخ فخر الدین
بعد از وفات خواجہ بزرگ بست سال در صد حیات بود در قصبہ سرداد کہ شانزدہ
کروہ از اجمیر است آنجا وفات یافت و نزدیک حوض قصبہ سرداد مدفن اوست۔ او را
پسرے بود شیخ حسام الدین سوختہ بن شیخ فخر الدین از جمیع کمالات انسانی آراستہ بود
با سلطان شیخ المشائخ صحبت داشت قبرے در سانبہر است طرف غرب سر راہ اجمیر و
مرقد بی بی حافظ جمال دختر خواجہ بزرگ پایان مرقد خواجہ بزرگ واقع شدہ است۔ بسے
صاحب کمالات و عالی درجات و عارف کامل بودہ اند و خواجہ معین الدین خورد پیش از آنکہ مرید
شود بکسب ریاضت کار خود بجائے رسانیدہ بود کہ بے واسطہ از روحانیت خواجہ بزرگ
اخذ فوائد مے نمودہ و از اشارت باطن خواجہ مرید شیخ نصیر الدین محمود شدہ و خرقہ خلافت
از دست وے پوشیدہ۔ در فوائد الفواد سلطان المشائخ میفرماید کہ خواجہ احمد نبیرہ خواجہ
بزرگ عظیم صالح بود و برادرے خواجہ وجیہ پیش شکر گنج آمد کہ مرید شود شکر گنج فرمود کہ
من این را از خانوادہ شما دیوزہ کردہ ام۔ مرا چہ بجال کہ دست بشما بگیرم۔ خواجہ وجیہ [illegible]
عجز کردہ مرید شد و مخلوق گشت۔ الغرض آنکہ بعضے مردم میگویند کہ خواجہ بزرگ حضور بود
و اصلا اعلا نیست محض غلط است۔ از تصانیف پیران چشت مکرر تحقیق پیوستہ چنانچہ بالا

گذشت در کتاب اخبار الاخیار مینویسد که اختلاف میان بعضے بزرگان چشت درین واقع
شده است که میر محمد گیسو دراز خلیفه شیخ نصیر الدین محمود و جماعه ازین قوم میگویند که شیخ فخر الدین
و شیخ حسام الدین از بی عصمت تولد شدند و میر شمس الدین طاهر خلیفه شیخ نور قطب عالم
و طائفه از دویشان بر آن فرستادند که از بی بی امته الله بوجود آمدند - بهر دو حال فرزندان خواجه بزرگ
اما قول اول اصح مینماید چنانچه تا امروز اولاد پاک نهاد آنحضرت موجود است و فرزندان خواجه معین الدین
خورد بن شیخ حسام الدین سوخته بطرف ولایت مالوه رفته متوطن شدند و احوال آنجماعت
معلوم نیست و فرزندان خواجه قیام الدین بن حسام الدین سوخته مذکور در حضرت اجمیر
سکونت اختیار کردند و جانشین خواجه بزرگ قدس الله سره العزیز شدند - چنانچه خواجه
حسین یکے از فرزندان خواجه قیام الدین مسطور تا زمان سلطنت نور الدین محمد جهانگیر
بادشاه صاحب سجاده خواجه بزرگ قریب صد سال عمر داشت و همیشه بعبادت و حق پرستی
گذرانیده - بسیار بزرگ و عالیشان بود بعد از وے شیخ معین الدین برادر زاده او صاحب سجاده
شد - و الحال شیخ علاء الدین برادر زاده صاحب سجاده برمسند خواجه بزرگ قدس الله سره
نشسته است نهایت خلیق و بزیور صلاح و بزرگی آراسته است حق سبحانه تعالے فرزندان خواجه
بزرگ را تا قیام قیامت بر جاده اجداد کرام خود باقی و پاینده در مقام اجمیر شریف نگاه دارد
بحرمت النبی و آله الامجاد - چون مرتبه ثانی در سن هزار و شصت و پنج هجری بحضرت اجمیر شریف
رسیدم - شیخ علاء الدین صاحب سجاده خواجه بزرگ قدس الله سره العزیز شجره نسب خواجه بزرگ
اظهار نمود که چندین واسطه بحضرت امام موسے کاظم میرسد و در رساله مونس الارواح تصنیف
مریم زمانی حضرت جهان آرا بیگم بنت شاهجهان بادشاه صاحبقران ثانی علیه الرحمته نیز بنظر درآمد
که اثبات سیادت خواجه بزرگ نموده - اما تصانیف پیران چشت جائے انمیقدمه یافته نمے شود
بهرحال خواجه بزرگ فرزند صوری و معنوی حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم بوده و مجاوران
آن آستان متبرکه خواجه بزرگ نیز منسوب اند به اولاد سید فخر الدین میگویند که سید فخر الدین از کوه

ماتکپور بوده است واز غلبه اعتقاد و محبت و حمایت خواجه بزرگ وطن گذاشته در اجمیر اقامت اختیار نمود۔ چنانچه فرزندان او هنوز در خدمت آستانه متبرکه موجوداند و صلاح و اهلیت پیوسته دارند و با هر کس به تواضع و اخلاص پیش می آیند و از ملفوظات پیران چشت به ثبوت پیوسته که خواجه بزرگ در زمان سلطان شمس الدین التمش دو مرتبه در دهلی تشریف بردند۔ مرتبه اول از کمال مهربانی محض برائے دیدن و سفر از ساختن خواجه قطب الاسلام رفته بودند۔ در آنجا آمده در اجمیر شریف مساکن گشت و مرتبه دوم بخاطر درست ساختن فرمان موضع ماندن بجهت فرزند سعادتمند شیخ فخر الدین۔ و این نکته بغایت نازک است نیک نگاه باید کرد که سلطان شمس الدین مرید خواجه قطب الدین بود۔ اگر یک خادم خواجه بزرگ میرفت در ساعت سلطان مذکور سعادتمندی دارین دانسته فرمان درست کرده ارسال مینمود و لیکن کاملان اولیا بیشتر در ترک جاه و شیخوخت کوشیده اند۔ و خود را در نظر محتقر نمودند۔ چنانکه رسول علیه السلام باین کمال در بازار بجهت خرید و فروخت میرفت و دیگر کار این طائفه بر راستی و دیانت است هرگاه مقصود و حاجت به شخصے داشته باشند آنرا مستور برائے چه سازند و ناموس برائے کدام مصلحت کنند۔ چرا که حق تعالیٰ ناظر بدل است و رسوم خلق نیک یاید گفتن ایشان پیش عارفان اصلا وجودے ندارد۔ دیگر آنکه رفتن خواجه پیش امیر از برائے حاجت رحمتے بود در حق مریدان که بعد کس از مریدان انکار نه کنند و بر جاه شیخی خود نه نازد۔ و اصل سخن آنست که اطبا نفعا مورے شوند یا مرحق و اختیار خود درمیان نمے آرند چنانچه سلطان المشائخ میفرماید در نظم خود ؎

عشق آمد چو قوتم اندر رگ و پوست — تا کرد مرا نهی و پر کرد ز دوست
اجزاء وجودم همگین دوست گرفت — نامیست ز من ز من وبانی همه اوست

منقول است

از عارف باللہ مرشد خدا آگاہ شاہ رشید بحق والدین نبیرہ حاجی حرمین الشریفین حضرت خواجہ یحییٰ مدنی احمد آبادی رحمۃ اللہ علیہ ؛

ذکر فرزندان حضرت قطب المشائخ خواجہ معین بحق والدین حسن سجزی اجمیری چشتی قدس اللہ سرہ

آنحضرت سہ پسر رشید و مرشد داشت از جملہ مہین پور خواجہ فخر الدین محمد اجمیریست دوم خواجہ ضیاء الدین نزد برخے کنیت ابو سعید است سوم شیخ حسام الدین و یک دختر بی بی حافظ جمال ہر سہ پسران را خواجہ عشقباز راست باز سید محمد گیسو دراز قدس اللہ سرہ از بی بی عصمت میماند و خواجہ شمس الدین طاہر از بی بی امۃ اللہ سریہ خیال مے بود۔ و بی بی حافظ جمال دختر حضرت خواجہ است بہ روایت صحیحہ۔ و آنحضرت دو کدبانو در خانہ داشت۔ یکے دختر سید وجیہ الدین مشہدی۔ دوم بنت راجہ کہ در بندگی خطاب مریدی خواجہ افتادہ بود۔ بخدمت پیر فرستاد۔ بر عیالمند بودن خواجہ ملا فیض شاہد عدل اند۔ و ہمچنین گذارش سلطان التارکین قدس سرہ بر عیال مندی آنحضرت دلالت دارد۔ و پور پیر نور حضرت سلطان التارکین قدس سرہ۔ در سرور الصدور آوردہ است۔ روزے معین الاولیا پس از عیالمندی و فرزند آمدن بمن گفت۔ حمید الدین پیشتر در ہنگام جوانی و تنہائی آنچہ بر ضمیر من میگذشت بطلب مطلب صورتے پوشید اکنون درین روزگار پیری و عیالمندی غرا پیش آمد۔ ہمہ آمدہائے خاطر از سرائے علم بدر العین نمے نمود۔ عرض کردم پیش از زادن عیسیٰ علیہ السلام داخل ذکر المحراب و جعلہ ہارزقا حال مریم بود۔ و پس از تولد ہزی الیک بجذع النخلہ مقام او گشت بہ بینش این جواب خوش نمے گردید بالجملہ باندازۂ این گذارش ہا آنہا کہ خواجہ معین الاولیا را حصہ بر پسران دارند بعض پسران است حضرت میر فخر الدین قدس سرہ ارادت و خلافت از پدر بزرگوار

خویش داشت و بکمال هر دو عالم آراسته و صاحب تصرف بود۔ و پس از پدر بزرگوار مسند شیخی
و ارشاد بوجود او آرائش و آئین پذیرفت و چون او دار دنیا را وداع نمود و آن موضع ماندن نام
داشت که قریب به اجمیر است و چون حاکم آنجا به آنحضرت مزاحمتے نمود۔ خواجه بتقریب
آن در دہلی رفته بود۔ و از خواجه قطب الدین مثال تیار کنانیده آورده۔ و همین خواجه فخر الدین
بود و بعد وصال پدر پست سال در صدر حیات بود۔ و در قصبه سرواڑ که شانزده کروه از اجمیر
شریف است بتاریخ پنجم ماه شعبان سن ششصد و شصت و یک بقرب ایزدی شتافت و
نزدیک حوض قصبه سرواڑ مدفن یافت۔ بنده بزیارت آنحضرت مستعد بوده است رحمة الله علیه
حضرت خواجه ضیاء الدین قدس سره خود بکمالات بود۔ بجائے برادر بر مسند مشیخت جلوس
فرموده بسال ششصد و نود و نه رخت هستی ازین جهان بربست حضرت حسام الدین قدس سره
خرد ترین فرزندان آنحضرت بود از چشم مردم غائب شده طایفه ابدال و رجال الغیب
پیوست حضرت حسام الدین هفته قدس سره پور پر نور حضرت خواجه فخر الدین است
سینه داغدار سوز محبت و دیده اشکبار در طلب داشت و دل دوخته ناوک مودت بود۔
بصحبت حضرت سلطان المشائخ نظام الاولیا البر برده خوابگاهش در قصبه سانبهر
باختر سوے بر سر راه اجمیر است۔ پدرش بیاو برادرکم سنده اورا تمام گردانید۔ او نیز دو پسر
داشت۔ یکے سید معین الدین خورد مرید خلیفه ما فرد حقیقت خواجه نصیر الدین چراغ دہلی است
و همین معین حکم حضرت خواجه بزرگ صورت بسته پیش از ارادت آوردن باو نیز شش نفس نافرجام
فیروزمند بود۔ و از باطن معین الاولیا بهره وے داشت۔ و او را خرد و نسبت خواجه بزرگ
میگویند و این منقبت او را بس است درویش کامل بود و از ارادت و ریاضت کار خود را بجائے
رسانیده بود که بیواسطه از حضرت خواجه بزرگ استفاضه میکرد۔ دوم شیخ قیام الدین با جمال
قدس سره خوش شکل و زیبا چهره۔ دلاور و بزرگ منش بود۔ و این هر دو نیز فرزندان نامور
دارند۔ شیخ قطب الدین قدس سره پور پر نور نخستین است از اجمیر در سر آغاز آگهی بمنده رفت

سلطان محمود خلجی او را خطاب چشت خانی داده چند یوم دوازده هزار سوار گردانید۔ چون بغیر ورثے
نیروے سلطان پس از فراوان سال در اجمیر اسلام تازگی گرفت خواست که چشت خان بدیدن
خوے بسندوگرفته بود۔ نه پذیرفت۔ شیخ بایزید بزرگ پسر پسین است یعنی از اولاد شیخ قیام الدین
دانشمند بوده در روضهٔ معین الاولیا درس میگفت۔ شیخ احمد مجد پشانی و دیگر بزرگان شاگرد
او بنید۔ در همین گام مشورش فرمانروائے دهلی از خیرگی سپهر پرستان اجمیر بخواسته رفت و
بعد از دیر پسندوآمد سلطان از حسن عقیدت خود او را انباز چشت خان نهاراست بر دوشت
به بهانه سازی و دوراندختن او خیال بسته بغرض سلطان رسانید۔ پیش ازین برادر من شیخ
بایزید بزرگ مدرس اجمیر بود۔ اکنون رفتن آن بانجا سبب استواری اسلام مے نماید بنا بر سخن
چشت خان شیخ بایزید را دستوے بودن اجمیر شد دران روزگار جمعے بعرض سلطان رسانیدند
که اوراد نژاد معینیه نیست۔ ازین رود انشوران درویشان کهن سال و بزرگان آگاه حال قلمرو
خود را فراهم آورده در پرستش باز کرد مخدوم شیخ حسین ناگوری و مولانا رستم اجمیری که علما و
مشائخ یکتا بودند و دیگر چند آگاهان بر درستی نسب او گواهی دادند۔ پیوند خویشی کردن مخدوم شیخ
حسین ناگوری به پسر زندان شیخ بایزید گواه عدل است۔ اما شیخ جمالی رحمته الله علیه در
سیر العارفین مے آرد۔ در ایامے که این حقیر بشرف زیارت مرقد مبارک شیخ معین الدین مشرف
گشت از پسر زندان ایشان صاحب سجاده شیخ بایزید[1] بود رحمته الله علیه و او شیخے نهایت
عظیم الشان بود شمس الدین طاهر که صد و پنجاه سال عمر داشت خرقه خلافت از شیخ
بایزید یافته بود و سید شمس الدین را با حضرت سماء الحق والدین اتحادے تمام بود و باین
احقر الانام شفقتے و محبتے داشت انتهے۔ و چون این بنده کاتب حروف بزیارت روضهٔ
مقدسه خواجه بزرگ از سر قدم ساخته رفته بود۔ در آنوقت صاحب سجاده باجاده آنحضرت
دیوان میر آزر علیخان بود که وجود آخشیجی او با علیه حضرت خواجه شباهت تمام داشت

[1] این شیخ رفیع الدین بایزید خورد نبیره شیخ بایزید بزرگ است نه شیخ تاج الدین بایزید بزرگ ۱۲

واز علوم غریبه نیز بهره گرفته بود و شرح ملا بجدمت حضرت مفخر الصوفیین محب النبی نوشی
فخر الدین گذرانیده بود و در علوم فرس بهره وافر داشت ملاقات حاصل گشت فرمود که از
کدام خیل خانه هستید بنده عرض داشت که از فرزندان حضرت قطب الواصلین شیخ
الحرمین الشریفین شیخ یحیی مدنی لخشتی گجراتی ام فرمان که معلوم شد شما از بنیگان حضرت
سید احمد سرواری که از اولاد حضرت خواجه بزرگ قطب المشائخ معین الحق والدین حسن سجزی قدس
سره است بوده باید ازان باز بارگاه که بنده بخدمت شریف میرسید استقبال و تعظیم تمام
سازند بنده روزی التماس کرد که آنحضرت از بزرگواران ما هستید چرا چنین باید کرد فرمود که

گدا اگر تواضع کند خوی اوست

روزی این فقیر این ابیات در مدح آنحضرت گفته بخدمت گرانید که

مدحت سلطان عالم آشکارا گفتنیست — شاه ما را آفتاب دین و دنیا گفتنیست
گوهر تاج الولایت سید سالار چشت — بی تکلف جا بجا این هم بجا گفتنیست

این ابیات گرفته زیر سند خود داشتند بنده را ظن غالب شد که شاید پسند خاطر گرامی نیفتاد
بطرف این بنده متوجه شده فرمودند که جد من خواجه معین الدین خود در مدینه مستفیض از جد شما حضرت فرد
حقیقت خواجه نصیر الدین چراغ دهلی اند چنانچه این معنی در کتب سیر این خانواده مرقوم است و
جهان آرا بیگم در مونس الارواح که تصنیف او است بدستخط خاص خود نوشته و اشتیاق
بخدمت جد آنحضرت نگاشته و نسب نامه بمهر خود مسجل ساخته بود آنرا باین بنده نمود و نسب سامی
آنحضرت بقول او بدین وسائط به حضرت خواجه بزرگ میرسد و حضرت دیوان سید اصغر علیخان
چشتی بن سید امام الدین بن سید منیر الدین بن سید سراج الدین بن سید ابو الفتح بن سید
علم الدین بن سید ابو الخیر برادر خواجه حسین بن سید معین الدین ثالث بن سید رفیع الدین بایزید
خورد بن سید فرید الدین طاهر بن سید تاج الدین بایزید بزرگ بن سید شهاب الدین بن سید

لہ شیخ کمال الدین احمد معروف بشیخ حامد بن شیخ نجم الدین بن شیخ قیام الدین نبیره حضرت خواجه بزرگ معین الدین اولیاست ۱۲

کمال الدین یعنی شیخ احمد بن سید نجم الدین بن سید قیام الدین بن سید خواجه حسام الدین سوخته
بن خواجه سید فخر الدین بن حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین حسن سجزی اجمیری قدس الله
اسرارهم تمام مشائخ الاولیا - مولف حضرت پیرزاده برجاده هرانچه که بحق شاه رشید الدین
احمد آبادی در باب بندگی ایشان نسبت حضرت شیخ احمد تصدیق فرمودند - این شیخ احمد اشارت
به شیخ کمال الدین معروف شیخ احمد بوده باشد - زیرا که از کتب تواریخ مبرهن است که بنابر خواجه قیام الدین
نبسان چهره دستی پیکر پرستان بصوب گجرات رفته بودند +

منقول است

از محقق باجز غلام سرور نبیره مفتی رحیم الله قرشی الاسدی اللاهوری - هکذا فی
خزینة الاصفیا

به ثبوت پیوسته که حضرت خواجه را دو ملیه پارسا عفیفه بودند - اول دختر سید جمال الدین مشهدی
عم سید حسین جنگ سوار است که والد بزرگوارش بحکم باطنی امام جعفر صادق رضی الله عنه
کرا در العالم رویا شده بود نکاح دختر خود بحضرت خواجه کرد و نام نامی آن عفیفه بی بی عصمت
در سه پسر والاگوهر از بطن آن عفیفه بوجود آمدند یکی خواجه ابوسعید - دوم خواجه فخر الدین سوم
خواجه حسام الدین قدس الله سرهم العزیز و آنانکه میگویند که حضرت خواجه لاولد بود هرگز این
سخن لایق اعتبار نیست چرا که شیخ فرید نبیره سلطان المشائخین شیخ حمید الدین صوفی ناگوری زبانی
جد بزرگوار خود نقل کرده است که روزے حضرت خواجه بزرگ معین الدین به بنده مخاطب شده
فرمود که اے حمید الدین پیش ازین که قوی و جوان بودم و اولاد هم نبود - هرچه که از رب العزت
میخواستم بلا تکلف و دعا و ندا میرسید - حالا که پیر شدم و فرزند هم بوجود آمدند مقصود بدعا و ندا
حاصل میشود - بنده عرض کرد که آنحضرت را روش است که تا وقتیکه عیسے علیه السلام
از بطن مادر خود بی بی مریم متولد نشده بود - میوه ابستان و زرستان نے طلب و خواهش

بایشان میرسید۔ چون عیسے علیہ السلام متولد شد بی بی مریم انتظار رزق میکشید
فرمان شد کہ شاخہائے نخل خرما بجنبان تا خرمائے تازہ بر تو بریزند چون
جنبانید خرمائے تریافت پس در وقت سابق و حال این قدر تفاوت است
حضرت خواجہ جواب او بشنید و پسندید و میگویند کہ عمر خواجہ ابو سعید فرزند آنجناب
بہ پنجاہ سالگی رسیدہ بود و دو فرزند داشت و خواجہ نجم الدین فرزند ثانی آنحضرت
بسیار بزرگ و صاحب نعمت بود و بعد انتقال خواجہ بست سال زندہ ماند و ہفتاد سال
عمر داشت و پیرانہ پنج پسر سعادتمند بوجود آمدند و در قصبہ سروار کہ از اجمیر بفاصلہ شانزدہ
کروہ است برحمت حق پیوست و ہمانجا مدفون گردید و خواجہ حسام الدین پسر خورد آنحضرت
غائب شد و بصحبت ابدال پیوست۔ در آنوقت چہل و پنجسالہ عمر داشت و پیرانہ ہفت
فرزند بودند و خواجہ حسام الدین سوختہ بسیار صاحب کرامت و خوارق بود و بہ نظام الدین
اولیا مصاحب قبر شریف وے در قصبہ رسانبھر بجانب مغرب از اجمیر واقع است
و اہلیہ ثانی خواجہ دختر یکے از راجہائے ہند است و سبب آمدنش بنکاح آنجناب
این است کہ حاکم قلعہ بٹھلی کہ ملک خطاب نام داشت بر سر ہندوان۔ آن دیار تاخت
آوردہ بسیارے را از ایشان بقتل رسانید و دختر راجہ را اسیر کردہ آورد و بطور ندر آنرا
بخدمت آنحضرت گذرانید آنجناب او را قبول فرمود بنکاح خود سرافراز
نمود و نامش امت اللہ نہادند۔ و از بطن عفت آن تاج المستورات اول دخترے متولد
شد کہ بنام بی بی حافظ جمال موسوم و بغایت عابدہ بود و ارادت بخدمت والد ماجد خود
داشت و آنحضرت خرقہ خلافت او را عطا فرمودہ برائے ہدایت و تلقین مستورات
ارشاد کرد۔ چنانچہ ہزارہا عورات بتوجہ آن تاج المستورات بمقام قرب رسیدند
و شوہر عالی گوہر آن عفیفہ شیخ رضی الدین نام داشت چنانچہ مزار پر انوار بی بی حافظ جمال
متصل روضہ مقدسہ حضرت خواجہ واقع است و از و دو پسر بوجود آمدند و در طفلی درگذشتند

رحمۃ اللہ علیہم جمع و اسطۂ خواجہ فخر الملۃ والدین چشتی اجمیری قدس اللہ سرہٗ از فرزندان دلبند
و خلفائے ارجمند خواجہ معین الدین حسن سجزی است جامع علوم ظاہری و باطنی و کمالات
صوری و معنوی بود و در ابتدائے حصول قوت حلال بکسب زراعت اشتغال داشت و بموضع
ناندکہ متصل اجمیر است سکونت میورزید۔ و تمام عمر در ہدایت خلق گذرانیدہ در سال ششصد و
پنجاہ و سہ رحلت حق پیوست و وے بعد وفات پدر بزرگوار تا بست سال بعد حیات بود
و وفات در قصبہ سبزوار واقع آمد۔ و ہمانجا بر لب حوض سرِ راہ مدفون است۔ شیخ
حسام الدین سوختہ قدس اللہ سرہٗ پسر شیخ فخر الدین بن شیخ المومنین خواجہ معین الدین سجزی
است۔ سوختہ آتش محبت و دوختہ ناوک عشق بود و بہ شیخ نظام الدین بدایونی لبیاً
صحبت داشت۔ پدر بزرگوارش او را بنام برادر خود خواجہ حسام الدین بن خواجہ بزرگ
معین الدین موسوم کردہ بود کہ غائب شدہ و بصحبت ابدال پیوستہ بود و وفات وے صاحب
تجرہ چشتیہ در سال ہفتصد و چہل و یک ارقام فرمودہ است و مزار پر انوارش در قصبہ سنبھر
بجانب غروب بر سر راہ اجمیر است و وے عمر طویل یافتہ کہ زیادہ از صد سال بود
و از غایت سوز عشق و محبت مخاطب بہ خطاب سوختہ شدہ۔ خواجہ معین الدین خورد پسر
بزرگ شیخ حسام الدین سوختہ است۔ خرقہ فقر و ارادت و خلافت از شیخ نصیر الدین
چراغ دہلی پوشید و بکمال کرامت معروف و بریاضت و مجاہدہ موصوف بود۔ کار بجائے
رسانیدہ بود کہ بلا توسط غیرے از روحانیت خواجہ بزرگ معین الحق والدین حسن سجزی
استفادہ میکرد۔ برادر خوردش شیخ قیام نام داشت کہ بغایت حسن و صورت و شجاعت و
ہیبت و عظمت بود و از ہر دو بزرگوار بسیار اولاد ماند۔ وفات شیخ معین الدین در سال
ہفتصد و شصت و یک است۔ قطعہ تاریخ وفات ؎

معین الدین چو از دنیا سفر کرد ۔۔۔ بہ پیش اہل جنت گشت مامور ۔۔۔ معین الدین متوکل رقم کرد
بتاریخش چو سفر گشت مامور ۔۔۔ دگر سال وصال او رقم کن ۔۔۔ معین الدین کامل مطلع نور

قطعہ تاریخ وفات خواجہ حسام الدین سنجری قدس سرہ

چون حسام الدین ز دنیا رخت بست — سال وصل آن ولی متقی
عاشق اللہ صدیق آمدہ است — ہم حسام الدین سید جنتی

قطعہ تاریخ وفات حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والدین قدس اللہ سرہ

معین الدین معین ہر دو عالم — دلش روشن ز انوار تجلی
تولیدش امام محبت بخوان — وصالش نیر اکبر معلی

تاریخ وفات خواجہ فخر الدین بن خواجہ بزرگ

خواجہ دین جناب فخر الدین — مثل گل رفت چون مبلغ جنان
وصل وجہ ز خواجہ والا — خلفش عالم مقتدائے زمان

نقل فرمان

خواجہ معین الدین قدس سرہ — سمع مطالب و اسعاف تمام — فرمان محمد جلال الدین اکبر شاہ

در مراقبہ آمال اولاد امجاد

در ینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان از مکمن عاطفت و احسان بادشاہے شرف نفاذ یافت مضمون آنکہ چون آن مبلغ بک لک تنکہ ولدی است حسب الحکم حقایق دستگاہ قطب العارفین غوث الواصلین مقتدائے آصف خان مقرر باشد کہ حاصل سال بسال بہ زبدہ اماجد الاتقیا فی الایام کمال رتبت شیخ حسین وجہ معیشت عیال ابدی و ضروریات آن دودیم باید کہ بدعائے دوام دولت ابد انجسلم قیام و اقدام نماید

حکام کرام و دیوانیان و عمال و متصدیان مهمات سرکار مذکور مقرر داشته ملتمس مذکور را بتصرف گماشته های سیادت پناه مشار الیه گردانند و از مال و جهات و شمامی حوالات و احتراجات و کل تکالیف دیوانی معاف و مسلم و ترخان و مرفوع القلم شناخته بهیچ اسم و رسم تعرض نرسانند و کشیده و داشته مطلقا پیرامون نگردند و جانب شریف آن سیادت پناه را عزیز دانسته در تعظیم و تکریم او و کسان و مردم او را مقرر دانند و هر ساله بفرمان و پروانچه مجدد محتاج نداند حسب الحکم جهان مطاع از مضمون صدور نه نگزند +

تحریر المطاع العالی

بالمشافه العلیه العالیه خانقانیه بمص

فرمان محمد جلال الدین اکبر بادشاه غازی

خواجه معین الدین چشتی بخط طلاء

مهر بادشاه

وکلاء حاکم مستهدان مهمات خطه اجمیر بدانند

که ورثه قطب الاقطاب بموقف عرض رسانیدند که در اراضی ایشان که در جوار مقبره متبرکه قطب الاقطاب موسی الیه واقع است بعضے مردم اموات خود را بے اذن ایشان دفن مینمایند اگر واقع باشد حکم فرمودیم که بعد الیوم هیچکس میت خود را در اراضی جوار مقبره متبرکه مذکوره بے اذن فضیلت مآب کمالات اکتساب بهجه المشائخ والعظام خواجه حسین نبیره آن قطب الاقطاب و باقی ورثه دفن نکنند میباید که حسب الحکم عالی عمل نموده تبعدیم رسانند و اعمال مراقبه که دران آستانه از قدیم الایام الے غایته بوده قرار

دار مدد و مانع نشوند و عهد دانسته درین باب توجه نمایند تحریر فی التاریخ شهر ذیقعده سنه ۹۶۶ھ

خواجه حسین الدین بخط طلاء

چون باب توجه و رونق لنگر خانه مرشد السالکین لکن میانه اولاد امجاد آنحضرت سیما مشیخت آئین معرفت تزئین سیادت المشائخ العظام بقاری الانبیاء الکرام وجه الزمن شیخ حسن و کمال زینت شیخ حسین بوجه وجیه اهتمام عمام العالم مربیت را العمدة السالک فضیلت شعار کامل الاخلاص فصاحت و ثار مستحسن الاخلاق مستوجب الرعایت الموصوف بالصفت نموده شیخ حسن را که شیخین و مرشد ایشان است به سجاده نشینی تصفیه فرمودیم و فرمان مطاع صادر یافت که از قدیمی و جدیدی بحسب فرامین مطاع و روجه ضروریات و حصاد و وارد آن لنگر منور مدد معیشت مشیخت آئین مشارالیهم مقرر شده دور بتصرف عمدة السالک مومی الیه باشد که سال بسال تمام و کمال بضروریات لنگر مذکور از عمارت و فرش و روشنی و مصالح مطبخ یومیه و اعراس طعام مبلغ پانزده هزار تنکه مرادی ولده عفیفه مستوره آن سیادت المشائخ متعلق بوده تمدد آنچه باشد شارالیهم بسویت فضلاً بعد فضل نهاده به لنگر فیض اثرے آمده باشد مجاوران امور فوق معمول قدیم بالاشتراک داده آنچه باقی ماند آنرا هم بسویت حصه نموده هر یک حصه را نصف به بیت و الفت سلوک داشته مطلقاً مناقشه نکرده و تکلیف منازعت ننموده و باهم شرائط حرمت و خاطر جمعی مرعی داشته دقیقه فروگذاشت نکنند میباید که از مضمون مذکور تجاوز مطلقاً عنه نکنند و هر یک بحصه خود راضی بوده زیاده طلبی نکنند حکام کرام عمال و متاشران آن مقرر داشته لنگر فیض اثر جد امجد مسلم و برقرار داشته از جمیع حوالات و اخراجات و مطالب دیوانی و مهمات مرفوع القلم شمارند و هیچ جهت مخل نکرده از تغیر و تبدل امن دارند

دیامون شناخت فرمان محبذ طلب ندارند +

تحریر الی الامر العالی وخلیفه دیوان

فی شهر شعبان المعظم سنه

پروانه صدارت پناه معالی دستگاه معرفت انتباه واقف موافق العلوم والحکم ذکا بر الفضائل
عدیل الوجاهتین مربی العلماء مقوی الفضلا صدر شیخ صدر رفیع القدر شیخ عبد النبی صدر

نقل فرمان

محمد نورالدین جهانگیر بادشاه غازی مشتمل بر سه قسمت محاصل دیهات اوقاف یک حصه
در سرخ عرس وروشنائی - ویک حصه در مدد معاش مشیخت پناه شیخ حسین
اولاد حضرت خواجه بزرگ ویک حصه فقرا تکیه داران +

مهر مربع که دران اسماء شاهان سلف منقوش اند

طغرا باسم بادشاه آلتمغا

حضرت خواجه معین الدین چشتی

چون مواضعی که بصیغه وقف مزار فائض الانوار حضرت قطب الواجدین غوث السالکین مقرر است
قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ما بامر داد الهی سنه حکم شده بود که از محاصل سه حصه نموده
یک حصه را بجهت خرچ ولنگر وروشنائی واخراجات عرس روضه متبرکه انگاشته
ویک حصه در مدد معاش مشیخت پناه شیخ حسین اعتبار نموده ویک حصه را فقرا
تکیه داران قسمت نمایند وحاجی مبرک حسب الحکم الاقدس شش موضع را که رقبه آن چهل وپنجهزار
وهفتصد بیگه زمین وحاصل نه هزار وپنجاه روپیه شود ازان جمله یک حصه پانزده هزار بیگه
زمین باشد داخل خرچ روضه منوره نموده ونیمه را که سی هزار وهفت صد بیگه باشد

بجا حاصل شش هزار و هشتاد روپیه بموجب تفصیل علیحده که صد و نه نفر فقرا تنخواه داده
و فقرا که از نظر اشرف اقدس گذشتند - شیخ عبدالرحیم وغیره شش صد و بست و هشت
نفر که بست و هفت هزار و چهل بیگه مدد معاش و بست یک من غله داشتند بحال خود
حکم شد و نیمه را بطرف فرمودیم و جماعه فقه اکه سه هزار و دولت و سی بیگه و هفت من
و شش آثار غله داشتند بنظر اشرف نگذشت و اکثر از جماعه فقرا و تکیه داران
از اجمیر تا بیانه و در رکاب ظفر انتساب آمدند و بعرض مقدس رسید که زمین و غله مذکور
بآن جماعه از وقف روضه منوره مقرر بوده و حاصل وقف به فقرا و مساکین و حافظان و
تکیه داران که از موضع وقف می یافته اند - همین جماعه اند و آنها را بغیر از زمین و غله
و لنگر که از روضه منوره مقرر بود از محل و جه معیشت ندارند و جماعه کثیر اند بنابر آن فرمان
عالیشان مرحمت عنوان شرف صدور عز ایزاد یافت که جماعه در اجمیر بنظر اشرف
گذشته اند و اراضی و غله لنگر آنها از نصفی زیاده مرحمت شد و یاد داشت
خود درست ساخته اند بموجب یاد داشت واقعه مسطور دارند و جماعه که از نصف کم حکم
شد و بعضی در کل برطرف شده اند اراضی و غله لنگر آنچه داشته اند از قرار نصف
متصدیان مهمات آنجا از ابتدای خریف قوی ئیل حسب الضمن تنخواه دهند که صرف
معیشت خود نموده بدعای دوام دولت ابد قرین اشتغال مینموده باشند و نیز حکم
اشرف اقدس بنفاذ پیوست که جماعه بموجب فرمان عالیشان جهانگیری مدد معاش
و غله لنگر دارند دولت شده اند و رشته آنها تحقیق نموده از محل مسطور از قرار نصف
تنخواه دهند و در آینده همین ضابطه بوده متوقعی مسطور دارند - میباید که حکام و عمال و
جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار آنچنان که اقدس اعلی
کوشیده اراضی مذکور را سپرده چک بسته تصرف آنها باز گذارند و غله را از لنگر روضه
متبرکه می داده باشند و تغیر و تبدیل به قواعد آن رانده ندهند لبعلت مال و جهات و اخراجات

وعوارضات مثل مستلمه و پیشکش و جرمانه بحصه رسانه و ضابطانه زراعه و داروغگانه و بیگار و بیگار
وده نیم و مقدمه و صدی و قانون گوئی و ضبط هر ساله بعد از تشخیص چک و زراعت
و کل نکاشیف دیوانی بطالب سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب هر ساله فرمان و فرمانچه مجدد
طلب ندارند و اگر در حصل دیگر زمین داشته باشند آنرا اعتبار نکنند از فرموده در نگذرند
و عهد شناسند +

شرح یادداشت

واقع تاریخ روز دهم ماه مهر الهی سنه ۳ موافق یکشنبه ۱۴ رجب المرجب سنه ۱۰۲۷ هـ
در جگی لایق الرحمت والاحسان عاقل خان بر ساله سیادت و نقابت پناه صدارت
و سنگاه دیران سید احمد قادری و نوبت واقعه نویسی شیخ عبد الرحیم وغیره چون موضع
بصیر و قصبه نزار فائض الانوار قطب الاقطاب مقرر است قبل ازین بموجب یادداشت واقع
۱۹ ماه الهی سنه از قرار سه حصه قسمت حکم شده بود و یک حصه را بجهت خرچ لنگر
و روشنائی و اخراجات عرس روضه منوره نگاه داشته یک حصه در وجه مدد معاش
شیخ حسین استبار نمود و یکحصه را برای فقراء تکیه داران قسمت نموده و هند جاجی مبرک بموجب
حکم سنه موضع که قریب آن چهل و پنجهزار و هفت صد بیگه زمین محاصل نه هزار و پنجاه روپیه
داشته اند اجمالا یک حصه پانزده هزار بیگه زمین باشد داخل خرچ روضه منوره نموده و تتمه
دو حصه که سی هزار و هفتصد بیگه که حاصل شش هزار و هشتاد روپیه بموجب تفصیل ذیل به
یکصد و نه نفر جماعه فقرا که از نظر اشرف اقدس گذشته شش صد و بست و هشت نفر کس
و هفت هزار و چهل و یک بیگه زمین و بست و یک من غله داشته نه هزار و پانصد و نود و هشت
بیگه که دوازده من عمده بحال خود حکم شد. و تتمه را بر طرف کردند و موازی سه هزار و دو بست و
سی و سه بیگه و هفت من غله و شش آنار اسامی جماعه بنظر اشرف اقدس نه گذشته الحال اگر
از جماعه فقراء تکیه داران از اجمیر تا مانده درگاه بسعادت آمدند حقیقت مذکور به تفصیل ذیل بعرض فرخ

داشتند که جماعه فقرا و تکیه داران از موضع وقف مقرر بود - و حاصل دیهات وقف بجهت فقرا و مساکین و حافظان و تکیه داران که در موضع وقف از قدیم الایام میخورند همین جماعه اند - و آنها بجز زمین و لنگر که نوبت و نصفه مقرر بود از محل دیگر وجه معیشت ندارند و جمع کثیر اند بنابران حکم جهان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد که جماعه که از نظر اشرف گذشتند و اراضی لنگر آنها از نصفی زیاده مرحمت شد و یادداشت واقع خود را درست ساخته بموجب یادداشت واقع مسطور داشته و جماعه که از نصف کم حکم شد و بعضے بالکل برطرف حکم شد آنها را علاوه اراضی لنگر انچه داشته از قرار نصف متصدیان آنجا تنخواه دهند نیز حکم شد که جماعه که بموجب فرمان عالیشان مدد معاش و لنگر دارند و فوت شده اند ورثه او را تحقیق نموده از محل قدیم نصف تنخواه دهند - و در آینده بورثه متوفی بهمین ضابطه منظور دارند بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد از پرگنه اجمیر سرکار مذکور شرح یادداشت بخط حمده الملکی واقعه سازند شرح بخط سید احمد قادری داخل واقعه سازند شرح حاشیه بخط واقعه نویس موافق واقع است شرح دیگر بخط مختار الدوله بخاقانی مدار المهامی اعتماد الدوله آنکه بعرض مکرر رسانید شرح دیگر بخط دیانت خان زر از داد ۲۵ ماه شهریور الهی موافق واقعه در ۲۶ شهر رمضان ۲۷ سنه ۲۷ در واقعه عبد الکریم بعرض اشرف رسید شرح دیگر بخط حمده الملکی مدار المهامی از حریف قوی بال فرمان عالیشان قلمی نموده +

اراضی		عله	
لنگر			۲۲ خار
لنگر			۸۰ خار اسای فوتی
	الهداد		از بخش ولد جلال
	اراضی	خله	اراضی خله
اراضی	خله		لنگر ۲ خار

املاک		غله	
سمابگیه		۱۳ آثار	
مشمارالیه			مولا سما
اجمیر			عبدالغنی
ارضی		غله	
سماحگه		۱۰۵ ثار	
ماحگه قبل ازین حکم شد			ارضی غله ماحگه ۳ ثار
ماحگه			ارضی غله
ماجگه			حگه ۱۰
درنیولامرحمت شد			
ارضی		غله	منجمله
حگه		۷۰ ثار	ارضی حگه غله ثار
ارجاعه قاضی نظام			عگه بحال خود حکم شد
اراضی ماحگه غله ۲ ثار			ارضی حبگه غله ثار

نقل فرمان

محمد نورالدین جهانگیر بادشاه غازی بشئون عطیه موضع گیلوته در روضه معاش حضرت شیخ علم الدین نبیره حضرت خواجه بزرگ رض ✣

خواجه معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاه

فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعزّ ایزاد یافت که موضع گیلوته مع توابع ومتعلقات پرگنه نارنیه سرکار سهسوانه اجمیر که سابق بمقصد پنجاه روپیه جمع داشت بطریق وراثت ومدد معاش حقایق ومعارف آگاه شیخ علم الدین ابن

خواجہ حسین نبیرہ قطب الاقطاب مقرب بادشاہ جبروے حسب الضمن مقرر باشد کہ
حاصلات آنرا فصل بفصل وسال بسال صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد پیوند اشتغال
مینموده باشند۔ باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال مدد استمرار استقرار
این حکم اقدس اعلے کوشیدہ موضع مذکور را بطریق ولبست بتصرف مشارالیہ بازگزارند واصلاً و
مطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندهند وبہ جملت مالوجہات واخراجات وعوارضات وکل
تکلیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند واز جمع وجہات وحوالات معاف
ومسلم ومرفوع القلم شمرده درین باب ہر سالہ فرمان وحکم محب نطلبند وانرا مورد تخلف
وانحراف ندانند ودر عہدہ شناسند۔ مرقوم ۱۵ شہریور ماہ الہی سنہ ۲۲ جلوس معلے۔
شرح ضمن۔ مدد معاش بابہم شیخ علم الدین برادرزادہ خواجہ حسین بموافق یادداشت واقع
روز ماہ مہر الہی سنہ ۱۳ جلوس مطابق یوم سہ شنبہ ۱۵ شہر شوال سنہ ۱۰۲۰ ہجری بر سالہ
سیادت ونقابت پناہ صدارت ومعالی دستگاہ صدر الصدور موسونجان بنوبت حواله
کمترین بندگان علی نقی آنکہ حقائق ومعارف آگاہ شیخ علم الدین برادرزادہ خواجہ حسین
نبیرہ حضرت قطب الاقطاب بنظر اشرف اقدس اعلے گذشت بموجب چٹھی
نواب خورشید اصحاب مہد علیا از قرار ۲۳ امرداد سنہ ۲۲ حکم جہان مطاع آفتاب شعاع
گردون ارتفاع صادر شد کہ موضع گیلوتہ من المحل پرگنہ نرائنہ سرکار اجمیر کہ مبلغ ہفتصد و
پنجاہ روپیہ جمع دارد بطریق ولبست در وجہ مدد معاش مشارالیہ مقرر مقوض باشد بموجب
تصدیق یادداشت قلمی ست۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است شرح بخط قدوه
خوانین بلند مکان عمده مریدان سعادت نشان نظام الدین آصف جاہی آنکہ داخل واقع نمایند
بخط جمده الملکی مدار المہامی آنکہ بعرض اشرف مکرر برسانند شرح بخط سیادت ونقابت پناہ
موسونجان آنکہ روز ماہ ۱۲ امرداد الہی سنہ ۲۲ مطابق یوم چہارشنبہ شہر ذیقعدہ سنہ ۱۰۳۶
مکرر بعرض اشرف اقدس اعلے رسید شرح بخط عمدة الملک رکن السلطنة العلیة العالیة عضد الدولة

الخاقانی حمدہ کملکی مدائحہا می خواجہ ابو الحسن از خریف نوسفان بیل فرمان قلمی نکاشید شرح طلبی آنکہ بھتیا جیو سلامت موضع گیلوتہ کہ مبلغ مقصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد۔ در وجہ مدد معاش شیخ علم الدین اجمیری در بست تنخواہ بھند تحریر نمے التاریخ ۲۷ خرداد سنہ ۳۲ شرح بخط قدوہ خوانین بلند مکان نظام الدین آصف جاہے آنکہ تصدیق نویسند ۔

در نجیبا مواہیر عمائد دفتر صدارت منقوش شدہ

بصیغہ مدد معاش

نقل فرمان

محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ ادخل اللہ فی الجنان بمشحون ترلیت و اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ العزیز

هر که در آن اسما ماز امیر صاحبقران
تا شاه جهانگیر منقوش اند

طغرا باسم بادشاہ

خواجہ معین الدین حسن الحسینی چشتی قدس سرہ

چون عایت و مراقبت حال سالکان مسالک حقیقت و رہروان مناہج نقوی و صلاحیت سیما جمعے را کہ قامت باقامت ایشان بسجود و حسب و علو نسب آراستہ باشد از ذمہ ایشان متحمات امور سلطنت و خلافت عظمی میدانیم لہذا در ینولان فرمان عالیشان مرحمت عنوان از مکمن لطف و احسان تشرف اصدار و عز ایزاد یافت کہ از ابتدائے غریب سحقان نیل منصب تولیت مزار فائز الانوار حضرت کرامت منزلت ہدایت مرتبت قطب الاقطاب کنز السالکین برہان المحققین غوث الاسلام و المسلمین بدستور سابق بہ سیادت و فضائل مآب بکمالات اکتساب تورع و تقوی و عمدۃ المشائخ الکبار شیخ حسین

نبیره وصاحب مقام آنحضرت است مفوض ومتعلق باشد که کما ینبغی بلوازم امر مذکور قیام واقدام نموده در رواج ورونق آن مزار کنز الانوار دقیقه نامرعی نگذارد۔ میباید که حکام کرام ودیوانیان عظام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان مهمات دیوانی صوبه اجمیر آن منسحبت پناه را متولی آن مقام عرش احترام دانسته۔ دست تعدی وتکفل او را درامور متعلقه آن قوی دانند۔ خدام وموذنان وسائر عمله وفعله آن مزار فیض بخش مشارالیه را متولی خود دانسته آنچه شرائط اعزاز واحترام بوده باشد درحق جمیع امور قدیم رسانیده از صلاح وصوابدید مومی الیه بیرون ندانند مخت ار الدوله العالیه مستشار الخلافه السلطانیه حمدة الملکی مدار المهامی آنکه کلیتر نویسنده همراه آن فضائل مآب نماید که آنچه بدستور قدیم آباواجداد مومی الیه داشته وحصه رسد شیخ مذکور بوده تصرف او بازگذارند وآنچه حصه عرس وروشنائی وغیره بوده باشد بدستور سابق بعمل آورند باید که از فرموده تخلف واتحراف ننورزند ودر عهد شناسند +

نقل عبارت ظهر فرمان

شرح یادداشت مقدسه بتاریخ آذر الهی ۲۴ امرداد الهی ۷ موافق یوم چهارشنبه مطابق ۱۷ جمادی الثانی سنه ۲۱ جلوس اعتقاد الملک العظمی اعتماد الخلافه الکبری عمدة الملک مرتضی خان حسب الحکم جهان مطاع آفتاب شعاع عز اصدار یافت که تولیت مزار فائز الانوار حضرت قدس سره ونور مرقده بدستور سابق به فضائل مآب کمالات اکتساب نورع وثار هدایت آثار عمدة مشائخ الکبار شیخ حسین که نبیره وصاحب مقام آنحضرت است مفوض ومرجوع باشد ونیز حکم شد که حمدة الملکی مدار المهامی نویسند همراه مشارالیه نماید که آنچه بدستور قدیم بطریق که آباواجداد مومی الیه داشته وحصه رسد شیخ مذکور باشد بمشارالیه گذارند وآنچه حصه عرس وروشنائی وغیره باشد بدستور سابق عمل نمایند شرح حاشیه موافق واقع است شرح دیگر بخط حمدة الملکی مدار المهامی اعتماد الدوله عرض مکرر رساند شرح دیگر بخط مقرب الحضرت سلطانی معتمد خان بتاریخ ماه مهر الهی سنه مکرر بعرض اشرف اقدس رسانید

شرح دیگر بخط حمدة الملکی مدار المهامی فرمان قلمی شد +

مهر | مهر | مهر معظم الملک

دستخط محمد باقر | مهر

طغرا خورد

تنبیه المولف

بر حاشیه ظهر فرمان تصدیق و یادداشت نشیان دفتر شاهی مندرج است

نقل فرمان

محمد شهاب الدین شاهجهان بادشاه صاحبقران ثانی ادخل الله تعالی فی الجنان بحق محمد الرسول الله علیه وسلم مشتمل بر منصب سجادگی +

خواجه معین الدین چشتی بخط طلا

مهر مربع که اسماء شاهان تیموریه از امیر صاحبقران تا به صاحبقران ثانی منقوش اند

طغرا اسم سامی صاحبقران ثانی محمد شاهجهان بادشاه بخط طلا

چون بعرض مقدس رسید که ندورات و فتوحات روضه منوره سدره الواصلین مقرب بارگاه جبروتی بموجب محضر متولیان و اهالی موالی بمشیخت پناه شیخ معین الدین صاحب سجاده و مجاوران مقرر است و در بعضی چیزها مجاوران مغرغشه مے نمایند حکم جهان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف اصدار و عز ایزاد یافت که

کہ نذورات و فتوحات آن مزار مورد انوار بموجب محضر مذکور سوای طلا آلات و نقرہ آلاتے
کہ بندگان اشرف اقدس ارفع ہمایون و شاہزادہ ہائے والاگہر عالیمقدار و دیگر مردم
بیارند بمشارالیہ و مجاوران حسب التضمن مقرر باشد و ہر جنس دیگر بجہت روضہ
منورہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد از آنکہ از کار بر و دمندرس شود بشیخ
موصی الیہ متعلق دانستہ داده باشند۔ و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست و
ریخت یافتہ باشد آنرا راست نمودہ بر وضۂ منورہ متعلق دانستہ نگاہ دارند و احدے
دران مداخلہ ننمایند و تصرف نکنند میباید کہ حکام و متصدیان مہمات حال و
استقبال براین موجب مقرر دانستہ نگذارند کہ احدے مرتکب خلاف حکم اشرف
اقدس اعلے گردد۔ درین باب نہایت تاکید و تحذیر دانستہ ہر سالہ فرمان
و حکم مجدد طلب ندارند۔ از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند۔ و در عہد شناسند
تحریر فی التاریخ دوازدہ شہر رجب المرجب سنہ ۱۲ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۵۰ ہجری +
شرح یادداشت واقع یوم الخمس ۱۲ شہر شوال سنہ ۱۲ جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۰۴۸ ہجری
موافق ۲۵ ماہ الہی بر سالہ سیادت و نقابت پناہ صفوت و معالی دستگاہ رفیع القدر
رفیع الشان صدر الصدور موسوی خان و نوبت واقع نویسی کمترین بندہا فدوی العرض
اشرف رسانید کہ بموجب محضر متولیان و اہالی و موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب
سجادہ و مجاوران مقرر است و در بعض چیزہا مجاوران خرخشہ مے نمایند حکم جہان
مطاع آفتاب بشعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ انچہ نذورات و فتوحات علاوہ
از جنس طلا و نقرہ آلات کہ بندگان حضرت خلافت پناہی و شاہزادہ ہائے
والاگہر و دیگران بیارند بشیخت پناہ مذکور و مجاوران مفصلہ ذیل مقرر و مفوض باشد
و ہر جنس دیگر بمجدت روضہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد ازان کہ از کار بر و دمندرس
گردد بہ شیخ موصی الیہ متعلق دانستہ مے داده باشند۔ و طلا آلات و نقرہ آلات اگر

شکست و ریخت شود باز راست نموده متعلق روضه منوره نگاهدارند داخل تاریخ شهر ذالحجه ۱۱ سنه جلوس موافق ۴۷ سنه ۱۰۴۷ هـ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح و سخط سیادت و نقابت دستگاه صدر الصدور داخل واقع نمایند وغیره وغیره +

حکم

انچه بتعلق روضه منوره داشته باشد طلا آلات دنقره آلات	متبرکه در میان اشیخت پناه صاحب جاده روضه منوره
آنچه بندگان حضرت خلافت پناهی شاهزاده والاگهر	هر جنس که بجهت روضه منوره درکار باشد متولیان
دیگران بیارند و در جنس که شکست و ریخت شود راست نموده	تصرف نمایند و از انکه از کار برود و مندرس
متعلق روضه منوره نگاهدارند +	شود به شیخ مذکور رجوع نمایند +

مسی و برنجی آلات هر جنس که	فرش پوش چنده و سحره پوش
درکار باشد از شمعدان چراغدان	وقالیچه و دوچه و گلیچه و حاجم
وغیره	وغیره

زربفت وغیره پارچه زناری
گجراتی که بر قبر میپوشند

تعلق شیخ معین الدین مذکور داشته باشد	تعلق مجاوران

نقد از اشرفی	پارچه سفید از خاصه	از مرادی و ڈوڑی
و مثقالی یا هر چه	وغیره شش صدی	تا پال سیا
سکوک باشد	یا پلنگ پوش سفید	پارچه سفید چهار صدی
	و رنگین +	و سه صدی و فروتر
دوده از فرح	شمشیر وغیره تا چهر هر	از ان دخته
یا حکه وغیره		
یا هر چه باشد		
حیوانات از		
فیل تا اسپ		

مهر | مهر | عبارت داخله روزنامچه وغیره | مهر | مهر و سپهان

نقل فرمان

محمد شهاب الدین شاهجهان بادشاه غازی مشتمل بر عطیه موضع دلواڑه بوجه معاش اولاد خواجه بزرگ قدس سره

الله اکبر

خواجه معین الدین چشتی | طغرا باسم بادشاه بخط نستعلیق

مهر مربع که اسماء شاهان دهلی
تا به اسم نمودار صاحبقران مندرج است

چون بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان موضع دلواره من اعمال حویلی پرگنه اجمیر
در وجه مدد معاش شیخ علم الدین برادرزاده خواجه حسین نبیره غفران پناه رضوان دستگاه
مقرر بارگاه جبروتی مقر بود داعی ودیعت حیات سپرده در ینولا که بعزیمت مقدس رسید
حکم جهان مطاع گردون ارتفاع شرف صدور وعز ورود یافت که موضع مذکور در تصرف
بدستور سابق بشرط قبض وتصرف در وجه مدد معاش مستحقان شیخ علاء الدین وغیره
اولاد شیخ علم الدین مزبور از ذکور واناث حسب الضمن مقرر ومفوض باشد که عاصلات
آن فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نموده بدعگوی ذوالدوام دولت ابد مدت اشتغال
مینموده باشند میباید که حکام وعمال متصدیان مهمات ومتکفلان معاملات و
جاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال در استمرار واستقرار این حکم اشرف اقدس اعلی
کوشیده آنموضع را بتصرف مشارالیهم بازگذاشته از تغیر وتبدل مصئون ومحروس
شناسند واز جمیع وجوهات وعوارضات معاف ومسلم ومرفوع القلم شمرند واگر در محل دیگر

چیزے داشته باشد آنرا اعتبار نه کنند و شخصے را که از اولاد شیخ علم الدین نوکر باشد شریک شیخ علاء الدین مذکور در انموضع نسازند بسائر چودهریان و مقدمان و مزارعان و رعایائے آنجا آنکه مالواجب و حقوق دیوانی را فصل به فصل سال به سال آنها جواب میگفته باشند از فرموده تخلف و انحراف نورزند تحریر فے التاریخ شهر ذالحجه سنه ۱۶ جلوس مبارک موافق سنه ۵۲ هجری +

حضرت خواجه معین الدین چشتی رض

شرح یادداشت واقعه بتاریخ یوم الاربعا هشتم شهر رمضان المبارک سنه ۱۶ جلوس همایون مطابق ۱۴ روز ماه الهی موافق سنه ۵۲ بر رساله سیادت و نقابت پناه نجابت و هدایت دستگاه مورد مراحم بیکران بادشاهی مطمح عنایات نمایان شاهنشاهی صدر جلیل القدر سید جلال و نوبت واقع نویسی بنده درگاه معین الدین برادرزاده خواجه حسین نبیره قطب الاقطاب که در شهر رجب المرجب سنه ۱۶ جلوس همایون بعرض مقدس و معلے رسید که موضع ولواڑه من اعمال پرگنه اجمیر بموجب فرمان عالیشان از قرار تاریخ ۲۰ شهریور ماه الهی سنه در وجه مدد معاش شیخ علم الدین مقرر بود او فوت شده حکم جهان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد که موضع مذکور دربست بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجه مدد معاش شیخ علاء الدین مذکور تا اولاد متوفی هر کس که نوکر گشته باشیخ علاء الدین شریک نباشد بموجب تصدیق یادداشت مسلمی شد شرح خط سیادت و نقابت پناه حمده الملکی مدار المهامی آنکه داخل واقع نمایند شرح حاشیه خط سیادت و نقابت پناه صدر جلیل القدر سید جلال آنکه داخل واقع نمایند شرح حاشیه خط واقع نویس مطابق واقع است شرح خط سیادت و نجابت پناه مختار الدوله نخاقانی حمده الملک مدار المهامی آنکه بعرض مکرر رسانید شرح خط اقبال پناه افادت

افاضت دستگاه سعد الله خان آنکه بتاریخ ۲۴ شهر رمضان سنه ۱۶ جلوس همایون مکرر بعرض اشرف اقدس رسید شرح سخط سیادت و نجابت حشمت و شوکت دستگاه قدوه حوالیین بلند مکان عمده امرای رفیع الشان ناظم ممالک دکن ناهج و مناهج ملک و اقبال گنجور اسرار بادشاهی دانای ضمیر ظل الهی حمدة الملک مدار المهامی اسلام خان آنکه فرمان عالیشان قلمی نمایند +

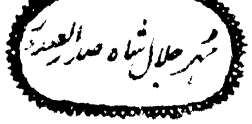

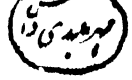

فی التاریخ سنه ۱۶ جلوس

تاریخ ۲۶ شهر محرم الحرام سنه ۱۶ جلوس مطابق ۲۷ آذر ماه الهی بفقل بدفتر خاص نموده شد

بتاریخ ۶ شهر صفر سنه ۱۶ جلوس موافق ۱۰۵۳ هجری نقل گرفته شد معه نور محمد بموجب یادداشت واقع فرمان عالیشان قلمی نمایند +

بواقع مقابله نموده داخل روزنامچه واقع تاریخ ۱ شهر رمضان سنه ۱۶ معرفت نور محمد داخل شد

بتاریخ ۲ شهر رجب المرجب سنه ۱۶ جلوس نقل شروع شد +

بتاریخ ۲۹ شهر جمادی الثانی سنه ۱۷ جلوس همایون موافق سن یکهزار و پنجاه و سه مطابق بتاریخ ۲۳ ماه شهریور الهی معه نور محمد بدفتر استفسار رسید +

من مولف اصل فرمان از خدمت الوهیت پناه ربوبیت دستگاه مرشدزاده آفاق رهنمای علی الاطلاق حضرت شیخ منیر الدین صاحب سجاده نشین بارگاه ملائی پناه مسجود عالم و عالمیان قبله برحق و کعبه تعین دریافته سوادش گرفتم و عند الاستفسار فقیر حضرت مشیخت پناهی فرمودند که پیش از پدر بزرگوار ایشان منصب سجادگی در اولاد حقیقی حضرت شیخ علاء الدین یکی بعد دیگری مقرر و مفوض بود در آمدن زمانیکه شاه عالم بهادر شاه غازی بعد فتح کامل بخش بزیارت روضه شریف وارد اجمیر شد باستماع کلمات ناشائسته که از زبان

شیخ فخرالدین سجاده نشین وقت که اوازنبائر حضرت شیخ علاءالدین بود منصب سجادگی
بحضرت غفران پناه شیخ سراج الدین که ازنبی اعمام شیخ فخرالدین بودند مفوض فرمود۔

نقل فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشعر باثبات اولاد حضرت شیخ بزرگ +

مہر خلافت

طغرا باسم بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ منصب سجادگی
غفران پناہ رضوان دستگاہ قطب الاقطاب مقرب بارگاہ جبروتی سعادت مآب
کمالات اکتساب نتیجۃ المشائخ العظام شیخ معین الدین از تغیر شیخ ولی محمد بلا مشارکت
ومساہمت احدی حسب الضمن مقرر ومسلم باشد کہ کما ینبغی بلوازم ومراسم منصب
قیام واہتمام نموده دقیقہ از دقائق حزم واحتیاط دران باب نامرعی نگذارند سزاید
کہ حکام وعمال ومتصدیان مہمات دجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال دراستمرار
واستقرار این حکم شرف اعلے کوشیده مشارالیہ را صاحب سجاده دانسته دست
تصدی می الیہ را در امور متعلقہ آن امر فوی ومطلق داشتہ نگذارند کہ دیگرے دران
منصب مدخل نماید وپیرامون آن گردد۔ بہ جنده مہ عمله وفعله وزائران ووطنائفان آن روضہ
منوره آنکہ مشارالیہ را صاحب سجاده علے الاطلاق دانسته تمامی امور متعلقہ ومرجوعہ
را منحصر بہمل او شمرند از فرموده تخالف وانحراف نورزند +

شرح موافق یادداشت واقع بتاریخ اسفندارمذ آبان الهی سنه ۲ موافق یوم شنبه بتاریخ
۹ شهر ربیع الاول سنه ۳۹ بر رساله سیادت و نقابت پناه صدارت و معالی دستگاه
جلیل القدر رفیع المکان صدر الصدور موسوی خان و نوبت واقع نویسی کمترین بندگان
قاسم علی آنکه باسم شیخت پناه شیخ معین الدین انجه بتاریخ ۲۹ ماه مهر الهی سنه ۲ بنظر اشرف
اعلی گذشت حسب الحکم جهان مطاع آفتاب شعاع صادر شد که بادگی قطب الاقطاب
به مشار الیه مرحمت فرموده بلا مشارکت غیرے از تغیر خواجه ولی محمد شرح نخط حمدة الملکی
مدار المهامی آنکه داخل واقع نمایند شرح نخط صدارت و نقابت پناهی آنکه داخل
واقعه نمایند شرح حاشیه نخط واقع نویس مطابق واقع است شرح نخط حمدة الملکی
بعرض مکرر رساند شرح نخط مقرب الحضرت السلطانی حکیم مسیح الزمان آنکه بتاریخ ۷ ماه
آذر الهی سنه ۲ مکرر بعرض اشرف اعلی رسید شرح نخط عمدة الملک رکن السلطنة القاهره
موتمن الدوله الباسره مختار الدوله لنخانی حمدة الملک مدار المهامی علامی افضل خان آنکه
فرمان عالیشان بتسلیم نمایند +

نقل فرمان

محمد شهاب الدین شاهجهان بادشاه غازی به مشحون اثبات اولاد حضرت خواجه بزرگ قدس سره

خواجه معین الدین چشتی

مهر شاهجهان بادشاه

طغرا باسم بادشاه

درین وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و عز ایراد یافت که موضع
گناهڑه من اعمال حویلی اجمیر سرکار و صوبه مذکور بطریق دولسبت ابتدائے نصف خریف

قوئی ئیل در وجه مدد معاش مشیخت پناه حقایق آگاه شیخ معین الدین نبیره حضرت
خواجه معین الدین چشتی از انجا که بتاریخ ۲ ماه رمضان المبارک سنه ۱۰۴۱ هـ بنظر اشرف اقدس اعلی
گذشت و بعرض مقدس معلی رسید حکم جهان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع
صادر شد که یک موضع از پرگنات سرکار اجمیر که یک هزار روپیه حاصل داشته باشد
در وجه مدد معاش مشارالیه مرحمت فرمودیم سیصد و هفتاد اشرفی بعد مرحمت شد بموجب بطریق
یادداشت قلمی شد شرح بخط عمدة الملک مدار المهامی آنکه داخل واقع نماید شرح بخط
صدارت و نقابت پناهی آنکه بر سالکترین بندها داخل واقع نماید شرح حاشیه بخط واقعه
نویس موافق واقعه است شرح بخط حمدة الملکی آنکه بعرض مکرر رساند شرح بخط اقبال پناه
حکیم مسیح الزمان آنکه بتاریخ ۲۱ ماه مهر الهی سنه ۴ بکرر بعرض اشرف اقدس اعلی رسید شرح بخط
عمدة الملک رکن السلطنة القاهره مؤتمن الدولة الباهره مختار الدوله نخاقانی حمدة الملک مدار المهامی
علامی افضل خان آنکه از نصف خریف قوئی ئیل در زمان عالیشان قلمی شد +

الف ۱۰۰۰ هزار حاصل
موضع گنا بیڑه از حویلی سرکار اجمیر
الف للعسکر ۱۰۰۰ هزار رقبه
حاصل کامل سنه ۱۰۴۸ هـ
الف و عصم
جمع تنخواهی از تغیر جاگیردار
شرح بخط حمدة الملکی آنکه از صوبه سرکار اجمیر موضع گنا بیڑه تنخواه نمایند با موضع درست

تنبیه مولف

فقیره مولف موضع گنا بیڑه را دیده است تحقیق کرده که تا سنه ۱۱۷۵ هـ بهکر رفته بود موضع مذکور قریب بهکر واقع است

نقل چٹھہ فرمان

شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ غازی بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی در باب تقرر عہدہ سجادگی بعد تحقیق نسبت اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ العزیز بتاریخ روز چہارشنبہ نوزدہم شہر صفر المظفر سنہ ۵ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۲۲ ھ مطابق ۱۸ فروری ماہ برسالہ لائق العنایت والاحسان مورد مراحم۔ خدیو گیہان صدر رفیع القدر اصدر الصدور سید امجد خان صدر جہان ونوبت واقعہ نگاری فدوی درگاہ آسمانجاہ عبد العزیز قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضہ منورہ حضرت قطب الاقطاب واقع بلدہ دار الخیر اجمیر از تغیر شیخ فخر الدین بہ شیخ سراج الدین ولد شیخ ابو الفتح و موضع گیلونہ عملہ پرگنہ رزانہ سرکار و صوبہ مذکور بجمع دو ہزار روپیہ یابت بار یافت معزول و یک ہزار روپیہ از خزانہ روضہ مزبور باندوز و فتوح آنجا مشروط سوائے حصہ موضع دلواڑہ پرگنہ حویلی صوبہ مذکور و پنج آنہ یومیہ کہ بلا شرط مقرر دارد در وجہ مدد معاش او مقرر نمودیم۔ اگر در مجلد گیر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نہ کنند واقع ۲۸ ربیع الآخر سنہ ۴ جلوس موجب تصدیق یادداشت قلمی شد موجب اسناد ذیل ممشارالیہ بلا شرط مقرر است +

بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ سنہ ۱۰ عہد حضرت — بموجب فرمان ۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۱

حصہ موضع دلواڑہ — ۵ روپیہ

بموجب فرمان والا شان عہد حضرت مرقوم ۲۱ رجب سنہ ۸ سجادہ نشینی و مدد معاش ذیل ندر و فتوح روضہ مسطورہ بہ سید محمد مقرر بود بعد فوت او موجب فرمان مرقوم ۱۵ جمادی الاول سنہ ۱۱ بشیخ فخر الدین پسرش مقرر شدہ +

گیلونہ — ہزار جمع موضع	سالانہ — الصلہ روپیہ مع اصل و اضافہ

درینولا بمشارالیه سوائے بلاشرط مقرر شد +

شرح دستخط امارت و ایالت پناه لیاقت و شهامت دستگاه عمده دوستان عقیدت نهاد زبده مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاهے مورد الطاف نامتناهی - مهبط اعطاف بیکران فرزند شجاعت نشان صمصام الدوله بافرهنگ بخشی الممالک امیر الامرا بهادر نصرت جنگ سپه سالار نائب اعتضاد خلافت و دستیار و ادی اعتماد سلطنت و کشورکشائی معاقد دین و دولت سپه آرائی معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاهی و انا ضمیر انجمن پیرائے محفل دانش و بینائے صاحب الرائے عالم آرائے دستور و رزائے ممالک مدار برهان و کلاء ذوالاقتدار صاحب الشوکت و العظمت و الاحتشام واجب العزت و الشرف و الاحترام قدوه خوانین عمده امرائے عظیم الشان رکن سلطنت العلیه نظام الملک آصف الدوله آنکه داخل واقع نمایند کما فضلت

سجاده نشینی رونقه منوره از تغیر شیخ فخر الدین +

شرح دستخط وزارت پناه کفایت دستگاه لایق العنایت و الاحسان شائسته مراحم بیکران هدایت الله خان نائب دیوان اعلے آنکه داخل واقعه نمایند شرح دستخط لایق العنایت و الاحسان مورد مراحم خدیو کیهان سند رفیع القدر سند الصدور سید احمد خان سند جهان آنکه داخل واقع نمایند غرض اقدس رسید مشارالیه از نبائر قطب الاقطاب مهذب و مرتاض است حکم شد خدمت مذکور از تغیر شیخ فخر الدین بمشرور ا معزول مشارالیه مقرر باشد +

معاش مشروط — محکم شد

مدد معاش مشروط معزول موجب فرمان مرقوم ۲۵ جمادی الاول سنه ۳ هجل و اضافه بموجب ۲۱ صفر سنه ۴۲ موضع دروست الصناعه سالانه +

گیلوتہ ۴ پرگنہ زائنہ سرکار صوبہ مذکور — از خزانہ روضہ مذکور
الی ہزار جمع موضع — الی رسالانہ الی ہزار

گیلوتہ ۴ پرگنہ زائنہ سرکار صوبہ مذکور — از خزانہ روضہ مسطور
الی ہزار جمع — موضع دروبست — الی ہزار عصم
تحریرش ہا تاریخ نہصد سنہ الیہ — مطابق وقایع کل است +

مہر صدر جہان

مہر افلاس خافدوی شاہ عالم بادشاہ

مہر عبد العزیز خافدوی شاہ عالم بادشاہ

تاریخ ۲۳ صفر سنہ ۵ داخل سیاہہ — تاریخ ۱۶ صفر سنہ تصدیق بدفتر الیہ گذشت
لبست سوم صفر المظفر لقل فیصلہ دیوان الصدارت رسید معہ جیوراج داخل آوارچہ شد
ثانی الحال بنظر در آمد — پانصد روپیہ دیگر بست و معزول مرحمت شد

نقل حاشیہ فرمان

محمد شاہ بادشاہ غازی باب تقرر منصب سجادگی بنام شیخ منیر الدین صاحب نبیرہ
حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ العزیز +

تاریخ روز یکشنبہ چہاردہم شہر رمضان سنہ ۲ جلوس معلے موافق سنہ ۱۱۳۲ ہجری
مطابق شہر ماہ برسالہ سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت
منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زندہ خوانین بلند مکان ۔ لایق المرحمت والاحسان
مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خان خانخان بہادر مظفر جنگ ترخان

نسبت واقع نگار یکمستر ین خانه زادان درگاه سپهر احتشام مولانا سرانجام تسلیمی میگردد حکم صادر
شد کر منصب سجاده نشینی روضه منوره حضرت قطب الاقطاب واقع دار الخیر اجمیر
از انتقال شیخ سراج الدین به شیخ منیر الدین پسرش و موضع گیلوته عمارگیر نه زائد سرکار
صوبه مذکور بجمع دو هزار روپیه بابت باز یافت نقودی یک هزار روپیه سالانه از خزانه روضه
مذکور باندوز و فتوح مشروط بسوائے حصه موضع دلواڑه عمارگیر نه حویلی صوبه مذکور و پنج آسیه
یومیه بلا شرط زائد وجه مدد معاش او مرحمت شد دیم اگر در محل دیگر چیزے داشته باشد
آنرا اعتبار نکنند واقع غره رجب سنه ۲ بموجب تصدیق یادداشت تسلیمی شد +
بموجب اسناد ذیل بمشارالیه مقرر است +

بموجب فرمان تحریره ذی الحجه سنه ۱۶ عهد حضرت
حصه موضع

بموجب فرمان ۱۳ جمادی الاول سنه ۱۸ عهد حضرت خلد مکان
ه

درینولا بمشارالیه سوا ربلا شرط مرحمت شد
بشرح دستخط

موتمن الدوله العلیه معتمد السلطنته الیه عمدة امرائے رفیع الشان زبده خوانین بلند مکان
ناظم مهمات ملک و مال ناهج مناهج دولت و اقبال صاحب سیف و القلم رافع الوا
و الاعلم وزیر صاحب تدبیر یکرنگ جمده الملک امد الهمام قطب الملک یمین الدوله سید عبد الله
خان بهادر ظفر جنگ سپه سالار یاور وفادار دستور الوزرا آنکه داخل واقع نمایند +
شرح دستخط

سیادت و نقابت پناه امارت و ایالت دستگاه تبت تمسک و حشمت منزلت عمدة امرائے رفیع الشان
زبده خوانین بلند مکان لائق المرحمت والاحسان مقرب حضرت سحاقان معتمد الملک مبر جمله
معظم خان خانخانان بهادر مظفر جنگ ترخان آنکه داخل واقع نمایند +

سیاہہ

خواجہ معین الدین چشتی

از روئے سیاہہ بہر عمدۃ الملک بخشی الممالک امیر الامرا بہادر رسیدہ کہ سید منیر الدین پسر
سید سراج الدین سجادہ نشین درگاہ حضرت قطب الاقطاب کہ سید مذکور
فوت شدہ امیدوار است کہ بموجب پدر سجادہ نشینی آنجا سرفراز شود بعرض اقدس
رسید کہ تجویز نامہ بمہر سراحمد علیخان صدر جرد آنجا نیز رسیدہ کہ سید سراج الدین سجادہ نشین
فوت شدہ سید منیر الدین پسر متوفی طالب علم بصلاح و تقوے آراستہ لائق سجادگیست
بدستور پدر بنام مومی الیہ سرفراز شود حکم شد منظور ؛

کما فضلت

سجادہ نشینی روضۂ مسطور از انتقال شیخ سراج الدین بمتاز الیہ پسر ش

حکم

معاش بازیافت سابق

مدد معاش مشروط شیخ سراج الدین متوفی بموجب یادداشت واقع عہد مرقوم
سوم جمادی الاول سنہ ۲۵ رمضان سنہ الیہ بعرض مکرر رسید فرمان درست گشتہ ؛

موضع گیلوز عملہ پرگنہ زائنہ سالانہ

الف ہزار پنج الف

گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ صوبہ مذکور
الـــــ ررر

سالانہ از خزانہ مسطور
الـــــ ررر

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ

مہر بلا سرام

مہر میر جملہ معظم خان خانخانان

معہ جان محمد قول
مطابق واقع کل است

بتاریخ چہاردہم شہر رمضان سنہ ۲

تصدیق بدفتر الگنیہ شت معہ جانمحمد قول.

بتاریخ دوم شہر ذیحجہ جلوس والا نقل بدفتر

دیوان صیغہ ارت العالیہ رسید معہ جانمحمد قول

بتاریخ دوم شہر ذیحجہ سنہ ۲

بتاریخ ۲۱ شہر رمضان سنہ ۲ جلوس والا

نقل بدفتر واقع کل سید

داخل اوارجہ نمودہ

۲۱ رمضان سنہ ۲ جلوس والا

داخل وقائع کل نمودہ

داخل فہرست ایجیان نمودہ

نقل چٹھہ

محمد شاہ بادشاہ غازی نام سید محمد حسن برادر عم زاد شیخ سراج الدین صاحب سجادہ بتاریخ روز جمعہ ششم ذیحجہ سنہ احد جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۳۱ ہجری پرسالہ سیادت ونجابت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ سزاوار عنایت پادشاہی قابل مرحمت ظل الٰہی صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمانجاہ غلام علی قلمی میگردد وحکم صادر شد کہ نیم روپیہ بلا قصور یومیہ از اوقاف وضیہ منور حضرت واقعہ بلدہ عودہ دارالخیر اجمیر در وجہ مدد معاش محمد حسین وغیرہ متعلقان محمد حسین بن سید اسد اللہ مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند واقعہ ۲۴ شوال سنہ احد تصدیق یادداشت قلمی شد +

شرح دستخط معتمد الدولة العلیه معتمد السلطنت الیه عمده امرائے رفیع الشان بدیع خوانین ابن الخاقان
ناظم و مناظم ممالک رفیع المناهج دولت و اقبال صاحب سیف و القلم رافع الالوار و العلم
صاحب تدبیر یگانه عمده الملک مدار المهام قطب الممالک امین الدوله سید عبد الله خان بهادر
ظفر جنگ سپه سالار یار باوفا دستور الوزرا آنکه داخل واقع نمایند +

شرح دستخط سیادت و نجابت پناه شجاعت و شهامت دستگاه ممتاز اوار عنایت پادشاهی
قابل مرحمت بیکران رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان آنکه داخل واقع نمایند +

خواجه معین الدین چشتی

از روے تجویز نامه بهر میر عبد القادر متولی روضه منوره حضرت کرمتعلقان
محمد حسن نبیره حضرت خواجه معین الدین چشتی هیچ وجه معیشت ندارند استحقاق بدرجه کمال دارند
بنابر آن پانزده آنه یومیه بلاقید آشامی تجویز نموده امید وار درجه پذیرائیست بعرض اقدس
رسید بشرح صدر حکم شد ۸

۸ ر بلاقصور یومیه

مشار الیه	خدیجه
صغیر	۲ ر
۲ ر	
رقیه همشیره	سعید النساء
۱ ر	۱ ر
مسماة راحت النساء و غیره همشیره زاده	
۲ ر	
مشار الیها	مسماة لطیفه
	۱ ر

تحریر فی التاریخ صدر سند الیه

مطابق واقع گل است بر حاشیه اجرش مکرر رساند۔

بست و ہفتم صفر سنہ ۲ جلوس مبارک بعرض مکرر رسید۔

پس پشت جریدہ حسنہ منشیان دیوان شاہی بسیار است۔

چہاردہم صفر سنہ احد جلوس

نقل فرمان

ابوالعدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی خلد اللہ فی الاعیان باسم سبحانہ تعالے شانہ

خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

درینوقت میمنت اقتران فرمان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع بدہ گانو دلست بجمع شصت و چہار ہزار دام عملہ سرکنہ حویلی دار الخیر اجمیر کہ پانصد روپیہ حاصل آنست از تغیر اصغر علیخان وغیرہ در وجہ انعام میر غیاث الدین وغیرہ پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرہ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا با فرزندان نسلا بعد نسلا بطنا بعد بطن بمعافی توفیر از خریف سنہ حقان میل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار و وزرای ذوی الاقتدار و امرای عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام

ومتصدیان مهمات سلطانی ومتکفلان معاملات دیوانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابدا مبدا
در استقرار واستمرار این حکم مقدس ومعلی کوشیده موضع مرقومه را در بست نسلا بعد نسل
وبطنا بعد بطن خالدا ومخلدا بتصرف آنها باز فرزندان بازگزارند وارصوادم تغیر
وتبدیل مصئون ومحروس داشته علت پیشکش صوبه داری وفوجداری ومالوجهات و
اخراجات مثل قلعه ومحصلانه وداروغگانه وبیگار شکار ده نیمی ومقدمی وصدهی و
قانون گوئی متراحم ومعترض نشوند وتوقیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچه
از حسن تردد آن بفیزاید معاف ومرفوع القلم شمارند ـ درین باب تاکید اکید وقدغن بلیغ
دانسته سند مجدد نه طلبند واز پریغ کرامت تبلیغ والا تخلف وانحراف نورزند شرح
یادداشت پس نشیت نشان ✦

شرح یادداشت واقع تاریخ روز پنجشنبه بست وششم شهر محرم سنه ۱۲۱۳ جلوس معلی موافق سنه
مطابق ۲۸ شهر ماه بر سالار سیادت ونجابت مرتبت امارت ومالت منزلت دانائی مدارج
دین ودولت شناسای مراتب ملک وملت فرازنده لوائے شوکت وعظمت اعتضاد خلافت
وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشورکشائے ظفر پیرائے معارک جهان ستانی عیش آرائے محافل
کامرانی دستیقه یاب اثر بادشاهی ـ رمز شناس مزاحدانی مآگاهی ـ جوهر مرآت حقیقت وفا
فروغ شمع یکرنگی وصفا محرم دلکشائے مجلس اخلاص نویس خلوت سرائے خاص کارفرمائے
سیف وقلم مدبر امور عالم قدوه خوانین بلند مکان عمده امرائے عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر
مشیر بیضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنته
بادشاه سلیمان قدر آصف جاه نظام الملک بهادر فتح جنگ سپه سالار ونوبت واقعه نگاری
خانه زادان درگاه خلائق پناه لعل سنگه بهادر دو حکم صادر شد که موضع بده گانو در بست
بجمع شصت وچهار هزار دام عمله برگنه حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علیخان وغیره در جمله
انعامات ایشان ومتعلقان حضرت شاه نجم الدین حسن سجزی نبیره حضرت قطب الاقطاب

بطریق التماس بافسر زندان نسلاً بعد نسلاً و بطناً بعد بطن مجانی و توفیر آنچه از حسن ودد در جمع
آن بیفزاید مزاحم نه شوند مرحمت و منحمت واقع چهارم شهر محرم سنه ۳۰ شرح دستخط سیادت
و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانای مدارج دین و دولت شناسائی مراتب ملک و ملت
فرازنده لوائے شوکت و حشمت طرازنده بساط ابهت و عظمت اعتضاد خلافت فرمانروائے
اعتماد سلطنت و کشورکشائے دستگیر یاب سرائر بادشاهے مرشناس مزاجدانی و آگاهی
جوهر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا یمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے
صدق و اخلاص کارفرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر سدید ضمیر
عالیمقدار . . . لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت
بادشاهے سلیمان اقتدار وزیر الممالک جمله الملک مدار المهام نظام الملک آصف جاه
بهادر فتح جنگ سپه سالار آنکه داخل واقع نمایند - شرح دستخط وزیر الممالک آصف جاه
نظام الملک بهادر آنکه مکرر بعرض رسانند - شرح دستخط امارت و ایالت
پناه اقبال و اخلاص دستگاه رکن السلطنة العالیه سرافراز عنایت خلیفة الرحمانی
فدوی عقیدت نشان ضیاء الدوله سعد الله خان آنکه - مکرر بعرض مقدس معلے رسید
شرح دستخط وزیر الممالک جمله الملک مدار المهام آصف جاه نظام الملک بهادر
فتح جنگ سپه سالار آنکه بنظر درآمد مقدمه تنخواه موضع بدگاؤن در نسبت عمله گرگنه
حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علیخان - وغیره وجه انعام التمغا میر غیاث الدین غیره
پسران متعلقان حضرت شاه نجم الدین حسن سجزی نبیره حضرت قطب الاقطاب +

خواجه معین الدین چشتی قدس سره

بمجانی توفیر مرحمت شد - شرح دستخط وزیر الممالک جمله الملک مدار المهام آصف جاه
نظام الملک بهادر از حریف سخنان نیل فرد دستخطی چهارم محرم سنه ۳۰ . . .

صاد نقل خط الوی
خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

شرح یادداشت دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ موافق صاد خاص بعمل آرند تشریح عرض چہارم محرم سنہ ۳ جلوس رسید آنکہ میر غیاث الدین و میر عظیم الدین و میر نظام الدین و مسماۃ حدیت النساء و زیب النساء پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی شب و روز بعبادت الٰہی مشغول و جہ کفاف معین ندارند۔ امید وار کہ موضع بہ گاؤن بمجموع شصت و چہار ہزار دام عمل پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علیخان مزبور در وجہ انعام التمغا مرحمت شود وغیرہ +

للعے ہزار دام

مشار الیہ وغیرہ پسران شاہ نجم الدین حسن سنجری — حدیت النساء وغیرہ

از تغیر اکرم علیخان

عے للعے ہزار دام

مومی الیہ	عظیم الدین	نظام الدین	اہلیہ مذکور	زیب النساء دختر
للعے ہزار	للعے ہزار	للعے ہزار	لعے	للعے ہزار

مہر
وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

مہر
فتح سنگر فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

مہر
عبد الحمید فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

عبارت پس پشت پائین و نشان بشرح یادداشت مندرجہ بالا۔

عبارت حاشیہ پیش پشت نشان جانب راست در باب نوشتہ شدن فرمان داخلہ
روزنامچہ عبارت ایں پیشی نشان بر حاشیہ جانب چپ باب داخلہ دفاتر شاہی +
خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

چھٹم

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی بمہر وزیر الممالک نواب قمر الدین خان صین بہادر . . . . .
بتاریخ روز جمعہ شانزدہم شہر محرم سنہ ۹ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۳۹ ھجری سالہ
سیادت و نقابت رتبت ایالت و امارت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدۃ امرائے
رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب الحضرت الخاقان
معتمد الملک میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان و نوبت واقع نگاری
کشور خان نزادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی تسلمی میگردد حکم صادر شد کہ بست و
دو بیگہ زمین از محل قدیم پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال دولت
متعلقان سید اسد اللہ شبیرہ قطب الاقطاب حضرت مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر
چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند واقعہ سوم شہر رجب المرجب سنہ ۹
موجب تصدیق یادداشت تسلمی شد +

دستخط موتمن الدولہ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ سیادت و نجابت مرتبت امارت
ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت اعتضاد خلافت
پناہ فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشورستانے ناظم و منسا ظم ملک و مال ناہج منہاج دولت
اقبال خلاصۂ مخلصان باعزم قدر و دستیں مستدمان معرکہ رزم عمدہ منبع الشان
زبدہ امرائے بلند مکان صاحب سیف و القلم رافع اللواء و العلم وزیر صائب تدبیر
باوفا یکرنگ وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام اعتماد الدولہ قمر الدین خان بہادر مظفر جنگ

آنکه داخل واقع نمایند +

شرح دستخط سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدهٔ امرائے رفیع الشان زبدهٔ خوانین بلند مکان لائق المرحمت والاحسان مقرب الحضرت انسخاقان معتمد الملک میر جمله معظم خان خانخانان بهادر مظفر جنگ ترخان آنکه داخل واقع نمایند +

خواجه معین الدین چشتی قدس سره

حمید مجید مبارک

بالتماس مشار الیها و غیره متعلقان سید اسد الله نبیرهٔ قطب الاقطاب حضرت خواجه معین الدین چشتی بهیچ وجه معیشت معتد بها ندارند و جماعه کثیر همراه دارند و شب و روز بعبادت الهی و نماز و روزه تلاوت قرآن مشغول اند - میدارد فضل و کرم انکه بست دو بیگه زمین از پرگنه حویلی اجمیر موجب اسناد حکام و وجه معاش موهی الیها مقرر است سند درگاهی عهد مقرر شود بعرض اقدس رسید منظور محکم شد +

بست بیگه زمین از محل قدیم

مشار الیها	ممساة
اسامی	نجیب النساء صبیگه
ممساة	
شریف بی بی صبیگه	رحیم النساء سے بیگه
ممساة	
زلف بانو سے بیگه	ممساة
تحریر تاریخ صدور سند الیه مطابق واقع گل است	پانزدهم شوال سنه واحد جلوس والا کذا بعرض مقدس رسید

مهر
معتمد الملک میر جمله معظم خان خانخانان بهادر
مظفر جنگ ترخان

مهر
وزیر الممالک قمر الدین خان بهادر
نصرت جنگ عماد الدوله

مهر
غلام علی خانه زاد محمد شاه
بادشاه غازی

مهر
فدوی علی احمد خان فدوی
محمد شاه بادشاه غازی

نقل فرمانچه

بادشاه
عهد محمد شاه

بمهر وزیر میر معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بهادر ترخان

میر جمله معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بهادر
ترخان خانه زاد محمد شاه بادشاه غازی

طغرا

کماشتهاے جاگیرداران وکروڑیان پرگنه حویلی دار الخیر اجمیر را اعلام آنکه بموجب یادداشت واقعه عهد بادشاه مرحوم مغفور تاریخ شانزدهم محرم سنه ۹ یازدهم شهر شوال سنه ۱۲ بعرض مکرر رسیده مواضی دولت بیگه زمین محل قدیم از پرگنه مذکور بدستور سابق بشرط قبض وتصرف در وجه مدد معاش مسماة بی بی کمال دولت متعلقان سید اسد الله نبیره قطب الاقطاب حضرت خواجه بزرگ حسب الضمن مقرر گشته باید که طبق یادداشت واقعه عمل نموده اراضی مذکوره را بتصرف آنها باز گزارند وصلاد مطلقا تغیر وتبدیل بدان راه ندهند که حاصلات آنرا صرف نموده بدعاے بقاے دوام دولت ابد مدت مواظبت می نموده باشند واگر در محل دیگر چیزے داشته باشند آنرا اعتبار نه کنند درین باب قدغن دانسته حسب المسطور بعمل آرند +

تاریخ بست ونهم جمادی الثانی سنه ۱۳ جلوس قلمی شد +

عبارت ضمن پشت فرمانچه

مقدمه شرح ضمن در وجه مدد معاش مسماة بی بی کمال دولت متعلقان سید اسد الله نبیره قطب الاقطاب حضرت بموجب یادداشت واقع عهد مرقوم تاریخ شانزدهم شهر محرم الحرام سنه ۹ - یازدهم شهر شوال سنه ۱۲ مکرر بعرض مقدس رسیده پرگنه حویلی صوبه دار الخیر اجمیر بدستور سابق +

عه بیگه زمین از محل قدیم

مسماة	مسماة	مسماة	مسماة
مشمار الیه	نجیب النساء	شریفه بی بی	رحیم النساء	نجابت بانو
۷ بیگه	۵ بیگه	۵ بیگه	۷ بیگه	۷ بیگه

نقل فرمانچہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر خان ترخان

طغرا

نگاشتہ ہائے متصدیان مہمات وجمہور سکنہ روضہ منورہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ واقع بلدہ صوبہ دار الخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب التماس وکیل سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت بعرض اقدس اعلے رسید کہ موکلان وہیچ ممر وجہ معیشت مقرر ندارند۔ واوقات بعسرت میگذارند امید وار اند کہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضہ مذکور سوائے علے السویہ در وجہ معاش موکلان مرحمت شود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ یافت کہ یومیہ مسطورہ از اوقاف روضہ مذکورہ سوائے علے السویہ در وجہ مدد معاش مشار الیہ وغیرہ مقرر باشد۔ لہذا حسب الحکم اعلے قلمی میگردد کہ یومیہ مذکورہ را از تاریخ ورود پروانہ حسب المضمن بمشار الیہ وغیرہ میرسانیدہ باشند۔ تا کہ آنہا صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعائے دوام دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشند اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار ننمایند۔ درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور العمل آرند۔

تاریخ بست و ہفتم شہر ذیقعدہ سنہ ۲۳ جلوس والا قلمی شد۔

عبارت ظہر فرمانچہ

ضمن باسم سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت بموجب التماس وکیل مشار الیہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضہ مسطور سوائے علے السویہ از تاریخ ورود پروانہ

۱۵ ر یومیہ

مشار الیہ	کرامت اللہ
نفر ۴ ر	۴ ر

مسماۃ امت اللہ ۴ر — مسماۃ بی بی صاحبہ ۳ر

نقل فرمان

ابوالعدل عزیزالدین عالمگیر بادشاہ غازی ۔

باسم سبحانہ تعالے شانہ

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ دو لک وچہل وہشت ہزار دام از موضع ارطرکہ وغیرہ در پشت من اعمال پرگنہ جویلی وارالخیر اجمیر از گذاشت سید حسین خان بہادر وغیرہ کہ یک ہزار و پانصد روپیہ حاصل آنست در جہ انعام زبدۃ المشائخ الکرام سید السادات سید امام الدین سجادہ نشین روضہ بطریق التمغا بافرزندان از بیع بارس پیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان مذکور کامدگار والاتبار خود را زے ذوی الاقتدار وامرائے عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان دیوانی ومنکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروڑیان حال استقبال ابدا وموبدا در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلے کہ شنیدہ موضعات مذکور را دربست نسلا بعد نسل وبطنا بعد بطن خالدا ومخلدا بتصرف اولاد فرزندان باز گزارند واز صوادم تغیر وتبدیل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری فوجداری ومالوجہات واخراجات مثل فتلہ ومحصلانہ ودارونگانہ بیکار وفسکاردہ نیمے ومقدمے وصدودسے وقانگوئی مزاحم ومتعرض نشوند وتوفیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی

وانچه از حسن تردد و در جمع بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید و تحذین
بلیغ دانسته هر سال سند مجدده طلبند و از یرلیغ کرامت تبلیغ و الا تخلف و انحراف
ننورزند و هفتم شهر صفر المظفر سال پنجم از جلوس والا نوشته شد تم

عبارت پشت فرمان

بر رسالت سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانای مدارج دین و دولت شناسای
مراتب ملک و ملت فرارنده لوای شوکت و حشمت طرازنده بساط ابهت و عظمت اقتضای
خلافت و فرمانروای اعتماد سلطنت و کشورکشای ظفرپیرای معارک جهانبانی -
عیش افزای محافل کامرانی و دقیقه یاب سرائر بادشاهی رمزشناس فراجدانی و آگاهی
جوهر مرآت حقیقت و دوفا فروغ شمع یکرنگی و صفا همدم و همکشای مجلس خلص محرم خلوت سرای
صدق و اخلاص فرمای سیف قلم مدار امور عالم قدوه خوانین بلند مکان زبدهٔ امرای عظیم الشان وزیر صائب تدبیر مشیر شفیق مضمر
عمیم اقتدار لازم الاختصاص والا عزاز واجب الاحترام الامتیاز رکن سلطنت بادشاه سلیمان اقتدار وزیر الممالک حمدة الملک مدار المهام
آصف جاه نظام الملک بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بنده های درگاه سنتوکهه رام

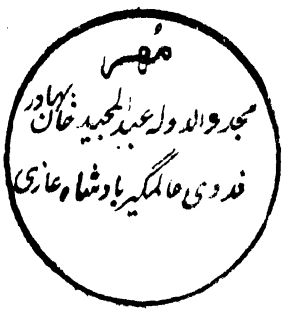

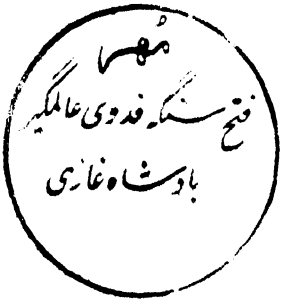

شرح یادداشت واقع تاریخ روز سہ شنبہ شہر شوال سنہ ۵ جلوس مبارک معلے موافق ۱۱۷۱ھ
مطابق خورداد ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج
دین و دولت شناسائی مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طراز ندہ
بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و نصرت ورائے اعتماد سلطنت و کشور کشائی ظفر پیرائے
معارک جہان ستانی عیش آرائے محافل کامرانی و تشنہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس
مزاج دانی و آگاہی جوہر حقیقت مرات وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے
مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائے سیف و قلم مدبر امور
عالم قدرہ خوانین بلند مکان زبدہ امرائے عظیم الشان مشیر صائب تدبیر ممالک مدار
امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاغرار واجب الاحترام والامتیاز رکن سلطنت
بادشاہ سلیمان جاہ وزیر الممالک حمدہ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر
فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندگان درگاہ آسمان جاہ
سنتوکھ رام قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ دو لک و چہل و ہشت ہزار کری دام از
موضع اربڑکہ وغیرہ در بست عمدہ پرگنہ جویلی صوبہ اجمیر از گذاشت میر حسین خان بہادر
در وجہ انعام التمغا سید امام الدین سجادہ نشین روضہ حضرت خواجہ بزرگ فرزندان
نسلا بعد نسل و بطنا بعد بطن و آنچہ از حسن تردد بفیزاید بمعافی توفیر مرحمت فرمودیم
واقعہ ۱۷ رمضان سنہ ۵ بموجب یادداشت قلمی شد شرح دستخط سیادت و نجابت
مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و
ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طراز ندبساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت
و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائی ظفر پیرائے معارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی
و تشنہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی۔ جوہر مرات حقیقت و وفا
فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص

کارفرمائے سیف قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر
صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام
والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یاروفادار آنکہ بعرض مکرر رسانند شرح دستخط
مدبر الملک اعز الدولہ زکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ بست و نہم ذی الحجہ سنہ ۵ جلوس والا مکرر
بعرض مقدس رسید شرح دستخط وزیر الممالک جمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یاروفادار آنکہ فرمان والاشان تسلیم نمایند +

شرح دستخط وزیر الممالک جمدۃ الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار یاروفادار آنکہ بنظر درآمد

شرح دستخط وزیر الممالک جمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یاروفادار
آنکہ در ربیع پارس سیل فرد دستخطی ۱۷ رمضان مبارک سنہ ۵ جلوس سیاہہ محرم سنہ الیہ +

از نگذ اشت میر حسین خان بہادر حاصل الـــہزار عہ

از نغر عبد الواحد خان پسران شیخ سعد اللہ مرحوم
للعالمیـــ حاصل صاعصر

شرح دستخط روزنامچہ وغیرہ جانب راست پشت فرمان +

شرح ادخال سیاہہ ودفتر جانب چپ پشت فرمان +

نقل فرمان

ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی رحمہ اللہ تعالے

باسم سبحانہ تعالے

مہر کلان بادشاہ

طغرا اطلا باسم بادشاہ

درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار و

ہشتصد کرسی دام وضع نامزد معہ رامپورہ عمدہ پرگنہ علی مصاف صوبہ اجمیر از تغیر غلام
کہ یکہزار و یکصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام سیادت و فضائل مآب کمالات اکتساب
سید امام الدین بطریق التمغا بفرزندان بلاتبدیل اتامی قسمت معافی توفیر ربیع پارس نیل
حسب الضمن مقرر باشد۔ باید کہ فرزندان نامدار و کامگار والاتبار وزرائے ذوی الاقتدار
و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان
معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیان مال و استقبال ابدا مومی الیہ را در استمرار و استقرار
انحکم اقدس اعلی کوشیدہ دامہائے مذکورہ را موضع و بست نسلا بعد نسل و طبقا بعد طبق خالدا
و مخلدا ابتصرف آنہا بازگزارند و از صوادم تغیر و تبدیل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش
صوبیداری و فوجداری و مال و جہات و اخراجات مثل فتلعہ و محصلانہ و داروغگانہ بیکار
و شکار۔ دہ نیمے و مقدمے و صدو دے و قانون گوئے مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل
تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن تردد آن در جمع آن بیفزاید۔ مسموع و
مرفوع القلم شمارند۔ درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نہ طلبند
و ما زیر لبیغ کرامت تبلیغ تخلف و انحراف نورزند۔ بازدہم شہر ربیع الاول سال یازدہم از جلوس
اقبال مانوس بہمت تحریر یافت +

عبارت پشت ضمن فرمان

سر رسالہ شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے راج دین و دولت شناسائے
مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و عشمت طرازندہ لسباط ابہت غایت اعتماد
خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عشیر آرائے
محافل کامرانی۔ جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص
محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند
زبدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک ہند امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص

والاعزازه اجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاه سلیمان اقتدار وزیر الممالک جمله الملک مدار المهام یار وفادار شجاع الدوله برهان الملک والاوقار اعتماد الدوله آصف جاه نظام الملک ابوالمنصور خان بهادر صفدر جنگ +

شرح یادداشت بتاریخ از دوشنبه نهم شهر صفر المظفر سنه ۱۱ جلوس میمنت مانوس موافق سنه ۱۱۸۴ مطابق ۹ خرداد ماه بر رساله شرافت و نجابت بمنقبت امارت و ایالت منزلت دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازنده لوای شوکت و حشمت طرازنده بساط عظمت و ابهت اعتضاد خلافت و فرمانروای اعتماد سلطنت و کشورکشای ظفرپیرای معارک جهانبانی عیش آرای محافل کامرانی جوهر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا همدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص کارفرمای سیف و قلم مدبر امور عالم قدوه خوانین بلندمکان عمده امرای عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار المهام روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاغراز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنته بادشاه سلیمان اقتدار وزیر الممالک جمله الملک مدار المهام یار وفادار شجاع الدوله برهان الملک والاوقار اعتماد الدوله آصف جاه ابوالمنصور خان بهادر صفدر جنگ و نوبت واقع نگاری خانه زادان درگاه آسمانجاه عقیدت آسا نگارش یافته این قلمی میگردد - حکم صادر شد که مبلغ یک لک نوزده هزار هفت صد دوازده دام موضع ناندمعه مزرعه امبود رسبت عمله پرگنه حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجه انعام التمغا سیادت مآب

سید امام الدین با فرزندان و متعلقان بلا قید انامی و تسمت نسلا بعد نسل و بطنا بعد بطن و آنچه از حسن
در جمع آن بفزاید بمبانی توفیر مزاحم نشوند مرحمت [illegible] رسیدیم واقعه چهارم شهر صفر سنه ۱۱ بموجب
تصدیق یادداشت تسلیمی شد شرح دستخط شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت
دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت [illegible] زنده لوای شوکت و حشمت طراز
بساط ابهت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروای عتماد سلطنت و کشورکشائی ظفر پیرای
معارک جهانبانی عیش آرای محافل کامرانی جوهر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا
همدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص کارفرمای سیف و قلم مدبر امور
عالم قدره خواهین بلند مکان عمدة امرای عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار المهام رشید ضمیر
عالیمقدار لازم اختصاص و الاعزاز واجب الاحترام والاتمیاز رکن السلطنت بادشاه سلیمان اقتدار
وزیر الممالک جملة الملک مدار المهام یاروفادار شجاع الدوله برهان الملک والاوقار اعتماد الدوله آصف جاه
ابو المنصور خان بهادر صفدر جنگ آنکه بعرض مکرر رسانیده داخل واقع نمایند شرح دستخط واقعه نگار
کل آنکه مطابق واقع کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملة الملک مدار المهام یاروفادار
شجاع الدوله برهان الملک والاوقار اعتماد الدوله آصف جاه ابو المنصور خان آنکه بعرض مکرر رسانید
شرح دستخط سیادت و نجابت پناه میر احمد علیخان آنکه بست و نهم صفر المظفر سنه ۱۱ جلوس والا
مکرر بعرض مقدس اعلی رسید شرح دستخط وزیر الممالک جملة الملک مدار المهام یاروفادار
شجاع الدوله برهان الملک والاوقار اعتماد الدوله آصف جاه ابو المنصور خان بهادر صفدر جنگ آنکه
فرمان والا شان تسلیمی نمایند شرح دستخط وزیر الممالک مدار المهام یاروفادار شجاع الدوله برهان الملک
والاوقار اعتماد الدوله آصف جاه ابو المنصور خان بهادر صفدر جنگ آنکه بنظر درآمد [illegible] دام مقدمه
که تنخواه موضع نامده مزرعه رامپوره در بست عمدگیر حویلی مضاف صوبه دار اجمیر از تغیر غلام یوسف
بشرح دستخط وزیر الممالک جملة الملک مدار المهام یاروفادار شجاع الدوله برهان الملک والاوقار اعتماد الدوله
آصف جاه ابو المنصور خان بهادر صفدر جنگ آنکه از ربیع یارس نیل

نقل خط انور

عرضی گزرانیده وسیل سید امام الدین مبنی بر رسیده از فضل و کرم امیدوار است که مرسوم نامزد معه امور
در سبت عمله پرگنه حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجه انعام عالتمغا موکل با فرزندان متعلقان
بلاقید اسامی و قسمت معافی توفیر نسلاً بعد نسل و طبقاً بعد طبق مرحمت شود و دستخط صاد خاص بنام
اعلی مزین شوند که فرمان والاشان بدید ۔

نقل فرمان

محمد جلال الدین ابو المظفر شاه عالم بادشاه غازی ادخل الله فی الجنان ۔

باسمه تعالی شانه خواجه معین الدین چشتی قدس الله سره

طغرا اطلا ۔ باسم بادشاه

مهر بادشاه

وفیقت یافت اقتران مسند آرای والاشان واجب الاذعان چنان یافته که موضع گنگوانه و تهار معی موضع
نانده معه امور و عمله پرگنه حویلی اجمیر که مبلغ دو هزار روپیه حاصل آنست از تغیر شهامت و غیره در وجه
انعام آلتمغائی حقایق و معارف آگاه سید امام الدین سجاده نشین حضرت با فرزندان
بلاقید اسامی و قسمت بمعافی تصدیق و یادداشت و توفیر انچه از حسن تردد در جمع آن بنفیز ایداز
ابتدائے فصل ربیع یوتت سیل حسب المضمن مقرر باشد باید که فرزندان نامدار کامگار والاتبار وزرائے
ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان جهمات دیوانی
و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال ابدا مومید و در استمرار و استقرار

این حکم مقدس معلے کو شنیدہ مواضع مرقومہ رنگا لعد نسل و بطناً بعد بطن خالصہ گاؤ مخلداً متصرف آنہا واگزارند۔ واز عہدہ ادائے تغیر و تبدل مصئون و محروس داشتہ بعلت پیشکش صوبہ داری فوجداری و مال و جہات سایر اخراجات مثل فتلہ و محصلانہ و دارو غلہ و ضیافتانہ و شکار و بیگار روزہ نیمے مقدمے صدور نیابد و ہرکارگان گوے مزاحم و متعرض نہ شوند و از کل تکالیف دیوانی و مطالبات خاقانی معاف و مرفوع القلم شمارند۔ دریں باب تاکید کید و قدغن مزید دانستہ بسال سند مجدد نہ طلبند و از ریلنج کرات تبلیغ و الاتخلاف و انحراف نورزند +

بتاریخ بست و یکم شہر محرم الحرام سنہ یازدہم جلوس والا ثبت رسید یافت ۴۰

عبارت ضمن پشت و نشان ۔ پنج سطر

تفصیل مہرہا

مہر کلان

نظام الملک مدار المہام آصف جاہ
برہان الملک شجاع الدولہ ابو المنصور
خان بہادر صفدر جنگ یار وفادار
سپہ سالار فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی

مہر

سید ہدایت علیخان فدوی
شاہ عالم بادشاہ غازی

عبارت حاشیہ پشت فرمان جانب دست راست +

نشان

ابو البرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی بنام صوبہ اجمیر بہ کارگذاری بہادر مشمولہ منسل نمبر ۱۲۱ محافظ خانہ دفتر بارگاہ حضرت خواجہ صاحب

مہر بادشاہ

فدوی عقیدت و ارادت نشان لایق المرحمت والاحسان مورد مراحم بودہ بداند

چون تمامی امور انتظام درگاه شریف و عزل و نصب مردمان منتظم آن و خبرگیری هرگونه امور از جانب حضور
بوده آمده درینولا مکرر بسمع اشرف رسیده که انتظام درگاه شریف از حد اعتبار و خراب است عزیز علی
متولی که از طرف حضور بر عهده او مقرر شده بود اکثر اسباب درگاه شریف را متصرف شده و نیز آمدنی
دیهات خورد و برد مینماید و خدا و خلق الله را تکلیف و ایذا میرساند لهذا نامبرده را از عهده تولیت معزول
کرده بچشم مرزا محمد تیمور شاه بهادر را عهده تولیت و نیابت بنام دیوان سید مهدی علیخان مقرر فرموده
سرافراز کردیم لهذا به آن فیض وسی خاص ارتقام میرود که دیوان صاحب ممدوح را که هرگونه لایق انتظام درگاه شریف اند
و تمامی خدمها و خلایق از طریق دیوانصاحب موصوف که صاحب سجاده هستند راضی و شاکر اند نزد خود
طلب ساخته از حکم حضور والا مطلع سازد و بر دیهات و تمامی امور و انتظام متعلقه تولیت مذکوره بنحو
التصرف و دخل دیوان صاحب ممدوح کنانیده دهد دمادم معین اوشان باشد و حساب و کتاب تولیت
مسطور و آمدنی دیهات از عزیز علی متولی به دیوان صاحب فهمانیده کنانیده دهد درین باب تاکید دانسته
حسب المسطور بعمل آرد که موجب خوشنودی حضور و اظهار کمال رسوخ و فدویت آن فیض وسی خاصان امتیاز
زیاده تفضلات +

مشمول امثال نمبر ۱۲۰ محافظ خانه رجسٹر درگاه حضرت خواجه صاحب

فرمان مطاع بلیف رتبه والا بنام دستخط حضور بنام کول برک صاحب بهادر نوشته شد +

بند اول - انتظام جمیع امور درگاه شریف حسب دستور قدیم و اسناد بادشاهی باختیار صاحب سجاده
باشد و همه املاک دیهات خدام درگاه شریف که از طرف حضور والا بطور دانی و فوقی مقرر
شده آمده است بنده و بست آن نیز از طرف صاحب سجاده باشد و هم روزینه و روزینه
داران املاک و غیره علاقه درگاه حسب تصواب و رضاء صاحب سجاده باشد و تحصیل
و تشخیص دیهات علاقه درگاه و نیز خدام باختیار کل صاحب سجاده باشد و یا متولی مالک است
دیگر احدے را دخل و مزاحمت نبوده و نماند و کسی که هارج و قاصر بوکر خدمت درگاه
باشد آنرا اگر صاحب سجاده خواهد بر طرف نماید و از درگاه خارج کرده و هم حصه ملک

روزینہ قاصر انخدمت متوفی و مسدود ساز و اختیار صاحب سجادہ است +

بند دوم ۔ محاسبہ از لغایت تا بہ مداخل و مخارج تحصیل و تشخیص دیہات ہم اسباب کہ ٹھہ ہا کہ مال دار شاہی است از متولی معزول صاحب سجادہ از ہمہ مراتب بنا بر آنکہ خود گاز جائداد منصرفہ و غیرہ منقولہ بہ صاحب سجادہ نشان کنانیدہ و بدہد و از آنینہ احتیاط دارد کہ بہ کوٹھہ ہائے بادشاہی کہ بہ بارگاہ شریف بستند کسے خیانت دست اندازی نہ سازد کہ مالکیت آن با حضور میرسد و با صاحب سجادہ دیگر کسے او خلد نیست ۔

بند سوم ۔ موضع دائرہ علیحدہ از دیہات درگاہ صاف برائے معاش متولی مقرر بودہ آمدہ کسیکہ متولی باشد موضع مذکور معاش است برائے ذات متولی نیست کہ بہ کسے گروے بدہد ۔ اگر گرو بدارد عوضے دارد از ذات متولی معزول خواہ حویلی یا جائداد دیگر کہ برائے ذات او مقرر است ازان بگیرد و موضع مذکور بہ معزول نمیدہد صاحب سجادہ کہ علاقہ تہ بیت بنام نور چشم تیمور شاہ است از طرف نور چشم سپرد سازد و رسید صاحب سجادہ بنظر رسیدہ و اگر کسے ایشاں را در مرثیا متولی معزول پیش نماید بدساقط از اعتبار است کہ دستہا ران حضور والا در ین امر نیست و ہم متولی اندراہ فریب از صرف کردن زخطیر پیش مرتبا محتاط رشدہ بود ۔ ہمہ آمدنی درگاہ را خورد و برد خود بہ کسے بنام اجارہ استمرار داشتہ و بباطن مطلب خود مینما یدازانہا بر آوردہ انچہ در آن خیانت و غبن متولی باشد ازان صاحب سجادہ بہ ماند ۔ دیہات را بدرگاہ شریف داخل سازد کہ بدوران عمر صاحب سجادہ منظور شکیہ و استمرار کسے نیست کہ بہر گونہ مالک صاحب سجادہ و حضور است و ہم از روے شرع شریف و راثت وغیرہ و ہم از نظر حضور از قدیم صاحب سجادہ ہمہ امورات درگاہ و ال و کوٹھا و غل و نصب نوکران و خدام وغیرہ شاگرد پیشہ و ہم صفائی نمودن و جمع کردن و اجرا مسدود کردن ذریعہ و ملک وغیرہ اختیار صاحب سجادہ بودہ آمدہ است حالا ہم مالک است ۔

بند چہارم ۔ کواغذ جمع خرچ آمدنی دیہات انجولی دریافت و فہمیدہ ہر چہ از اخراجات روزمرہ

---

۱ بدانجا ۔ دانچہ از روے کاغذ شرف صاحب سجادہ

۲ نمودہ محض غائبانہ و خائن سست اعتقاد ان نا پاکیزہ رو یعنی درجہ کہ مقصود از معزول آنست کہ خود بخود

درگاه شریف بموجب دستور قدیم و ماموجب باشد و آنچه در ماهه داران و روزینه داران بموجب دستور قدیم الایام
یا بموجب انشاء بادشاهی باشند آنرا بحال و برقرار رسم تجویز صاحب سجاده داشته آنچه نو
احداث یا فضول و بجا به سبب عایت و یا مروت اختیار هر کس که باشد موقوف ساخته
کاغذ صاحب بدستخط خود بطور دستور العمل کرده حواله صاحب سجاده کند و تغیر و تبدل و بجائے بدان
سند دستخطی حضور یا نور چشم مرزا تیمور شاه بهادر نگردد تا که آینده را بند و بست مستمر و اقعی گردد فقط
بند پنجم ـ رقوم فوج و چرخ که دیهها به سبب افواج کسی میدهند متولی چیزی نبوده حالا از عین مال گرفته میشود
در پرگنه اجمیر معاف است واز دیهات درگاه هم صاحب سجاده گرفته نمیشود رسم
بند ششم ـ ناظم اجمیر مدام معاونت صاحب سجاده و اهلکار میرزا تیمور شاه و متولی حال میکرده باشد
دیگر گونه دستگیری ساعی و مستعد ماند و در جمیع ابواب بموجب دستور قدیم داخلت امین و تحصیلدار
از حضور نشده اند بخوبی گذانیده دهد رسم

نقل شقه بادشاه

مشتمله مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانه جسٹر درگاه حضرت خواجه صاحب

چون اکنون بسمع شریف رسیده که انتظام درگاه شریف حضرت قطب الاقطاب خواجه معین الدین چشتی
واقع دار الخیر اجمیر نهایت ابتر و برباد و خراب است و باعث ابتری و بربادی عزیز علی متولی وغیره
عمله تحصیل که همه خائن بوده اند و در تحصیل دیهات و دیگر اخراجات وغیره متعلقه درگاه شریف تجویز خود
آرائے امور و احداث جاری ساخته و غبن اقسام نموده چنانچه چندین مسئله رد له بدریافت تغلب
و تصرف بجائے انتظامی درگاه شریف تقرر متولی از طرف حضور معمول قدیم بوده است و بدل
فیض منزل منظور است که صلاحیت جمیع امور درگاه شریف که مقام بزرگان و پیران عظام است
عزیز علی متولی خائن معزول فرموده خدمت تولیت بنام نور چشم مرزا تیمور شاه بهادر و نیابت بنام
سید مهدی علیخان صاحب سجاده درگاه شریف که بموجب شد آمد قدیم و فرامین سلاطین سابق و حضرت

فردوس منزل انار اللہ برہانہ است مقرر فرمودیم چنانچہ بر کارمزد بالصدر بماند لیکن چنانکہ مرکوز خاطر اقدس عالیست بسبب شعبدہ بازی بد نہادی فیلسوفی متولی معزول کہ چاشنی خار است و انجاح مدارج در انتظام آنجا دقایق باقی است لہذا انجو یز مقدمات و تدارک و بندوبست آن از رتبہ دل منظور و پیش نہاد خاطر انور است و از بس ضرورت ہمزبان بدستخط حضور ملفوفہ شقہ کرامت رقومہ نزد آن فدوی خاص فرستادہ شد مرقوم کلک عنایت سلک میگردد کہ اصل و یا نقل بند مقدمات مرقومہ ملفف جٹھی خود موسومہ ناظم احمیر شریف بتاکید بمفہمون روانہ نمایند کہ ہر مقدمات مرقومہ قرار واقعہ رسید کواغذ سابق بدستور اندرون کوٹھہ و صاحب سجادہ برآوردہ معائنہ و فدوی عقیدت سرشت مولوی محمد خان کہ از حضور روانہ شدہ است کاراماننت تحصیل از دست نامبردہ میگرفتہ باشند و انچہ امین مسطور دیوان مہد علیخان صاحب سجادہ ظاہر کند بموجب آن بندوبست قرار واقع کنانیدہ مدام خبر گران بودہ ہر وقت معاونت میکردہ باشند۔ و بعد فراغ انتظام کامل حسب رضائے صاحب سجادہ صاحب ممدوح بحضور پر نور اطلاع دہد تا اہل دین یاب نبرد ۔

رقعہ

کچہری صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع اجمیر بہ جلوس ہنری میڈلٹن صاحب بہادر واقع یکم جون سنہ ۱۸۲۷ء

امر فرد شقہ خاص کرامت اختصاص حضور معلے امحمد اکبر شاہ بادشاہ دام اقبالہ بنام انجانب ملفوف خط انگریزی صاحب جج دہلی ورود یافت و بوضوح انجامید کہ حضور معلے میر عزیز علی را کہ بر عہدہ تولیت درگاہ شریف مقرر بودہ از عہدہ مذکور معزول کردہ و بہ بعضے جہ ماموردا شتن موصوف الیہ برین عہدہ اکنون منظور مزاج معلے نیست و دیگر کس از پیشگاہ حضور معلے برائے این عہدہ تجویز شدہ خواہد آمد۔ از انجاکہ درینجو امر متعلقہ درگاہ مداخلت باہالیان سرکار منظور و متعلق نیست و ظاہرا عزل و نصب این عہدہ کہ ہمیشہ از حکم حضور معلے شدہ آمدہ است نظر برین اندرین باب امتثال امر فیض

حکم شد

که از تاریخ نهم میر عزیز علی متولی از عهده تولیت درگاه دست بردار شود و در امرے از امور متعلقه درگاه مداخلت نسازد و نقل روبکار نهد احوط اینست که ارباع نزد دیوان مهد علیخان و میر عزیز علی و امین درگاه و تحصیلدار درگاه فرستاده شود و نقل مشتمل لف خط دیوانجی فرستاده آید و درج خط دیوانجی گردد که اگر بعد این حکم میر عزیز علی در امور درگاه چیزے خلعت نماید بانیجا ارباع دهند که تجویز بصیغه فوجداری عنوان عمل حکمی بعمل خواهد آمد و عرضداشت بجواب مشتمل حضور منشی اپنبٹی نوشته سازد ÷

تذکره

در باب تقرر منصب دارگی بشیخ مصلح الدین و باز استقرار منصب مذکور بشیخ سراج الدین از انتقال شیخ مصلح الدین

ذکر بست در بیان آنکه چون عنقران پناه حضرت ظل سبحانی از راه قدردانی خدمت سجاده نشینی بده اولاد اصلین قدوة العارفین مقرب بارگاه جبروتی قطب الاقطاب بحقائق و معارف آگاه شیخ [illegible] از تغیر سید فخر الدین عطا فرموده بعد رحلت حضرت از تغیر حقائق و معارف آگاه مرحوم خدمت مسطوره به سید مصلح الدین مقرر گردید محصول فصلیع سنه ۱۱۹۱ فصلی موضع گیلونه تنخواه مقرری سجاده نشین که حق سراج الدین بود باوجودیکه جنس تنخود بتصرف خود آورده سید مصلح الدین محصول آن از شیخ سراج الدین استرداد کرد و جنس گندم وجو وغیر ذالک که در خرمن بود تمامی را متصرف شد دیرزمان بندگان حضرت قدر قدرت سلیمان مرتبت حضرت ازراه کرم و فضل من ابتدائے تاریخ جهاردهم ربیع الاول سنه ۲ خدمت مرقومه بشیخ سراج الدین مرحمت فرمود سید نجم الدین که از انتقال سید مصلح الدین بخدمت مسطوره در ایام جهالت قیام داشت بمجرد استماع این خبر تمام محصول فصلیع سنه ۱۱۲۰ فصلی موضع مرقوم که حاصل آن مبلغ یکصد دیگر و بیست دوازده آنه نقد و موازی یکهزار و دو صد یازده من دلبست هشت آثار غله بوزن اکبری پیدا شده بود بتصرف خود آورد در هر چند وزارت پناه خواجه محمد مقیم دیوان

میر عباد الله نائب تولیت پناه خواص خوانی متولی بموجب نباشکسان شیخ سراج الدین پیاده ها
تعیین کردند که محصول ضبط ننمایند اثر نه کرد و تمام محصول سراج الدین گرفته گریخته رفت چنانچه
تصرف طومار او به استخط قانونگو و غیره عمله و فعله موضع مرقوم موجود است اگر اندرین باب حسب الحکم
بنام ناظم صادر شود محصول فصل مسطوره از متصرف استرداد نموده به شیخ سراج الدین
رساند تا به بمعیت خاطر بدعای دوام ابد مدت اشتغال نماید +

تفصیل مهر هائیکه خوانده شد

غلام حسین ابن سید ابو الوالی

مهر شکسته

غلام علی

مهر عطاء الله خادم درگاه

شریف الله غلام خواجه معین

سید قاسم ابن نور الدین

محمد باقر ابن سید مرتضی بنده درگاه

محمد ظاهر خادم درگاه

مهر فقیر الله خادم

غلام محمد من جان محمد بنده درگاه

عاشق طالب وصل محمد

محمد مراد ابن سید ابو المعالی

سید الله بخش

عبده سیح الدین

اشرف احمد

امجد محمد فاخر

سید دوست محمد

سید جعفر

محمد فاروق

حیات الله

محمد معصوم

دلیپ رائے غلام خواجه معین الدین

اشرف احمد

میر محمد علی فدوی فرخ سیر بادشاه

سید لعل محمد خادم خواجه معین الدین چشتی

عبد الوهاب ابن شهباب

دیگر مهر هائیکه اندراج آنها خواندن نمیتوانستم بحال خود بگذاشتم اصل تذکره بدفتر

دیوان اوقاف موجود است ۱۲

تذکره

در باب عزل شیخ فخر الدین و نصب شیخ سراج الدین چشتی بمنصب سجادگی بصدارت سید احمد جان صدر بصدور و استقرار منصب مذکور به شیخ منیر الدین صاحب مدظله العالی بعد وفات شیخ سراج الدین مرحوم و مغفور +

مایانکه جمیع پیرزادها و ارباب وظائف و اکابران و خادمان و فقرا و صلحا متعلقان روضه منوره زبدة الواصلین قدوة العارفین ایم هرگاه حضرت بعد فتح کام بخش باجمیر تشریف آوردند و برای زیارت قطب الاقطاب اندرون گنبد مبارک تشریف فرمودند در آنوقت سید فخر الدین سجاده نشین بود از زبان او بجناب کرامت مآب الفاظ ناشایسته بر آمد - نعوذ بالله منها - همهمو آواز او بگوش حضرت رسید - چون از اوراد و وظایف مفرغ شده بیرون گنبد مبارک تشریف فرمودند بصدر بصدور رسید احمد خان حکم شد که فخر الدین لایق سجادگی این مکان متبرکه نیست تغیر فرمودیم - شخصی که از اولاد حضرت لیاقت و قابلیت سجاده نشینی داشته باشد بنظر انور بگذراند صدر بصدور حکم از اکابران و بزرگان شهر تحقیق نموده سید سراج الدین ولد سید ابو الفتح ابن سید علم الدین عم فخر الدین معزول بود بصلاح و تقوی آراسته شب و روز بعبادت و ریاضت و تلاوت قرآن مشغول بودند بنظر مبارک گزرانیدند چنانچه حضرت ظل سبحانی از راه تفضل سید سراج الدین را منصب سجاده نشینی مفوض فرمودند بعنایت خلعت خاصه و زنجیر فیل و یک هزار روپیه زر فرمودند - بعد وفات سید سراج الدین مرحوم سید منیر الدین خلف سید سراج الدین مرحوم که قابل و لایق سجادگی بود در عهد مبارک از انتقال پدر بخود سرفراز شدند چنانچه سید منیر الدین مذکور سجاده نشینی را بدستور سجاده های پیشین سرانجام میدهد و لیل و نهار بعبادت و ریاضت

حق اشتغال دارد ودوام بوقت سه گھڑی شب باقیمانده در گنبد مبارک حاضری شود
ودعاے ازدیاد دولت ابد مدت خلیفه زمین وزمان باعث آرام عالم وعالمیان فاتحه میخواند
وخدمت مستقرار وغربا وصلحا ومردمان صادر وواردحتے الممکن در بجاے آرد بامردم
جمیع اکابران وخادمان وبزرگان وغیره از محسن سلوک مومی الیه راضی بشاکرایم +

مواهب پیشانی وحاشیه دربن تذکره که خواندن آمد اما تعداد موجب تکثیر است

مهر
قمرالدین بن شمس الدین

محسن خان خانه زاد
محمد شاه بادشاه

مهر
سید محمد خیر الله محتسب
خادم شرع شریف

قاضی ظهور الله

سید جعفر

شیخ محمد ولد عبد الرشید
خادم درگاه

سعد الله بن شیخ
فیض محمد خادم درگاه

ولدت محمد خطیب

محمد بدبن فاروقی

محمد حاشق

تذکره

در باب باغیچه واقع اندرکوٹ من محلات دار الخیر اجمیر

عرش آشیانی بر خدمت سجاده نشینی قطب الاقطاب دیوان خواجه حسین
مرحوم مقیام داست یک باغیچه واقع اندرون اندرکوٹ که به قبض وتصرف دیوان
مغفور بود بعد ازان سجاده ها کرسی به کرسی شدند وبر باغیچه مذکور قابض متصرف
میبودند ودرعهد حضرت خلد منزل خدمت سجاده نشینی به حقایق ومعارف آگاه

شیخ سراج الدین گشت شیخ مومی الیه نیز بر باغیچه سجاده های شیبین بر باغیچه مذکور قابض و متصرف بود و حالا هم صاحب سجاده بر باغیچه مسطوره قابض و متصرف اند هیچ کس سهیم و شریک در ان نیست هر که سجاده میشود باغیچه مرقومه را بقبض و تصرف خود می آرد و هر که بر مصداق این مقال و تعیین این حال آگاهی داشته باشد رسنت الله گواهی خود ثبت نماید یا اجازت دهد که عند الله ماجور و عند الناس مشکور گردد +

مواهیر

دستخط قانون گو بخط هندی

نقل محضر

به شهادت جمیع پیرزادها و ارباب وظایف و خدام و غیره و استگان درگاه شریف بوقت

سجادہ نشینی سید امام الدین صاحب سجادہ .....

قطب الاقطاب قدس سرہ العزیز

مایانکہ جمیع پیرزادہ ہا و ارباب وظائف و خدما و غیرہ و ابستگان درگاہ حضرت سلطان العارفین زبدۃ الواصلین مقتدائے بارگاہ جبروتی کاشف اسرار لاہوتی حضرت جمہو سکنہ بلدۂ دار الخیر اجمیر ایم۔ اقرار معتبر لاریب فیہ داریا مینمائیم بدین وجہ کہ چون از ان روز یکہ از انتقال سید سراج الدین پیرزادہ سجادہ نشین از روے ارث خدمت منصب سجادگی روضہ متبرکہ بہ حقایق و معارف آگاہ سید منیر الدین مقرر و مفوض گشتہ در ہر امور مرجوعہ ما مردم سعی غور و پرداخت و بذل و توجہات فراوان میکردند۔ و در حق ما مردم بر طبق استعداد مراعات نیز میفرمودند چنانچہ ما بندہا در عہد امن بودہ از حقایق آگاہ راضی و شاکر ماندیم۔ و بہنگام تشریف آوردن خلد مکان در بلدہ اجمیر۔ کاکل حضرت خدیو گیہان گیتی خدا سید سراج الدین و الا حقایق آگاہ در روضہ مقدسہ از دست خود تراشیدہ بودند۔ و بنولا معارف آگاہ مذکور بہ قضاے الٰہی ولیعت حیات سپردہ۔ و سید امام الدین و سید فیض الدین ورثہ ماندند۔ سیما سید امام الدین خلف کلان سجادہ نشین مرحوم کہ بزیور فضیلت و تقوے آراستہ و پیش ازیں ما مشارالیہ موجب ایماے والد بزرگوار خود در اجمیر رسیدہ و ترک معاملات دنیا کردہ و زاویہ قناعت گزیدہ شب و روز در خدمت والد حاضر میماند۔ و در خبر گرفتگی احوال ما مردم یگانہ روزگار تصور نمی توان نمود و از مشارالیہ بسیار راضی ایم۔ چون جماعت کثیر وابستہ ہمراہ دارد و معیشت ہیچ نیست اگرچہ منصب سجادگی بر سبیل حقوق وراثت بہ سید امام الدین مقرر شود مقدمہ درگاہ رونق خواہد یافت و ما مردم بہ آرام خواہیم بود بنابران این چند کلمہ بہ طریق رضی نامہ نوشتہ دادیم۔ ۱۴ ربیع الآخر سنہ ۲۳ +

گلے بشگفت ز فرالدین ز گلزار معین الدین

خاکپاے تو شد عطاء اللہ خواجہ معین الدین رسول اللہ

زاولاد علی آل پیمبر نسل معین الدین

جمال الدین از نسل خواجہ معین

نقول احکام عدالت ہائے اجمیر

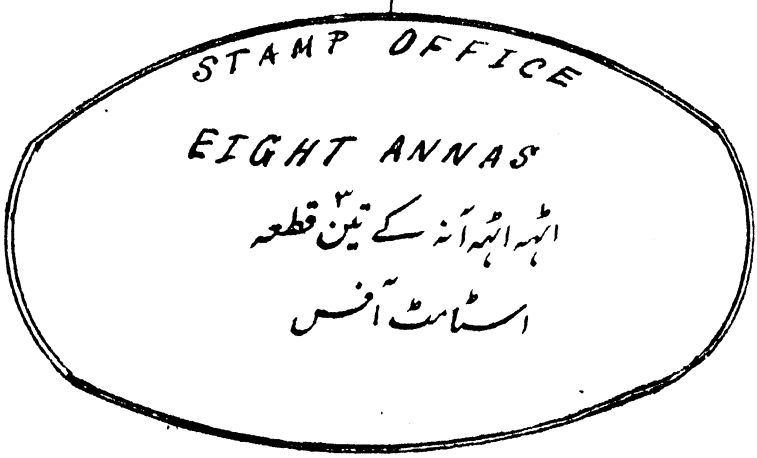

روبکاری کچہری اسسٹنٹی ضلع اجمیر باجلاس کپتان شکسپیر صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر کے

حسب درخواست وکیل دیوانجی بموجب حکم کپتان ڈیوڈسن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۵۵ء

واقع ۱۷ - مارچ ۱۸۵۵ء

دستخط

بخط انگریزی

دیوان سید اللہ علیحضرت سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب مدعی | درخواست بجائے جانے شادیانہ کے درگاہ میں وقت تقریب
میر حفیظ علی متولی درگاہ خواجہ صاحب علیہ | زیارت مراجعت سفر کے از روئے گواہی گواہان قدیم

پہلے ماہ جون سنہ ۱۸۴۷ء مین سوال وکیل دیوان جیو کا مبدرخواست مشتمل بر بالا کے کہ اس وقت مین دیوان جیو سے سفر سے آئے تھے گزر کر متولی کو فہمایش اجراء رسم قدیم کے حضور صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر سے ہوئی تھی مگر متولی نے انکار لکھا تھا کہ یہ رسم قدیم دیوانجیو جاری کرانا چاہتے ہین رسم قدیم نہین ہے اور پہلی جولائی سنہ ۱۸۴۳ء مین کپتان مکنوس صاحب بہادر نے بعد دریافت و تحقیق کے بسبب عدم ثبوت قدامت کے یہ درخواست دیوان جیو کی منظور نہین فرمائی تھی اس وقت صرف بہ فہمایش عمل درآمد قدیم اکتفا ہوا تھا اب عرصہ چھ سات برس کے دیوانجی سمت حیدرآباد دکن کے گئے تھے ماہ جولائی سنہ ۱۸۵۴ء کو سوال وکیل دیوان جیو کا اسمضمون پر کہ دیوان جیو اجمیر مین آنے والے پہلے سے بندوبست و تجویز بجائے جانے شادیانہ درگاہ کی وقت زیارت درگاہ کی کے بتقریب مراجعت سفر کے ہو جاوے محکمہ مختشمہ کمشنری مین گزر کر اس محکمہ مین آیا اور متولی سے جواب طلب ہوا - وہی جواب طلب ہوا - وہی جواب انکاری اور تجویز سابق کپتان مکنوس صاحب بہادر اسسٹنٹ کو متولی نے لکھا مثل سابق کے دستی کا حکم ہوا مطلق نہ ملی - باوجودیکہ متولی نے کتاب درگاہ سے نقل درخواست قاضی منیرالدین برادر جیو - وجواب اپنے وغدام و اظہارات نقارچیان وغیرہ بھیجے مگر حکم آخر

اصل یا نقل اور اصل مثل بالکل دستیاب نہوئی - من بعد ۷ - اکتوبر ۵۴ء کو وکیل دیوانجیو ثبابت
قدامت رسم نواخت شادیانہ پر مامور ہوا - وکیل دیوان جیو نے فہرست بیس نفر گواہ کے
گذرانی - وزیر علی پیرزادہ وخدا بخش فراش - ومحمد علی سلامی خوان درگاہ - وامین الدین - و
واحد علی خادم درگاہ - وخدمت علی - وحسین علی پیرزادہ - وقادر بیگ فراش درگاہ وہمت علی
ملازم درگاہ - نو نفر گواہان دیوان جیو نے بالاتفاق تصدیق مضمون دیوان جیو کی کری کہ
وقت واپس آنے دیوانجی کے سفر سے ہمیشہ شادیانہ نواخت ہوتے ہین - اور من بعد عرضی
خادمان درگاہ بتائید تحریر متولی کے گزر کر بدریافت تکرار زیادہ کے جاگیرداران
رئیسان شہر سے بھی یہ دستور پوچھا گیا - امام علی جاگیردار دلوارہ وشیخ چشتی بخش ادہمی
ومیر ارشاد علی جاگیردار - وقربان علی واسد علی جاگیرداران ومحمد بخش اندر کوٹی و
عبدالوہاب ولد میر حسینی بخش ودلیل جمعدار کان سرائے رکوٹی ومحمد خان ٹھیکہ ولواب
عبدالکریم خان خلف نواب عنایت اللہ خان ارشاد ومیر علی جاگیرداران ہاتھی کھیڑہ وغفور علی
جاگیردار اگھرے - وعنایت اللہ شاہ جاگیردار - ونارائن بخش وجوالا ناتھ ومولچند نیبان
قانونگوے اجمیر نے برابر تصدیق . . . . . قدامت رسم بجائے جانے شادیانہ وقت
مراجعت سفر دیوانجیو کے کری - مگر حسین علی خادم جاگیردار نصفے ناندلہ وحسین بخش و
وزیر وقطب بخش نقارچیان وسکندر خان وفتح محمد وسیو افرما نوازنے مطابق بیان
متولی نہونا دستور نواخت شادیانہ کا بتقریب مراجعت سفر دیوانجیو کے ظاہر کیا فقط اور
مثل سابق کے پھر بھی بہت تلاش کے نہ ملی - جو کہ از روے تحقیق کے بگواہی گواہان
معتمد جاگیرداران ورئیسان شہر کے برابر ثابت ہے کہ دستور قدیم ہے کہ جب دیوانجی
سفر سے آتے ہین اور آتے ہی اول مرتبہ جب زیارت کو درگاہ مین جاتے شادیانہ
نواخت ہوتے ہین - اور بعد بابا اسکے متولی نے کوئی وجہ تردید کا مل نہین گذرانی مثل
سابق جو متولی نے لکھی تھی - باوصف تلاش کے ملی نہین اور خادم درگاہ اور نقارچی

وغیرہ چند نفر جو تائید متولی کی کرتے ہین وہ مجہول برعایت متولی ہیں کہ خادم ہمقدم متولی اور نقارچی تابعدار متولی ہین۔ بیان اُن کا قابل اعتبار نہین اور قطع نظر اسکے رُوک نواخت شادیانہ کے جانب متولی سے محض براہ عناد کیا ہے ورنہ نواخت شادیانہ مین کچھ ہرج متولی یا درگاہ کا نہین ہے دیوان جیو اولاد خواجہ صاحب ہین اگر انکی توقیر کے لئے بہ تقریب مراجعت سفر کے شادیانہ بجے تو کیا قباحت ہے بہرحال ہماری رائے مین یہ درخواست دیوان جیو کی حسب رسم قدیم ہے اور کچھ اسمین قباحت بھی نہین اور ہامین تحقیق کے دو تین روز سے دیوانصاحب سفر سے آکر بانتظار صدور اسی حکم باہر شہر کے قطب صاحب مین مقیم ہین اور شہر مین نہین گئے بجواد ینا شادیانہ کا ہرگونہ مناسب ہے اس واسطے . . . . . .

حکم ہُوا

کہ دیوانجیو شہر مین جاوین اور زیارت درگاہ کو اول جاوین بوقت جانے دیوانجی کے زیارت کیلئے درگاہ مین شادیانہ معمولی نواخت ہووین اور یہی دستور آئندہ کو مرعی رہے ؛

مقابلہ شد — بساعت — بقراہ — دستخط انگریزی

العبد — العبد — سرداراں نقلنویس — منالال نقلنویس

نقل

STAMP OFFICE

EIGHT ANNAS

ہشت آنہ

اسٹامپ آفس

دستخط حاکم بخط انگریزی

نقل حکم دستخطی جناب کرنیل چارلس جارج مدکسن صاحب بہادر مشمولہ مثل ہمقدمۂ بندوبست

دنگہ و فساد وقت غسل مزار خواجہ صاحب بابین میلہ عرس شریف بموجب حکم پنڈت سھاگرام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر واقع ۲۳ جولائی ۱۸۷۳ء حسب خواہش محمد علی مختار عام دیوانجی صاحب

حکم ہوا

خط دیوانجی و جواب متولی درگاہ کا حضور نے سماعت فرمایا۔ تحریر متولی درگاہ کی بدالتزام حضور ناواجب ہے۔ کیونکہ متولی درگاہ نے درجہ اپنا برابر دیوان جیو لکھا ہے۔ اور یہ بات نہیں ہو سکتی اور طرف متولی درگاہ سے پاس ادب دیوان جیو رہنا ہر صورت سے واجب ہے کیونکہ دیوان جیو پوتا خواجہ صاحب ہے اور متولی درگاہ نوکر سرکار اور توقیر اسکے تعلق دیوانجی بہ نسبت دیگران زیادہ ہے۔ اس واسطے پروانہ بنام متولی درگاہ لکھا جاوے کہ حسب دستور سابق پاس ادب دیوانجیو کا کرتا رہے۔ اور آیندہ سے وقت تحریر جواب احکامات کے احتیاط رکھے۔ یکم اپریل ۱۸۵۶ء۔ و خط بنام دیوانجی لکھا جاوے کہ وہ بموجب دستور سابق کاربند رہیں اور کوئی نئی بات نہیں کریں۔ مرقوم صدر۔

مقابلہ نمودہ شد

بقرات	بسماعت
العبد	العبد
علی محمد خان	فتح چند

نقل

نقل روبکار ہذا مشمولہ مثل نمبری ۷۵۳ دستخطی جناب کرنیل چارلس ڈکسن صاحب بہادر کمشنر اجمیر حسب درخواست محمد علی مختار عام دیوانجی صاحب بموجب حکم جناب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۸۷۶ء کو دیگئی

روبکار محکمہ کمشنری ضلع اجمیر باجلاس کرنیل چارلس جارج ڈکسن صاحب بہادر کمشنر واقع یکم ماہ نومبر ۱۸۵۵ء

عرصہ تخمیناً چھ ماہ کا ہوا بانتہ ضلالایا کہ مین ایام عرس حضرت خواجہ صاحب مین باہم اہالیان درگاہ دنگہ وفساد ونوبت زدوضرب کے پہنچی۔ بعد تیاری مثل وصدور حکم آخر کے کچہری صاحب اسسٹنٹ بہادر سے اپیل اس کا حضور مین ہوا کہ اب تک مثل درپیش ہی ایک معدہ اپیل شادیانہ بھی رجوع ہے۔ اور اصل منشاء اس فساد کی یہ پائی گئی کہ وقت آنے دیوانجی کے سفر سے شادیانے بحکم عدالت بجائے گئے تھے۔ خادمان ومتولی درگاہ کو ناگوار ہوا اسی باعث سے جو دستور ایام عرس مین ہاتھ دیوانجی ومتولی اور خادمان سے ہوتا تھا اسمین کمی وبیشی ہوئی۔ اور تکرار وفساد زیادہ بڑھگیا۔ اور منظور حضور یہ ہے کہ جو طریق مذہب انکا سلف سے ہے اسی موافق رہے طرف سرکار سے کچھ کمی وبیشی ضرور نہین اور اسی لئے ہر سہ فریق سے قرارنامہ دستور العمل ایسی امورات کے طلب ہوکر ملاحظہ آئے تو جو کئی قسم کی نارضامندگی دیوانجی نے طرف متولی لکھی ہے۔ جو سجادہ نشین مندرس فوتی مانگتی ہین یہہ بات تو باختیار وبحکم سرکار ہے متولی کو کچھ اختیار نہین الا کسر آداب دیوانجی البتہ ہوئی۔ اور اگر خدام ومتولی حسب دستور آداب دیوانجی رکھتے تو یہ نوبت منصدن کے نہین پہنچتے۔ اور پاس ادب دیوانجی کہ صاحب سجادہ اولاد خواجہ صاحب ہے۔ بہرصورت واجب ہے کہ متولی اور خدام آداب دیوانجی کا رکھین اور حضور نے کئی بار متولی کو کہلایا اور عام کچہری مین بھی حکم دیا کہ اگر متولی اپنی جگہ کو رکھنا چاہتا ہے تو ادب وقواعد دیوانجی کا رکھے۔ الا باوجود اسقدر فہمایش کے تاحال اطمینان حضور نہ ہوئی کہ خاطر خواہ تعمیل اسکی متولی نے کری ہو اور حضور کو بہرحالت انتظام خاطر خواہ طرف نوکران درگاہ سے مطلوب ہے کس لئے کہ تجربہ آلیسمین راہ نہو انتظام آیندہ کا بھروسہ نہین۔ اور اگر متولی درگاہ حویلی دیوانجی پر جاوے اور اطاعت اُن کی کرے اور گفتگو نوشت وخواند بہت درستی سے ہو

یہ امر کچھ مشکل نہین اس واسطے +

حکم ہوا کہ

مضمون ذیل کا رقعہ سے حضرت علیہ متولی درگاہ کو اطلاع دیا جاوے کہ حسب الحکم حضور تعمیل کرکے دربارہ ادب قواعد صاحب سجادہ کو کوشش کرے اور متفق الصلاح و رضامند ہوکے سرکار مین اطلاع کرے کہ بہت بہتر اور عین خوشی خاطر حضور و باعث نظم کلی کارخانہ درگاہ شریف رہے۔ اور اگر تا حکم ثانی یہ امر ظہور مین نہ آویگا اور جو کوئی شکایت ادب کسر آداب صاحب سجادہ کی ہے وہ رفع نہ ہوگی تو پھر حضور سے بدرجہ لاچاری اور حکم ہوگا و بندوبست مناسب بابت کامون درگاہ کے کرنا پڑیگا۔ اور بابت خاندان دیوانجی کے پہلے بارہ سال کے حضور مین دل لگاکر اور سنبھال کر دیوانجی کرکے اور قرض چالیس ہزار روپیہ قرض خواہان اُنکے کو دیکر سب کو راضی کئے۔ اور ایسا بندوبست کیا تھا کہ بیس پچیس برس مین سب قرضہ بیباق و خلاص ہو جاتا۔ اور صدر امین صاحب اول کو کہ کاربند دلبست تعلق اُن کے ہے بار بار لکھا الآاب تک قرضے قلیل نہ جمع ہوا ہے۔ اور جیسا بھروسہ پہلے وہ کچھ نہ رہا۔ اگر صاحب سجادہ اپنے قول و قرار پر چلتے تو تا حال قریب نصف تو ادا ہو جاتا اور جو زر کہ بیرونجات مین ہاتھ انکے آیا اگر اس سے مدد کرتے قرضہ پورا اتر جاتا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جیسا ہر ایک عزت جگہ اپنی کے اٹھاتا ہے۔ اور آبرو رکھتا ہے ویسا ہی دنیا سے بھی بدلا پہنچتا ہے۔ اور افسوس ہے کہ دیوانجی صاحب اپنی جائداد کی جگہ ہو کر اور چھوڑ کر ایسے غافل ہوئے کہ کسی سال خبر نہ لی کہ صاحب سجادہ کہ پوتے حضرت خواجہ کے ہین۔ باوجود اسکے نیک راہ نہ چلتے اور پرواہ جگہ اپنی کی نہ رکھتے تو دوسرے لوگ ایسی نے پروائی کم کرتے۔ اور اب بھی جو صاحب سجادہ پر ہوئے عزت اور جائداد و جاے خود رکھینگے۔ تو پھر اسمین ہم کو ضرورت تاکید و تنبیہ کے نسبت دیگران کے نہ ہوگی بل جیسی قدر و عزت اولاد حضرت کی ہے۔ اس سے زیادہ نیک نامی دنیا و دین مین ہوگی

اور نظر آتا ہے کہ جو وکیل دیوانجی و متولی ہین حسکم عدالت سے خبر صحیح و راست موکلان اپنے کو نہین پہنچاتے۔ اور اسی سبب وہ ناراض و ناخوش ہوتے ہین اور فساد زیادہ بڑھتا ہے انکے دونون وکلاء کو چاہیئے کہ جو حکم عدالت ہو۔ اسکی خبر راست و درست پہنچایا کرین۔ اور راہِ غمازی کو چھوڑ دین۔ اور اس پر بھی کچھ عمل نہوگا تو نسبت وکلائے مذکورین حسکم مناسب تادیب ہوگا۔ اب معرفت ناظر کے ہر ایک کو اطلاع دیجاوے اور ایک ایک نقل بھی ناظر کو دیجاوے کہ اصل روبکار پاس ہر ایک کے بھیجکر رسید و اطلاع یافت۔ دستخط خاص ان کے لکھا کر حضور مین پورٹ کرے +

العبد العبد العبد

دیوانجی صاحب سجادہ اولاد خواجہ صاحب	میر حفیظ علی متولی درگاہ شریف	رحمت اللہ وکیل
اطلاع ہوئی	مضمون روبکار ہذا سے اطلاع ہوئی	درگاہ شریف مضمون روبکار سے اطلاع ہوئی

مقابلہ نمودہ شد

بقرأت	بسماعت
عبد العلی نقلنویس	نبسی ہرنام نائب محافظ دفتر اجمیر درجہ اول

تذکرہ انساب اولاد

حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا معین الحق والدین قدس سرہٗ

خواجہ بزرگ یک دختر و سہ پسر داشت خواجہ سید فخر الدین خواجہ سید ضیاء الدین ابو سعید خواجہ سید حسام الدین ۔ و حافظ بی بی جمال +

خواجہ سید حسام الدین بہ صحبت ابدال پیوست و از چشم مردم پنہان شد +
خواجہ سید ضیاء الدین ابو سعید دو پسر داشت ۔ خواجہ احمد و خواجہ وحید کہ ذکر ایشان در نسخہ فوائد الفواد مذکور است اما بیش ازین معلوم نیست +
خواجہ سید فخر الدین در زمان حضرت خواجہ بزرگ در موضع ناندن سکونت داشت و بہ تردد کاشتکاری ارضی کہ حضرت خواجہ بزرگ بہمت آن پیش بادشاہ دہلی رفتہ فرمان آوردہ بود ۔ زندگی میکرد ۔ و بعدہ در قصبہ سرواڑ کہ از اجمیر شانزدہ فرسنگ است سکونت اختیار کرد ۔ و ہمون جا بوصال حق پیوست ۔ مرقد پاکش در آبادیے قصبہ بر لب حوض بزرگ واقع است رحمۃ اللہ تعالے علیہ +
و از جملہ پسران او سید حسام الدین پسر بزرگ کہ احوال او در اکثر کتب مذکور است باقی حال دیگران معلوم نشد ۔ سال وفاتش ۶۵۳ ہجریست +
بی بی جمال حافظہ دختر خواجہ بزرگ ۔ از وے دو پسران بوجود آمدند ۔ و برحمت حق پیوست ۔ قبر بی بی جمال و فرزندانش پائین روضہ شریف خواجہ بزرگ است و جفت شرعی بی بی جمال شیخ رضی الدین بود کہ در قصبہ ناگور بر کنار تالاب مندولا آسودہ است +

خواجہ حسام الدین سوختہ بن خواجہ سید فخر الدین برگزیدہ آفاق و ہم صحبت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا بود۔ و بجہت سوز و گداز و عشق کہ داشت در اقصائے عالم بہ لقب سوختہ مشہور گشت مرقد پاکش در قصبہ سانبھر باختر سوے بر سر راہ اجمیر نمودار است و متحقق است کہ از وے و پسران بوجود آمدند۔ خواجہ معین الدین خورد و خواجہ قیام الدین ببر بال و خواجہ سوختہ موصوف و رسال ہفتصد و چہل و یک رحمت حق پیوست +

خواجہ معین الدین خورد۔ خواجہ حسام الدین سوختہ خلیفہ اعظم خلیفہ نصیر الدین محمود رضی اللہ عنہ اولیا بود۔ مرقد پاکش با مین مزار حضرت خواجہ بزرگ است در مجمر سنگ سفید۔ از وے یک پسر بود سید نظام الدین و از و سید فرید الدین و از و سید قطب الدین است کہ بہ چشت خان ملقب بود و سپہ سالاری افواج مالوہ داشت و یکے از نبائر خواجہ معین الدین خورد سید بدھ بود کہ از سلطان محمود خلج خطاب سید الملک یافت دیگر حال مفصل اولاد خواجہ معین الدین خورد معلوم نیست۔ چو آنکہ از اولاد و احفاد او کسانے چند در نواح کن مالوہ ہنوز سکونت دارند۔ و حضرت خواجہ خورد در سنہ ۷۶۱ ھ رحلت فرمود +

خواجہ قیام الدین ببر بال بن خواجہ حسام الدین مرد دلیر بود۔ و با پیکر پرستان شیراز بسے در آویخت ازین جہت او را ہیلا باکھ میگفتند۔ یک پسر بود قبر خواجہ قیام الدین با مین روضہ خواجہ بزرگ برابر مرقد بابا خواجہ معین الدین خورد واقع است در مجمر سنگ سفید۔ خواجہ ببر بال در سنہ ۷۶۲ ھ ازین دار ناپائدار انتقال کرد +

خواجہ نجم الدین خالد بن خواجہ قیام الدین است از وے و پسران بوجود آمدند سید المجید بن خواجہ نجم الدین خالد دو پسر داشت خواجہ احمد و خواجہ حمید بیش ازین حال ایشان معلوم نشد خواجہ خالد در سنہ ۷۶۶ ھ ہجری وفات یافت +

سید کمال الدین حسن احمد پسر دوم خواجہ نجم الدین خالد است (داود القول بعضے برادر خواجہ سید نجم الدین خواندہ اند کہ خواجہ سید نجم الدین او را بہ فرزندی ہم قبول کردہ بود) سال ولادتش

سنه ۸۶۷ هجری قدسی است۔ وشهاب الدین فرزند خواجه سید کمال الدین است از بس متورع بود واز دست پیکر پرستان اذیت ها برداشت ودر سنه ۸۱۱ هـ فوت شد واو را پسرے بود سید تاج الدین بایزید بزرگ دانشمند بزرگ وعالم متبحر بود اکتساب علوم دینیه کرد ودران زمانے که از چیره دستے پیکر پرستان بنائے اسلام در دار الخیر اجمیر قطع گردیده بود بالآخر وقتیکه سلطان جنید روشن اسلام تازه کرد سید تاج الدین را به درس وتلقین جماعه اسلام در اجمیر مامور فرمود چنانکه در گلزار ابرار وخیار الاخیار وغیره بشرح وبسط مندرج است در سنه ۸۸۰ هـ ازین سرائے بنجروزه رحلت فرمود وزوجه او دختر مفتی محمود دهلوی شیخ الهند بود +

..... سید نور الدین ظاهر پسر اجمند شیخ تاج الدین است زوجه او دختر پاک حضرت خواجه محمد حسین ناگوری بود چنانکه از خبار الاخیار ونفس الارواح مبرهن است او تا مدت دراز بر جاده مشیخت وارشاد مکین بود در سنه ۹۰۵ هجری جان بحق تسلیم کرد +

سید رفیع الدین بایزید خرد پور دلبند نور الدین ظاهر است صاحب علم وعمل وخوارق وکرامات بود۔ سالها در روضه حضرت خواجه معین الاولیا جد بزرگوار خویش درس گفت بیشتر گمراهان را از ضلالت براه راست نمود زوجه او از خواندان خواجه حمید الدین صوفی السوالی است ارباب احوال آن برگزیده آفاق نسخه گلزار ابرار شاهد است بسال وفات نهصد وبست ودو نبوی قدسی +

سید معین الدین ثالث فرزند جگر پیوند سید رفیع الدین بایزید خورد وقتیکه در اجمیر ظلم وتعدی را جگان بسر حد نهایت رسانید از جمله امرا واز خدمگزشت۔ او خورد سال بود۔ خادمان جان نثار او را از نیجا در ناگور رسانیدند که وطن مادر بزرگش بود۔ همونجا اقامت ورزید واز خانواده بزرگ خواجه حمید الدین صوفی سوالی جفت عفیفه یافت وهمونجا در سال نهصد وچهل رخت رحلت بربست۔ ودر جوار مرقد حضرت خواجه حمید الدین صوفی سوالی مدفن یافت

و مادر ائمه پسران خواجه حسن و خواجه حسین و خواجه ابو الخیر بود +

خواجه حسن - مجذوب بود و دو دختر داشت یکی بی بی سلطان خاتون که به سید ولی محمد بن خواجه ابو الخیر منکوحه شد - و دوم ملکه جهان که بعقد نکاح سید شاه محمد بن خواجه ابو الخیر درآمد +

دیوان خواجه حسین متاهل نگشت +

خواجه ابو الخیر - دوازده پسر داشت پنج پیش از زمان آگهی وصیت پدر فوت شدند و هفت باقی ماندند سید ولی محمد - سید علم الدین - سید محمد - سید معین الدین - سید شهاب الدین - سید محمود - سید مودود - سال وفاتش ۹۲۹ هجریست +

سید ولی محمد بن خواجه ابو الخیر از بطن زوجه خود سلطان خاتون یک پسر داشت و یک دختر +

سید عبد الستار بن دیوان ولی محمد مجذوب بود - ذکر فضائل او در مدائن معین مذکور است گروه سوندها شاهی با منسوب بودند - سید ولی محمد را دو زن دیگر بود ند که از بطن او دو پسر شدند و به طفلی وفات یافتند +

بی بی جنبی دختر سید ولی محمد بن ابو الخیر با سید [illegible] بن سید شاه محمد بن خواجه ابو الخیر منکوحه شد +

سید شاه محمد پسر سید خواجه ابو الخیر بن معین الدین ثالث زوجه بشرعیه او ملکه جهان بنت خواجه حسن بود - از وی سه پسران بوجود آمدند - اول سید ابراهیم - دوم عبد الصمد سوم سید بایزید - از سید عبد الصمد اولاد شد - اما زنده نه نماند - از سید ابراهیم دو پسر بوجود آمدند اول سید غیاث الدین که لاولد رفت دوم سید محمد طاهر که بسمت ارکاٹ رفته سکونت اختیار کرد - اولاد او احفاد او تا الان بهمانجا باقی است و به اولاد سید محمد طاهر چشتی مشهور است و سید بایزید او نیز به شرعیه بود - بی بی جنبی منسوب سید ولی محمد - زن دیگر غیر کفو بود

اما از بطن بی بی جهنی یک دختر مسمات بی بی راستی بود که او را راج بی هم میگفتند - و از زوجه
شرعیه سید فخر الدین عرف سید هزاری بود - و دختران سید بایزید که از زن خاندان سیالان
نازل بودند - اول بی بی نصرت که از خواجه نعمت الله متولی منسوب گردید دوم عزت بی بی
که عجوزه فوت شد +

سید محمد - و سید مودود - پسران خواجه ابو الخیر مجردانه زندگی کردند و اولاد نرینه
شهاب الدین - پسر سید خواجه ابو الخیر دو پسر داشت - اول سید محی الدین - دوم
عاشق محمد عرف سید اچها - از سید محی الدین یک پسر شد - سید فخر الدین عرف سید هزاری
و دو دختر بودند - اول جان بی بی که از سید شمس الدین منکوحه شد - دوم فاطمه که از سید
عبد النبی بن سید ابو البرکات منسوب بود - و از سید فخر الدین عرف سید هزاری دو دختر
شدند - اول بزرگ ناکه از مفرح الدین بن دیوان فخر الدین منکوحه شد - دوم بی بی
فرزانه که از سید مصلح الدین بن دیوان فخر الدین منسوب گشت - و از سید عاشق محمد پسر
دوم سید شهاب الدین یک پسر شد سید نتهو و شش دختران شدند - یکی بی بی حفیظه
که در عقد نکاه سید شرف الدین بن سید نظام ..... در آمده حال دیگر دختران ظاهر نه شد
و از سید نتهو بن سید عاشق محمد عرف سید اچها یک پسر شد سید غلام حسین که پیش از
تاهل به سفر رفت و باز نه آمد +

سید خواجه علم الدین پسر سید خواجه ابو الخیر هم گرامی زوجه عفیفه او زحیب النساء از
اولاد صحیح خواجه حمید الدین سلطان التارکین ناگوری بود - و از وی سه پسر بوجود آمدند
اول سید علاء الدین - و دوم سید حسام الدین - سوم سید ابو الفتح +

بدانکه از سید علاء الدین سه پسران و سه دختران اولاد شد پسر اول -
سید محمد - سجاده نشین بود او را دو اهلیه بودند یکی از خاندان پاک سلطان التارکین منکوحه
شد - زن دوم مسماة ملیح النساء از کفو غیر بود یعنی بنت شیخ بهنیا ساکن قصبه [illegible] از بطن او

* و از بطن او یکدختر متولد شد - خواجه النساء نام که با شیخ عبد الرزاق نبیره سلطان التارکین م

چهار پسران شد اول فخر الدین که بعد وفات سید محمد سجاده نشین بود۔ اما بجهت ملال
که شاه عالم بهادر شاه بن اورنگ زیب بابا و بود از منصب سجادگی معزول شد۔ و سید سراج الدین
بن سید ابو الفتح بجاے او متمکن گردید۔ تا الان منصب سجادگی در اولاد او برقرار است۔ سید
فخر الدین بن سید محمد سه زن داشت اول بی بی جینی بنت نواب فیض الله خان از اولاد
مخدوم سید جلال بخاری۔ اما از و اولاد نشد۔ دوم بی بی عزیز بانو که از بطن او دو پسر شدند
اول سید مفرح الدین۔ دوم سید مصلح الدین۔ زن سوم از غیر کفو بود از مے یک پسر شد
سید نجم الدین +

سید سیف الله پسر دوم سید محمد بعض نام او شریعت الله هم نوشته اند زن
او بی بی صالح بنت مقرب خان از مے اولاد نشد۔ بالآخر سیف الله زن دیگر
کرد۔ او از کفو غیر بود از مے یک پسر شد سید حبیب الله۔ و سید حبیب الله
دو زن داشت۔ یک که غیر کفو بود از بطن او دو دختر تولد شدند۔ یکے پیش از زمان
آگهی بمیرد۔ دوم در عقد نکاح سید حمزه بن عظیم الدین بن عظمت الله بن حسام الدین
بن علم الدین در آمد۔ زن دوم سید حبیب الله بی بی رضائی نام داشت از بطن او
یک پسر شد سید فیض الله۔ و زوجه شرعیه او بدیع النساء نام داشت +

سید عماد الدین پسر سوم سید محمد نام زوجه او وجیهه النساء بنت شیخ نظام گجری
نبیره سلطان التارکین است از بطن او سه یار اولاد شد۔ اما در صدر حیات نماند
پایان کار از زن غیر کفو یک پسر شد که غلام چشتی نام داشت۔ و با دختر سید نجم الدین
بن سید فخر الدین بن سید محمد بن علاء الدین بن علم الدین که خدا شد پیش ازین احوال
او معلوم نیست +

سید عماد الدین پسر چهارم سید محمد زنی از شیخ زادگان کرانه در عقد نکاح آورده
بود۔ اما لاولد رفت +

مفرح الدین بن سید فخر الدین بن سید محمد زوجه او بی بی بزرگ النساء بنت فخر الدین عرف سید ترابی بود از وے دو پسر شدند حمید الدین و مجید الدین - و زوجه دیگر بی بی عائشه هم سید مفرح الدین را بود - اما از و اولاد نشد +

سید حمید الدین از بی بی صاحب جمال بنت سید مصلح الدین بن سید فخر الدین یک پسر شد که سید منتخن نام داشت و زوجه او مسماة بی بی زینا از اولاد قاضی حمید الدین ناگوری بود +

سید مجید الدین بن مفرح الدین از بطن مسماة سعادت بانو بنت قاضی ابو الفتح ساکن سانبهر یک پسر شد که سید غلام محی الدین نام داشت - و او را هفت دختران بودند اول کفایت نساء که از سید نجیب الله نبیره سید حسام الدین بن علم الدین منکوحه شد - اما از و اولاد نشد - دوم نور النساء که از سید وارث علی بن سید صدر الدین بن سید زین العابدین بن دیوان سید علاء الدین منکوحه شد - سوم رشیده بانو که از امین الدین نبیره سید حسام الدین بن سید علم الدین منکوحه گشت چهارم صاحب دولت که در عقد نکاح سید بولن بن سید وارث محمد بن شرف محمد بود - پنجم عزت بی بی که از شیخ غلام محمد بن عزیز محمد نبیره سلطان التارکین منکوحه شد - ششم زیب النساء که از شیخ رضا محمد بن محمد تقی نبیره سلطان التارکین منکوحه بود و او یک دختر داشت نام لعلی الفت و در عقد نکاح سید تاج الدین بن وارث علی در آمده - اما از وے اولاد نشد ذکر دختر هفتم سید محی الدین در مدائن معین ننوشته شاید که در کم سنی فوت شده باشد +

سید مصلح الدین بن سید فخر الدین زوجه او بی بی فرزانه بنت سید فخر الدین عرف سید ترابی بود از وے یک پسر و یک دختر شد پسر ششم نام که لاولد رفت و نام دختر بی بی صاحب جمال بود که از سید حمید الدین بن سید مفرح الدین منکوحه شد +

سید فخر الدین بن سید فخر الدین بن سید محمد زوجه خود از دهلی آمده بود [illegible]

یک پسر شد و یک دختر کمال دولت نام پسر غلام محی الدین آنا حال اولاد و احوال معلوم نشد و مسماۃ کمال دولت بہ سید علام حسنی بن سید عماد الدین بن دیوان سید محمد منکوحہ شدہ بود ۔

سید زین العابدین پسر دوم دیوان علاء الدین زوجہ او بی بی رحمت بنت سید علام الدین بن دیوان علم الدین بود از وے یک پسر شد سید صدر الدین و یک دختر بود مسماۃ بانو کہ از شیخ عبد القدوس نبیرہ خواجہ سلطان التارکین منکوحہ شد و سید صدر الدین را زوجہ شد عیسیٰ بی بی ماہ بانو بنت دیوان سید سراج الدین بود از وے یک دختر داشت رضیۃ النساء کہ در شیر خوارگی فوت شد ۔ زن دیگر سید صدر الدین مسماۃ گلاب بی بی بنت شیخ جمال الدین بن شیخ کمال الدین نبیرہ سلطان التارکین بود از وے سہ پسران شدند اول سید عبد العلی دوم سید ہمت علی سوم سید وارث علی مخفی مبادکہ در آخر سید صدر الدین معہ پسر خود مسمی عبد العلی بدیار شرعی رفتہ وفات یافت و پسر او سید عبد العلی بہ دہلی آمد ۔ زنے در نکاح خود آوردہ ہمہ نجا سکونت اختیار کرد ۔

سید ہمت علی ۔ پسر دوم سید زین العابدین از بطن بی بی سیف النساء بنت سید حمید الدین بن سید مصلح الدین یک پسر بود ۔ سید علمن و یک دختر بود سید النساء کہ از سید وحید الدین بن امین الدین منکوحہ شدہ ۔ سید علمن را سید نامدار علی بن سید وارث علی بمقام شہر بوندی شہید کرد ۔ و سید علمن را یک پسر بود مسماۃ فتح علی کہ او لاولد برفت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سید وارث علی ۔ بن سید زین العابدین از زوجہ خود مذکور نامدہ بنت سید مجد الدین بن سید مفرح الدین بن فخر الدین بن دیوان علاء الدین شش پسر و سہ دختر بوجود آمد و دختر اول شمر النساء کہ او امین الدین نبیرہ قاضی حمید الدین ناگوری منکوحہ بود و دختر

دوم لطیف النساء کہ از شیخ محمد علی بن غلام محمد بن عزیز محمد نبیرہ سلطان التارکین منکوحہ گردید۔ دختر سوم سراج النساء کہ در عقد نکاح سید علمدار بن سید ہمت علی بن سید صدرالدین بن سید زین العابدین درآمدہ بود +

سید ناصر علی بن سید وارث علی از جمعیت بی بی بنت شیخ نورالدین منکوح بود اما لاولد رفت +

سید تاج الدین پسر دوم سید وارث علی زوجہ او زلف النساء بنت شیخ رضا محمد نبیرہ سلطان التارکین او ہم لاولد رفت +

سید بہادر علی پسر سوم سید وارث علی در زمان طفلی فوت شد +

سید عزیز الدین پسر چہارم سید وارث علی زوجہ او مسماۃ رفیع النساء بنت شیخ غلام نبی نبیرہ خواجہ سلطان التارکین بود۔ اما از بطن او اولاد نشد۔ مگر سہ پسران از بطن کنیز بوجود آمدند۔ اول مضان علی دوم قمر حسین۔ سوم امراؤ علی +

سید اشرف علی پسر پنجم سید وارث علی زوجہ او امانت النساء بنت سید علی ساکن مادھوپورہ بود لاولد رفت +

سید لطف علی پسر ششم سید وارث علی زوجہ او امیر النساء بنت شیخ غلام نبی نبیرہ سلطان التارکین بود۔ از وے سہ پسران و دو دختران تولد شدند...

دختر اول قمر النساء و دختر دوم نجم النساء کہ یکے بعد دیگرے بسلسلہ زوجیت شیخ امیر علی بن محمد علی بن غلام محمد نبیرہ سلطان التارکین پیوست۔ وازین ہر دو اولاد نماند +

سید رستم علی پسر اول سید لطف علی زوجہ او فہم النساء بنت شیخ آلہی بخش بن شیخ شریف اللہ ساکن قصبہ جھونجھنون بود از وے دو پسران موجود اند و کدخدائی ایشان در قصبہ جھونجھنون شدہ است +

سید نجم الدین ۔ پسر دوم سید لطف علی نام زوجه او فهم النساء بنت شیخ شهاب الدین ساکن قصبه جونپور جنون بهست از وے یک پسر و هفت دختران تولد شدند نام پسر ریاض الدین احمد و نام دختر ظهور النساء کز ظهور النساء که در عقد نکاح شیخ نور احمد بن شیخ نجم الدین مولف کتاب مناقب ایحیب آمد و دختر دوم مسماة عظیم النساء به شیخ مولا بخش بن شیخ الهی بخش منکوحه شد +

سید غلام حسین ۔ پسر سوم سید لطف علی زوجه او مسماة سنجتا و ربانو بنت شیخ علام رسول است از وے یک دختر شد قمر النساء نام که در عقد مناکحت شیخ اصغر علی بن شیخ سلطان بخش در آمد و غلام حسین ازین دیگر از شهر بلرندی آورده بود نام او مسماة بهوری از قوم سقلار تهکم وے دو پسر دارد ۔ اما مسماة بهوری بمرتبه ثانی در نکاح غلام حسین آمده باشد زیرا که مسماة بهوری پیش ازین شوهر دیگر داشت و حال او معلوم نیست که بمرد یا هنوز حیات است الحمد لله که احوال اولاد حضرت زین العابدین باختتام رسید +

سید فضل علی ۔ بن دیوان سید علاء الدین بن سید علم الدین زوجه او عفیفه بانو از دودمان سلطان التارکین است از وے اولاد نشد ۔ و در سفر دکن همراه برادر خود سید زین العابدین بدست حرامیان افتاد و کشته ۔ دیگر احوال شان از کتب و شجره انساب واضح نشد ۔ والله اعلم بالصواب +

سید حسام الدین ۔ پسر دوم سید علم الدین بن خواجه ابو الخیر رحمته الله علیهم ۔ چهار پسر و یک دختر داشت ۔ نام ایشان سید احمد ۔ سید ضیاء الدین ۔ سید جلال الدین ۔ سید عظمت الله در طفلی فوت شد ۔ و مسماة رحمت بانو +

سید احمد ۔ پسر اول سید حسام الدین زوجه عفیفه او سلطان بی بی بنت شیخ شاه محمد منیره حضرت سلطان التارکین است ۔ از وے چهار پسران و دو دختران شدند دختر اول خورسنده بانو که از سید شمس الدین بن سید ابو الفتح منکوحه شدند و دختر دوم شریفه بانو که از سید عطاء الله بن سید ابو الفتح منکوحه شد +

سید محمود ۔ پسر اول سید احمد بن حسام الدین ۔ سید محمود معروف به چشتی خان بود و او در عهد شاهی

منصب عالی داشت زوجه او بی بی نصرت بنت سید عظمت الله بن سید حسام الدین بود
اما اولاد نداشت +

سید امجد پسر دوم سید احمد بن حسام الدین زوجه او بی بی شریف النساء بود بنت سید جلال الدین
بن سید حسام الدین از ے دو پسران و دو دختران بوجود آمدند - دختر اول نور النساء که به شیخ
عبد القوے نبیره خواجه سلطان التمش منکوحه شد و دختر دوم را نام ننوشت شاید که در
صغر سن وفات یافت +

سید مجید الدین بن سید امجد در زمان طفلی فوت شد +

سید امین الدین پسر دوم سید امجد را زوجه بود رشید بانو بنت سید مجید الدین مصنف راح العین
بن سید فخر الدین بن سید محمد بن سید علاء الدین سه دختران و دو پسران بوجود آمدند دختر اول
ساجده بانو که از سید بدیع الدین بن سید مجید الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح
منکوحه شد - دختر دوم فضیلت النساء عرف بی بی پهوندا که در عقد مناکحت سید میران جی
عرف امام بخش بن سید عزت الله و سیده از ے که پسر شد سید قمر علی دختر سوم حمیده بانو
در عقد نکاح شیخ امین الدین سهروردی ناگوری نبیره قاضی حمید الدین در آمد +

سید قوام الدین پسر اول سید امین الدین او را از بطن بی بی نجابت علیه بنت قاضی سید حسن محمد
بن سید عبد الله بن سید ابو الفتح دو پسر شدند اول قاسم علی دوم سید راحت علی - اما
قاسم علی را اولاد نشد +

سید راحت علی پسر دوم سید قوام الدین از زن کفو خود دو پسر داشت سید بهبکو و
سید امام علی +

سید حید الدین پسر دوم سید امین الدین زوجه او سیده بانو بنت سید همت علی بود
اما حال اولاد او تحقیق نه رسید والله اعلم بالصواب +

علیه ما داود بانه قائم بنت گرامیگ [illegible] پهوندا خوشی بخشه وارثی غازی صاحب بدهتروک شد ۱۲

سید عبد الاحد ۔ پسر سوم احمد بن سید حسام الدین زوجہ عزت النساء از وے سہ پسران بوجود آمدند ۔ خیر اللہ و نجیب اللہ و عظیم اللہ و زوجہ سید عبد الاحد عزۃ النساء من الام از آل و اولاد دیوان سید علاء الدین بود و من الاب از نسل خواجہ سلطان التارکین گوری بود +

سید عظیم اللہ را از بطن کنیز یک پسر بود ۔ سید حمزہ و حال توالد و تاہل سید خیر اللہ و نجیب اللہ معلوم نشد +

سید نجم الدین چلکش پسر چہارم سید احمد ۔ حال او معلوم نشد ۔ چنان شہرت دارد کہ بسفر ہندوستان رفتہ بود و باز نہ آمد ۔ و مجرا و بہ دہلی در جوار آستانہ عالیہ خواجہ نظام الدین نظام اولیا است +

سید ضیاء الدین پسر دوم سید حسام الدین بن سید علم الدین بن سید ابو الخیر او را از بطن زوجہ خود کہ از نسل سادات نواح پشاور بود دو پسر و یک دختر بہ وجود آمد ۔ پسر اول را نام منوشتند عرف سید پشاوری نوشتہ است ۔ او را از بطن دختر عنبر کفو یک پسر شد بشیر علی نام داشت و لاولد فوت شد ۔ پسر دوم سید ضیاء الدین ۔ سید حمید الدین بود کہ زوجہ او دختر سید حسن بنت سید نعمت اللہ بودہ است ۔ اما از وے ہم اولاد نشد ۔ و نیز حال دو دمان زوجہ او تحقیق نہ رسید +

سید جلال الدین پسر سوم سید حسام الدین بن سید علم الدین زوجہ او از نواح افغانستان بود از وے یک دختر بود نسیص النساء و پسران سید شہاب الدین و سید جمال الدین و سید غلام محمد اما ذکر سید غلام محمد منوشتند در زمان صغر سن وفات یافتہ باشد +

سید شہاب الدین بن سید جلال الدین او را از زوجہ خود کہ بنت سید شریف الدین بن سید نظام الدین بن سید مبارک عرف دیوان شاہ بود و بخت دولت نام داشت یک پسر شد سید نصیر الدین و او را از زوجہ خود جمیعت النساء نام کہ بنت سراج الدین ابن نظر محمد بن نجم الدین بن دیوان شاہ بود یک پسر شد سید عزیز الدین و از وے اولاد باقی نماند +

سید جمال الدین بن سید جلال الدین او را دختر بود لطیفه بانو که در عقد نکاح سید ضیاء الله بن
هدایت الله بن عطاء الله بن سید ابو الفتح در آمد +

تمام شد ذکر اولاد سید صمام الدین بن علم الدین

سید ابو الفتح سوم خواجه سید علم الدین بن خواجه ابو الخیر زوجه او عصمت النساء بنت شیخ
شهاب الدین نبیره حضرت خواجه ابراهیم ادهم بلخی در ۸۵۰ هـ وفات یافت و چهار پسر گذاشت +
سید سراج الدین پسر اول سید ابو الفتح سجاده نشین بود زوجه شریعه او بی بی رحیمه بود ازوی
سه پسران و دو دختر بوجود آمدند - پسر اول سید منیر الدین - پسر دوم سید ظهیر الدین سوم
سید سعد الدین و دختر اول ماه بانو که از سید صدر الدین بن زین العابدین منکوحه شد دختر دوم
صاحب دولت که از سید خضر محمد بن سید نظام الدین بن سید دیوان شاه منکوحه بود سال
وفات ۱۱۳۲ هـ +

سعید الدین بن دیوان سراج الدین در زمان طفلی فوت شد +

سید ظهیر الدین - بن دیوان سراج الدین زوجه او صاحب نساء بنت سید طیب الله بن
عطاء الله بن سید ابو الفتح بود - ازوی دو پسر و یک دختر بوجود آمده در زمان طفلی وفات یافتند
و اولاد او در رفت +

دیوان سید منیر الدین بن دیوان سید سراج الدین زوجه او بی بی صاحب بنت سید شمس الدین
بن سید نظام الدین بن سید مبارک عرف دیوان شاه بود - ازوی سه پسران و دو
دختران شدند - دختر اول فخر النساء از سید عزت الله بن اسد الله بن ابو الفتح منکوحه شد
دختر دوم سیف النساء از سید محسن بن سید خضر محمد بن نظام الدین منکوحه شد و
در سال یکهزار و یک صد و پنجاه و هشت ۱۱۵۸ هجری وفات یافت +

سید نور الدین بن دیوان سید منیر الدین در صغر سن بمرض چیچک فوت شد +

سید فیض الدین بن دیوان سید منیر الدین زوجہ او سعیدہ بی بی بنت شیخ جمال الدین بن شیخ نظام الدین منیرہ سلطان الہتارکین بود از وے یک پسر و یک دختر بوجود آمد پسر شیر خوار بجارضہ در پہلو فوت شد و دختر بسالت النساء نام در عقد سید حیدر علی بن دیوان سید امام الدین در آمد +

دیوان سید امام الدین بن دیوان سید منیر الدین زوجہ عفیفہ او بی بی زینت النساء بنت سید قمر الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح بود کہ از وے پنج پسران و دو دختران بوجود آمدند۔ دختر اول بی بی عصمت کہ در حالت صغر فوت شد۔ دختر دوم بی بی ولی النساء کہ بہ سید رفیع الدین بن غیاث الدین بن سید نجم الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح منکوحہ شد۔ اما از پسران وے سہ پسر سید اکبر علی و سید رضی الدین و سید کلن در عالم طفلی فوت شدند سال و فاتش ۱۱۸۹ھ است +

سید حیدر علی بن دیوان سید امام الدین زوجہ او بی بی بسالت النساء بنت سید نصیر الدین بن دیوان سید منیر الدین بود از وے یک پسر شد سید ارشاد علی عرف سید نتھن۔ و دو دختران شدند میر النساء و وجہ النساء +

سید ارشاد علی عرف میر نتھن بن سید حیدر علی زوجہ او بی بی عصمت بنت سید عصمت اللہ جی عرف امام بخش بود۔ از وے یک پسر تولد شد سید اشرف علی اما دختر ے اولاد ہم شد و سہ دختران بودند بی بی بدرن۔ بی بی مینا۔ بی بی چھدو۔ بی بی مینا در عقد نکاح سید مظہر عرف میان میٹھو بن سید رفیع الدین بن سید غیاث الدین بن سید نجم الدین در آمد و لاولد رفت و مسماۃ بی بی بدرن زوجہ منکوحہ سید نظر علی بن سید نوازش علی بن سید شاہ علی بن سید مسیح اللہ بن سید حفیظ اللہ بن سید ہدایت اللہ بن سید عطا اللہ بن سید ابو الفتح بود بی بی چھدو زوجہ سید امام علی بن سید محتشم علی سجادہ نشین بود +

سید اشرف علی بن سید ارشاد علی معروف میر نتھن زوجہ او بی بی چھوٹی بنت دیوان محتشم علی

سجادہ نشین بود۔ اما از وے اولاد نشد و لاولد برفت +

سید اصغر علی بن دیوان امام الدین سجادہ نشین بود زوجہ او دختر سید عزت اللہ بن سید اسد اللہ بن سید ابو الفتح بود و نام آن بی بی منجستہ بانو از وے دو پسر ان و یک دختر شد۔ سید ذوالفقار علی۔ و سید محتشم علی و نام دختر ہدایت النساء و زوج شرعی بی بی ہدایت النساء سید مسیح اللہ بن سید حفیظ اللہ بن سید ہدایت اللہ بن سید عطاء اللہ بن سید ابو الفتح بود۔ در سنہ ۱۲۱۱ھ از ین جہان فانی رخت حلت بربست +

ذوالفقار علی بن دیوان اصغر علی سجادہ نشین بود۔ زوجہ او بی بی امیر النساء بنت سید حمید علی بن دیوان سید امام الدین سجادہ نشین بود از وے پسر نشد اما دو دختران شدند۔ و ہو من بی بی سکینہ بی بی زوج شرعی و ہو من بی بی سید مہدی علی سجادہ نشین بود۔ و زوج شرعی بی بی سکینہ سید نصیر الدین بن قطب الدین بن عظیم الدین بن سید نجم الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح بود +

دیوان سید محتشم علی بن دیوان سید اصغر علی۔ زوجہ او بی بی وجہ النساء بنت سید حمید علی بن دیوان سید اصغر علی بود۔ دو پسر سید مہدی علی و سید امام علی و سہ دختر بوجود آمدند بی بی عمدہ بی بی زینب بی بی چھوٹی زوج شرعی بی بی عمدہ سید نوازش علی بن سید شاہ علی بن سید مسیح اللہ بن سید حفیظ اللہ بن سید ہدایت اللہ بن سید عطاء اللہ بن سید ابو الفتح و شوہر بی بی زینب قاضی سید قمر علی بن سید عصمت اللہ جی عرف امام بخش بن سید عزت اللہ بن سید اسد اللہ بن سید ابو الفتح بود۔ و شوہر بی بی چھوٹی سید اشرف علی بن سید ارشاد علی بن سید حمید علی بن دیوان سید امام الدین بود۔ سال وفات ۱۲۳۳ھ

سید مہدی علی بن دیوان محتشم علی سجادہ نشین و صاحب عزم و احتشام بود۔ زوجہ او بی بی دہو من بنت دیوان سید ذوالفقار علی بود اما از وے اولاد نشد و از زن دیگر کہ داشت اولاد شد۔ دو پسر و چہار دختران بوجود آمدند نام پسران سید ہادی علی و سید اسد علی و

ودر سنه یکهزار و دو صد پنجاه و پنج فوت شده

سید امام علی بن دیوان سید محتشم علی زوجه اول بی بی حمیده بنت سید ارشاد علی بن سید حمید علی بن سید دیوان امام الدین سجاده نشین بود از وی یک پسر سید سراج الدین و زوجه دوم بی بی ولی النساء از دودمان پاک ادمی بنت شیخ شکر الله نبیره خواجه ادهم بلخی بود از وی چهار پسران و چهار دختران بوجود آمد نام پسران قاضی سید منیر الدین سید شفیع حسین و سید اصغر علی و پسر چهارم شش ماه فوت شده نام دختران جواهر النساء سیده حسین بن سید نوازش علی بن سید شاه علی بن سید مسیح الله بن سید حفیظ الله بن سید هدایت الله بن سید عطاء الله بن سید ابو الفتح بود و شوهر مزاج النساء سید قدرت علی بن سید بدر الدین بن سید قطب الدین بن عظیم الدین بن نجم الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح در صدر حیات است دختر سوم امام النساء ازدواج نبود و در آغاز عمر وفات یافت - و دیوان موصوف در سنه ۱۲۵۶ ه از این دار فانی رحلت فرمود

سید سراج الدین بن سید امام علی دیوان و صاحب سجاده بود زوجه اول مسماة لاڈلی بی بی بنت قاضی سید محمد علی بن سید عصمت الله جی عرف امام بخش بن سید عصمت الله بن سید عزت الله بن سید اسد الله بن سید ابو الفتح اما ازوی اولاد نشد زوجه دوم بی بی خیر النساء بنت شیخ عنایت الله بن شیخ شکر الله ادهمی فاروقیست ازوی یک پسر بوجود بوجود آمد - دیوان سید غیاث الدین علیخان چشتی سنجری اجمیری که الحال سجاده نشین و صاحب مقام حضرت خواجه بزرگ معین الحق معین الاولیا است طال الله عمره زوجه اولی بی بی دلیس النساء بنت قاضی سید منیر الدین بن سید امام علی بن دیوان محتشم علی سجاده نشین تا الآن ازوی اولاد نشد جد پسش فرزندش به بخشایید که نام و نشان اولاد و احفاد حضرت خواجه بزرگ معین الاولیا برقرار و برجا قائم بماند - اما از دیوان سید سراج الدین از بطن بنان دیگر اولاد هم است - یک پسر سید نظام الدین و دو دختر جهانگیرن و چنون بی بی که به فرزندان سید

شفیع حسین عم حقیقی ایشان در عقد مناکحت آمده اند از سید نظام الدین اولاد است
پسر رشید الدین نام دارد و یک دختر کہ بشارت النساء نام اوست بسال وفات ۱۲۸۲ھ +
قاضی سید منیر الدین بن سید امام علی زوجہ اونبی بی بنت سید فتح علی بن سید
غلام معین الدین بن سید خلیل اللہ بن سید اسد اللہ بن سید ابو الفتح از وے دو پسر و
پنج دختران بوجود آمد سید امام الدین ۔ سید فیض الدین ۔ عشرہ النساء در زمان صغر سنی
بمرد دو دختر دوم سفیر خوارہ بمرد ۔ دختر سوم منیر النساء در عقد نکاح سید رضا حسین بن سید
فدا حسین بن سید نوازش علی بن سید شاہ علی بن سید مسیح اللہ بن سید حفیظ اللہ بن سید
ہدایت اللہ بن سید عطاء اللہ بن سید ابو الفتح در آمدہ بود اما از بطن وے اولاد نشد و در عمر
نوجوانی برحمت حق پیوست ۔ دختر چہارم صغیر النساء زوجہ شرعی سید شرف الدین بن سید
قدرت علی بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح است از وے یک پسر و یک دختر
دختر شدہ بود ۔ اما در طفلی وفات یافتند خدائے عزوجل بہ طفیل حبیب پاک رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم فرزند رشید عمر دراز و اقبال و سعادت آثار نصیب شما باد آمین
رئیس النساء دختر پنجم زوجہ پاک شیخ المشائخ دیوان سید غیاث الدین علیخان سجادہ نشین
است حق سبحانہ تعالے اولاد دہد و در حفظ و حمایت دارد قاضی سید منیر الدین را زوجہ دیگر
ہم بود ۔ علیم النساء بنت سید بدر الدین بن سید قطب الدین بن سید عظیم الدین بن سید نجم الدین
بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح اما از وے اولاد نشد و او در زمان صغر پیش از زمان
آگہی وفات یافت ۔ زن سوم از قوم مرہٹہ است کہ بشرف اسلام مشرف گشتہ بزوجیت قاضی
سید منیر الدین در آمد ۔ از بطن او دو پسر و دو دختر شدند ۔ پسر سید شہاب الدین و سید فیاض
نام دختران سکینہ بی بی و اللہ رکھی سکینہ بی بی بہ سید اولاد حسین بن سید شفیع حسین
بن سید امام علی بن دیوان محتشم علی منکوح شد و اللہ رکھی بہ سید رشید الدین بن سید
نظام الدین بن دیوان سراج الدین منسوب است بسال وفات ۱۳۰۵ھ +

سید فیض الدین پسر قاضی سید منیر الدین حیف کہ بہار گلشن سباب ہم ندید وداع حسرت بر جان والدین نہادہ در صغر سن برحمت حق پیوست +

قاضی سید امام الدین بن قاضی سید منیر الدین جامع اوراق معین الاولیاء است و بہ منصب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری مشاہرہ چہار صد روپیہ ماہوار است زوجہ شرعیہ او بی بی گھسیٹی بنت سید قدرت علی بن سید بدر الدین بن سید قطب الدین بن سید عظیم الدین بن سید نجم الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح است ہنوز اولاد ندارد حق سبحانہ تعالے بہ تصدق رسول و اہلبیت رسالت و حضرات صوت و طریقت اولادش بدہد و بسیار مزدوازبلائے بد حوادث روزگار مصئون و محفوظ دارد آمین بحق سرولہ والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین +

شفیع حسین بن سید امام علی بن دیوان محتشم علی زوجہ شرعیہ او بی بی چھوٹی بنت سید فتح علی بن سید غلام معین الدین سید خلیل اللہ بن سید اسد اللہ بن سید ابو الفتح بود از بطن او یک پسر شد و شیر خوارہ بمرد و مادرش ہم بتپ دق ہمراہ آن زمان وفات یافت و ایشان را از زن دیگر اولاد ہست سید امداد حسین و سید لطاف حسین و سید اولاد حسین و سید صفدر حسین و سید اکبر حسین و سید فتخار حسین +

سید اصغر علی بن سید امام علی بن دیوان سید محتشم علی زوجہ او نصیب النساء بنت سید بدر الدین بن قطب الدین بن بہرہ شمس الدین بن سید ابو الفتح بود از وے یک پسر شد سید حیدر علی اما در زمان طفولیت فوت شد و مادرش ہم از نیجہان سنے بنیاد نا شاد رفت بحال سید اصغر علی زن دیگر دارد و ہم اولاد نیست الحمد للہ کہ

تمام شد ذکر اولاد سید سراج الدین بن سید ابو الفتح

سید شمس الدین پسر دوم سید ابو الفتح کہ پسر سوم خواجہ سید علم الدین است زوجہ او خورشید بانو بنت سید احمد بن سید حسام الدین بن سید علم الدین راز وے سہ پسران و سہ دختران بودند سید قمر الدین سید نجم الدین و سید مجد الدین سہ دختران لطیفہ بانو

ضیاء النساء کہ در زمان صغر فوت شدند و دختر سوم حفیظہ بانو از سید ہدایت اللہ بن سید عطاء اللہ
بن سید ابو الفتح منکوحہ سید +

سید قمر الدین - بن سید شمس الدین زوجہ او بی بی خیر النساء بنت سید عطاء اللہ بن سید ابو الفتح
بود و دو پسر و سہ دختر داشت نام پسران بدر الدین و سعد الدین نام اول رفیع النساء دوم سیف النساء
کہ ہمہ بزمان خوردی فوت شدند سوم زینت النساء کہ از سید امام الدین بن دیوان منیر الدین
بن دیوان سراج الدین بن سید ابو الفتح منکوحہ شد و ہر دو پسران بدر الدین و سعد الدین نیز
طفولیت فوت شدند +

سید نجم الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح زوجہ او ذیب النساء بنت سید عطاء اللہ
بن سید ابو الفتح بود - چہار پسر و دو دختر داشت نام پسران سید غیاث الدین - سید
عظیم الدین - سید نظام الدین - سید قوام الدین نام دختران جمیل النساء و عزیز النساء
ہر دو در حال غیر آگہی و صغر وفات یافتند +

سید غیاث الدین بن سید نجم الدین زوجہ او سیف النساء بنت سید امجد بن سید احمد بود از وے
دو پسران شدند و یکدختر شد نام پسران سید رفیع الدین و سید قوی الدین - اما سید قوی الدین
و یکدختر کہ نام معلوم نیست در طفلی فوت شد +

سید رفیع الدین بن سید غیاث الدین بن سید نجم الدین بن سید شمس الدین بن ابو الفتح زوجہ اولی النسا
بنت دیوان سید امام الدین سجادہ نشین بود از وے یک پسر سید مظہر علی عرف میر مینڈو کہ بسفر
رفتہ بود و خبر اش باز نہ آمد مفقود الخبر است +

سید عظیم الدین بن سید نجم الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح زوجہ اول بی بی
شائستہ بانو بنت سید عزت اللہ بن سید اسد اللہ بن سید ابو الفتح از بطن او یک پسر
شدہ بود اما در طفلی فوت شد و مادرش ہم بعارضہ تپ دق وفات یافت و زوجہ دوم بی بی
رحمت النساء بنت حافظ شہاب الدین نبیرہ قاضی حمید الدین ناگوری بود از وے دو پسر شدند

سید قطب الدین و فرید الدین ✦

قطب الدین بن سید عظیم الدین زوجه او بی بی فهمده بنت سید حفیظ الله بن سید هدایت الله بن سید عطاء الله بن سید ابو الفتح از بطن او سید بدر الدین و سید نصیر الدین دو پسر بودند - دختر نبود ✦

سید نصیر الدین بن سید قطب الدین زوجه او بی بی سکینه بنت دیوان سید ذوالفقار علی بن دیوان سید اصغر علی - اما اولد رفت ✦

سید بدر الدین بن سید قطب الدین زوجه عظیم النساء بنت سید نوادش علی بن سید شاه علی بن سید مسیح الله بن سید حفیظ الله بن سید هدایت الله بن سید عطاء الله بن سید ابو الفتح بود از وے یک پسر شد سید قدرت علی و دو دختران علیم النساء - نصیب النساء و مسماة علیم النساء زوجه اول قاضی سید منیر الدین بن سید امام علی بن دیوان سید محتشم علیخان بود لیکن در عین شباب برحمت حق پیوست و مسماة نصیب النساء در عقد نکاح سید اصغر علی بن سید امام علی بن دیوان سید محتشم علی در آمده بود ✦

قدرت سید علی بن سید بدر الدین زوجه او مزاج النساء بنت سید امام علی بن دیوان محتشم علی بود - از وے سه پسران و سه دختران بوجود آمدند - اما دو پسر و دو دختر بعالم صغر سن وفات یافتند - و یک پسر و یک دختر باقی ماند - پسر شرف الدین که زوجه او صغیر النساء بنت سید قاضی منیر الدین بن سید امام علی بن دیوان سید محتشم علی است و نام دختر بی بی گهیسی که در عقد مناکحت قاضی سید امام الدین بن قاضی سید منیر الدین بن سید امام علی بن دیوان سید محتشم علی سجاده نشین است ✦

سید فرید الدین بن عظیم الدین بن سید نجم الدین بن سید شمس الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح - زوجه او لطیف النساء بنت غلام معین الدین بن سید خلیل الله بن سید اسد الله بن سید ابو الفتح بود از بطن او یک پسر بود و یک دختر - نام پسر سید فخر الدین

که زوجه او شرف النساء بنت سید فتح علی بن غلام معین الدین بن سید خلیل الله بن سید اسد الله بن ابو الفتح بود اما الاولد فوت سید و یک دختر بود بی فرخنده او هم فوت شد و از بطن اولاد نشد +

سید مجید الدین پسر سوم سید شمس الدین بن سید ابو الفتح از زوجه او که صحیح النسب بود یک پسر شد سید بدیع الدین که به سفر رفته بود و مفقود الخبر است +

سید عطاء الله بن سید ابو الفتح بن سید حسام الدین از دو چهار پسر شدند و دو دختر پسر شدند و دو دختر پسر اول هدایت الله پسر دوم اطیع الله و پسر سوم و چهارم در طفلی فوت شدند و نام دختران خیر النساء و زینت النساء زوج بی بی خیر النساء سید قمر الدین بن شمس الدین بن ابو الفتح بود و شوهر زیب النساء عرف جهو بی بی سید نجم الدین بن شمس الدین بن ابو الفتح بود +

سید هدایت الله پسر سید عطاء الله بن سید ابو الفتح زوجه حفیظ با بانو بنت سید شمس الدین بن سید ابو الفتح بود سه پسر شدند و سه دختر و دختر اول ظفر النساء که از سید خلیل الله بن سید اسد الله بن سید ابو الفتح منکوحه شد و مهر النساء و لطیف النساء در زمان خردی فوت شدند +

سید حفیظ الله بن هدایت الله بن عطاء الله زوجه او دانشته با بانو بنت شیخ بزرگوار نبیره شاه حمزه و هر سوی بود از و یک پسر شد سید مسیح الله و یک دختر فهمید النساء که به سید قطب الدین بن عظیم الدین بن نجم الدین بن شمس الدین بن ابو الفتح منکوحه شد +

سید مسیح الله بن سید حفیظ الله بن سید هدایت الله بن سید عطا الله بن سید ابو الفتح زوجه او هدایت النساء بنت دیوان سید اصغر علی سجاده نشین بود از و یک پسر شد سید شاه علی و یک دختر شد فهمید النساء که به سید قطب الدین بن سید عظیم الدین بن سید نجم الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح منکوحه شد +

بن سید خواجه علم الدین ـ زوجه او شریفه با بانو بنت سید محمود

سید شاہ علی بن سید مسیح اللہ زوجہ او بی بی کمن بنت سید غلام معین الدین بن سید خلیل اللہ بن سید اسد اللہ بن سید ابو الفتح بود و یک پسر شد +

سید نوازش علی بن سید شاہ علی زوجہ او بی بی عمدہ بنت دیوان سید محتشم علی سجادہ نشین بود۔ ازو دو پسر شد و سہ دختر نام پسران سید نظر علی و سید فدا حسین و نام دختران عظیم النساء کہ زوجہ سید زین الدین بن قطب الدین بن عظیم الدین بن نجم الدین بن شمس الدین بن سید ابو الفتح بود۔ دختر دوم بھوری بی بی کہ زوجہ سید حسین علی بن کرم علی بن سید ضیاء اللہ بن سید ہدایت اللہ بن سید عطا اللہ بن سید ابو الفتح بود سوم دختر ہدایت النساء کہ ناکتخدا فوت شد +

سید نظر علی بن سید نوازش علی زوجہ او بی بی بدر النساء بنت سید ارشاد علی عرف سید منھن بن سید علی بن دیوان امام الدین سجادہ نشین بود۔ ازو اولاد نشد لاولد رفت +

سید فدا حسین بن سید نوازش علی زوجہ او جواہر النساء بنت سید امام علی بن دیوان سید محتشم سجادہ نشین است ازو یک پسر و چند دختران شدند اما پسر باقیست و دختران بزمان صغر وفات یافتند +

سید رضا حسین بن سید فدا حسین زوجہ او مسماۃ منیر النساء بنت قاضی سید منیر الدین بن سید امام علی بن دیوان سید محتشم علی سجادہ نشین بود۔ در عالم جوانی ازین دار فانی برفت و سید رضا حسین را ہنوز زوجہ دیگر ہم نرسیدہ +

واضح باد کہ زمانیکہ سید مسیح اللہ بعد وفات زوجہ خود ترک اجمیر کردہ بہ دہلی رفت زوجہ دیگر خواست و از و سید کرم علی و سید فضل علی بوجود آمدند کہ اولاد ایشان در موضع چھولکوٹ ضلع گورگانوہ موجود است +

سید ضیاء اللہ پسر دوم سید ہدایت اللہ بن سید عطا اللہ بن سید ابو الفتح زوجہ بطیفہ از

بنت سید جمال الدین بن جلال الدین بن حسام الدین بن خواجہ سید علم الدین بود ازو یک دختر نام پسر مکرم علی و نام دختر شیر بانو عرف بی بی مکھولا کہ زوجہ اول سید فتح علی بن سید غلام معین الدین بن سید خلیل اللہ بن سید اسد اللہ بن سید ابو الفتح بود +

سید مکرم علی بن سید ضیاء اللہ زوجہ او فہیم النساء عرف بی بی مدو بنت سید غلام معین الدین بن سید خلیل اللہ بن سید اسد اللہ بن ابو الفتح بود ازو یک پسر بود سید حسین علی کہ بسفر رفت و مفقود الخبر شد و یک دختر بود صاحب النساء کہ بہ شیخ نظام الدین نبیرہ خواجہ سلطان التارکین منکوحہ شد +

سید کلیم اللہ پسر سوم سید ہدایت اللہ در زمان صغر سنی فوت گردید +

سید اطیع اللہ پسر دوم سید عطاء اللہ بن سید ابو الفتح زوجہ او عفیفہ بانو بنت قاضی محمد مقیم ناگوری بود ازو یک پسر رزق اللہ پسر بود و یک پسر زبان خردی فوت شد و نام دختر بی بی صاحب النساء کہ بہ سید ظہیر الدین بن دیوان سید سراج الدین سجادہ نشین منکوحہ شد تا ازو مے اولاد نشد +

سید رزق اللہ بن سید اطیع اللہ زوجہ او لطیفہ بانو بنت شیخ جمال الدین بن شیخ نظام الدین نبیرہ خواجہ سلطان التارکین ناگوری بود ازو سہ دختران شدند - دختر اول لطیفہ بانو عرف زمرد النساء بہ سید نظام الدین بن نجم الدین منکوح شد و لاولد رفت و دختر دوم رحمت بی بی کہ بہ سید غلام معین الدین بن سید خلیل اللہ بن سید اسد اللہ بن سید ابو الفتح منکوحہ شد - و دختر سوم زلفت بی بی کہ بہ سید عصمت اللہ عرف امام بخش منکوحہ شد و از سید رزق اللہ اولاد پسرے نبود +

تمام شد ذکر اولاد سید عطاء اللہ بن ابو الفتح

سید اللہ بن سید ابو الفتح بن خواجہ علم الدین - زوجہ او خواجہ مبارک خاتون بنت شیخ محمد فرید بن شیخ عبد المومن نبیرہ خواجہ سلطان التارکین بود ازو پنج پسر شدند و

چهار دختر نام پسران سید عصمت الله که بزمان طفلی فوت شد دوم سید محمد حسن سوم سید خلیل الله - چهارم سید عزت الله پنجم سید عبد الجلیل که در زمان طفولیت وفات یافت - نام دختران مهر النساء و نام سه دختران دیگر این معین ننوشتند احتمال کل است که در صغر سن وفات یافته اند - اما شوهر بی بی مهر النساء شیخ جمال الدین بن شیخ نظام الدین نبیره خواجه سلطان الترکین بود +

سید حسن محمد بن سید اسد الله قاضی شهر اجمیر بزوجه اولش خدیجه بانو بنت سید نجم الدین بن سید مبارک عرف دیوان شاه بود - ازو یک پسر بوجود آمد و به عمر نه ماه فوت شد - زوجه دوم او مسماة محمد دانه خانم بنت مرزا کذا بیگ دهلوی بود - ازو یک دختر و دو پسر بوجود آمدند نام دختر نجابت بی بی که به سید قوام الدین بن امین الدین بن سید امجد منکوحه شد نام پسران اول رضی الله حسن که در طفلی فوت شد - دوم سید حسن علی که او را از زوجه خود یک پسر مکرم علی و یکدختر شد که نام او بی بی نزت و به سید قاسم علی بن سید قوام الدین بن سید امین الدین سید امجد منکوحه شده بود - اما بی بی نجابت و مسمی مکرم علی هر دو لاولد رفتند +

سید خلیل الله بن سید اسد الله بن سید ابو الفتح از زوجه او بی بی ظفر النساء بنت سید هدایت الله بن سید عطاء الله بن سید ابو الفتح یک پسر شد و چهار دختر - اما هر چهار دختر بزمان طفلی فوت شدند +

سید غلام معین الدین بن سید خلیل الله زوجه او بی رحمت نبت سید رزق الله بن سید طیب الله بن سید عطاء الله بن سید ابو الفتح بود - از و یک پسر شد سید فتح علی و چهار دختر کریم النساء و لطف النساء و نهیم النساء شوهر کریم النساء سید شاه علی بن سید مسیح الله بن سید حفیظ الله بن سید هدایت الله بن سید عطاء الله بن سید ابو الفتح بود - دوم لطف النساء زوج او سید ضیاء الدین بن سید عظیم الدین بن سید

نجم الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح بود سوم فهیم النساء عرف مدو بی بی شوهر او
سید کرم علی بن سید ضیاء اللہ بن سید هدایت اللہ بن سید عطا اللہ بن سید ابو الفتح
دختر چهارم بی بی فاخره عرف بی بی بچه قبل از شباب فوت شد و نوبت مناکحت نرسید +
سید فتح علی بن غلام معین الدین - زوجهٔ اول شریفه بی بی عرف بی بی بکهولا بنت
سید ضیاء الدین بن سید هدایت اللہ بن سید عطا اللہ بن سید ابو الفتح بود از و یک
دختر شد شرف النساء شوهر او سید فخر الدین بن فرید الدین بن سید عظیم الدین بن سید
نجم الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو الفتح - اما سید فتح علی را زوجه دوم بود بی بی
فضیلت النساء بنت شیخ لعل محمد نبیره خواجه ادهم بلخی از و دو پسر و دو دختر بوجود آمدند
نام پسران سید احسان علی و سید گوهر علی که هر دو در زمان طفولیت در گذشتند - نام
دختران بی بی نبی و بی بی چهوٹی که به قاضی سید منیر الدین و سید شفیع حسین پسران
سید امام علی بن دیوان سید محتشم علی سجاده نشین منکوحه بودند +

مولف - سید خلیل اللہ بن سید اسد اللہ بن سید ابو الفتح را دو زوجه دیگر بودند
زن اول مان بی بی سکنه دهلی که از و سه پسر شد سید نجم الفتح و چهار دختران نور النساء
و حرمت النساء و نام دو دختران لقبیه معلوم نیست - زن دوم شجیب الطرفین از نسل مغل بود
از و دو پسران شدند و سید عبد الوهاب و سید میرزا بیش ازین احوال ایشان
معلوم نشد +

سید عزت اللہ بن سید اسد اللہ بن سید ابو الفتح زوجه او فخر النسا بنت دیوان سید
منیر الدین سجاده نشین بود از و دو پسر و سه دختران بودند - اول دختر جمعیت النساء
که در زمان صغر فوت شد دوم شائسته بانو که به سید عظیم الدین بن سید نجم الدین بن
سید شمس الدین بن سید ابو الفتح منکوح بود سوم مخجسته بانو زوجه دیوان سید اصغر علی سجاده
نشین - نام پسران سید نصر اللہ که در طفلی فوت شد +

سید عصمت اللہ عرف سید امام بخش بن سید عزت اللہ زوجہ اول بی بی زلفت بنت رزق اللہ بن طیع اللہ بن عطاء اللہ بن سید ابوالفتح از وے یک دختر شد بی بی عصمت نام۔ ودوم او پھوندا بی بی بنت سید امین الدین بن سید امجد بن سید احمد بن سید حسام الدین بن خواجہ علم الدین از بطن او یک پسر شد سید قمر علی +

سید قمر علی بن سید عصمت اللہ بن سید عزت اللہ۔ زوجہ زینت النساء بنت دیوان سید محتشم علی سجادہ نشین از بطن او یک دختر تولد شد لاڈلی بی بی شوہر او دیوان سید سراج الدین سجادہ نشین بود۔ وشوہر بی بی عصمت سید ارشاد علی عرف سید نیمن بن سید حیدر علی بن دیوان سید امام الدین سجادہ نشین بود +

ذکر اولاد

سید معین الدین رابع بن خواجہ ابوالخیر بن خواجہ معین الدین ثالث از وے یک پسر شد سید مبارک عرف دیوان شاہ۔ واز وے سہ پسران بوجود آمدند ویکدختر نام پسران سید نظام الدین۔ سید نجم الدین۔ سید احمد۔ ونام دختر بی بی عصمت +

سید نظام الدین۔ نام مادر او بی بی انبیا خواہر مخدوم الہند ونام زوجہ او جان بی بی بنت شیخ محمد افضل نبیرہ شاہ حمزہ وہر سو از بطن وے سہ پسر وچہار دختر آمدند۔ نام پسران سید شرف الدین عرف شرف محمد۔ دوم خضر محمد سوم شمس الدین کہ در طفولیت فوت شد نام دختران بی بی فاطمہ وبی بی آمنہ وبی بی گلاب۔ بی بی ہدیہ +

شرف محمد پسر اول سہ پسر ودو دختر داشت سید خیر محمد۔ سید وارث محمد۔ سید مودود +

سید خلیل محمد یک پسر داشت کہ لاولد رفت ویک دختر داشت مسماۃ بولن کہ از وے یک پسر شد شرف الدین ولاولد رفت +

سید وارث محمد۔ پسر دوم۔ دو پسر داشت۔ خواجہ بخش ومعین الدین بخش۔ سید خواجہ بخش

لاولد رفت و از معین الدین بخش چهار پسران شدند محمد بخش خدا بخش و نبی بخش هر سه لاولد رفتند اما آلهی بخش را یک پسر شد حسین بخش و اولاد هم لاولد گذشت +

سید ـ دو پسر سوم ـ دو پسر داشت محمد علی و سید علی ـ که هر دو لاولد گذشتند +

بی بی صاحب دولت بنت سید شرف محمد زوجه دیوان سید منیر الدین سجاده نشین بود و بی بی بخت دولت دختر دوم در حیاله عقد سید شهاب الدین بن سید جلال الدین در آمد +

سید خضر محمد ـ پسر دوم سید نظام الدین بن سید مبارک دیوان شاه از مه سه پسر و یک دختر شد نام دختر دولت بی بی که لاولد فوت شد و نام پسران سید محسن سید محمد مقیم سید علی اکبر سید محمد مقیم لاولد رفت +

سید محسن بن خضر محمد ـ دو پسر داشت شمس الدین نظام الدین از سید نظام الدین دو پسران شدند میر قمر علی و میر نجف علی ـ اما میر نجف علی لاولد رفت و از میر قمر علی سید زین علی دو دختر داشت صاحب بیگم و وزیر بیگم ـ و صاحب بیگم زوجه سید واجد علی بود که از وی یک پسر موجود است و وزیر بیگم را زوج شرعی سید احسان علی جاگیردار موضع ہاتھی کھیڑہ بود که از وی سه پسران و یک دختر بوجود آمدند +

سید شمس الدین بن سید محمد محسن دو پسر داشت سید بندہ علی و سید سعد الدین از سید بندہ علی دو پسر و دو دختر بوجود آمدند سید امیر علی و سید خدمت علی از سید امیر علی یک پسر بود سید غفور علی که لاولد فوت شد و از سید خدمت علی دو پسران شدند و دو دختران پسر اول سید مرا جعلی که در صدر حیات و پسر دوم سید ارشاد علی بود که لاولد رفت اما سید سعد الدین پسر دوم سید شمس الدین دو پسر داشت سید حسین علی و سید واجد علی ـ از سید حسین علی و سید واجد علی ـ از سید حسین علی دو پسر موجود اند سید عبد العلی و سید عبد الکریم ـ و از سید واجد علی یک پسر در صدر حیات است و سید نجف حسین نام است

سید علی اکبر بن خضر محمد بن سید نظام الدین دو پسر و دو دختر داشت ـ نام پسران فتحعلی و

وامیر الدین۔ اما از سید امیر الدین اولاد پسرے نشد و از فتحعلی یک پسر و سہ دختر بوجود آمد۔ نام پسر سید احمد علی کہ از و اولاد پسرے نشد و یک دختر شد کہ او ہم لاولد رفت ✦

سید نجم الدین بن سید مبارک دیوان شاہ بن سید معین الدین رابع۔ دو پسر و چہار دختر داشت نام پسران سید سلطان محمد و سید نظر محمد۔ اما سید سلطان محمد لاولد رفت شد و از سید نظر محمد دو پسر بوجود آمدند و یک دختر نام پسران سید سراج الدین و محمد حیات اما سراج الدین لاولد رفت و از سید محمد حیات دو پسر بوجود آمدند و دو دختر۔ نام پسران سید غلام امام و سید محمد تقی۔ اما از سید محمد تقی اولاد پسرے نشد و چہار دختران بوجود آمدند کہ از بطن ایشان تا الحال تو نسل جاریست اما سید غلام امام یک پسر داشت نام سید علی او و یک پسر شد و سہ دختر۔ نام پسر سید حیدر علی کہ اولاد پسرے نداشت و از بطن دختر او کہ زوجہ سید خدمت علی بن سید بندہ علی بود اولاد باقیست ✦

خواجہ سید احمد پسر شیخ سید مبارک دیوان شاہ بن سید معین الدین رابع۔ او را پسر نبود۔ چہار دختر داشت سعیدہ بی بی۔ عائشہ بی بی۔ بزرگ بی بی۔ عابدہ بی بی۔ اما سعیدہ بی بی زوجہ سید برہان ولی بی بی عائشہ زوجہ سید سبحان نارنولی بود کہ از بطن ایشان اولاد کثیر باقیست و بی بی بزرگ بہ شاہ جیون بن شیخ صادق محمد اولاد شیخ نظام نارنول منکوحہ شد و بی بی عابدہ اسم با مسمے بود و بعبادت و ریاضت درگذشت و شوہر نخواست ✦

مولف۔ بر ضمائر ارباب دانش و بصیرت مستور و محتجب نماند کہ از پاستان ہنجار روزگار بر این منوال بودہ است کہ فرمانروایان کشور دولت دنیا را۔ با تاجوران مملکت فقر و فنا منازعتے و خصومتے پدید آید چنانچہ در ہر زمان و مکان صاحبدلان آرب دستگاہ و خداوندگان حق آگاہ را آفتے عظیم و خالتے سقیم روے دادہ است۔ جائیکہ حسین علیہ السلام بود۔ بہ یزید لعین را ہم بوجود آوردند و استحکام آزار و محنت رہنیاد خلوص و محبت قرار دادند لاجرم زحمت کشیدن و بغربت آرمیدن طریق بزرگان دین بودہ است و از نیہا۔ ہر یکے را دشمنے صعب روے نمودہ است حضرت خواجگان و مشیخان خواجگان ما را کہ دردمندان

و در طلب بوده اند بیشتر ازینچنین حادثات و سانحات در پیش آمدند که تفصیلش از هزار یکے واز بسیار اندکے بر سبیل بیان آوردن دلیل منشاء و منشات خواهد بود کما قال فی سیر الاقطاب قاضی صادق و قاضی عماد دانشمندان دهلی به آنحضرت مخالف گشتند و به سلطان گفتند که خواجه قطب الدین و قاضی حمید الدین شب و روز سماع مے شنوند با آنکه در شرع مقدس حرام است و خواجه قطب الدین هنوز ریش هم نیاورده است بعد ازین قاضی صادق و عماد بخانقاه حضرت آمدند اتفاقاً مجلس سماع بود و قاضی حمید الدین متواجد بود و حضرت خواجه دست به استاده بودند قاضی عماد به سوے حضرت خواجه اشارت کرد و گفت که امرد را نه شاید که در مجلس سماع حاضر باشد آنحضرت قدس سره در حال هر دو دست مبارک خود بر روے مطهر خود بسم الله الرحمن الرحیم گفته فرود آورده فرمود آرے امرد انست که در مجلس سماع حاضر گردد یا اهل سماع ایم و سماع را مباح میگوئیم خلق چون چنان بدیدند معترض معتقد گشت و آن نااهلان سیاه دل دهشت خوردند و پیش آمدن نتوانستند و واپس رفته مصلحت کردند که اگر این فتنه فرو نه نشست تا قیامت خواهد ماند چنانچه هر دو مجهولان ناحق شناس بحضرت خواجه و قاضی حمید الدین گفته و شنوده اند که ما قاضی و صدر جهانیم شما آمده بدار العدالت حاضر شوید و عذر آنکه خلاف شرع میکنید باز بگوئید یا تائب شوید و بمجرد استماع این پیام از زبان معجز نشان حضرت خواجه برآمد که اے حرافان مے مانید یا نه زمین درشتن میخواهید قاضی حمید الدین دهن آنحضرت را بگرفت خواجه فرمودند قاضی به بود اجابت کنید پس فردا گفته فرستادند که فردا عرس پدر ما است مهلت دهید تا سماع بشنویم پس فردا همه شما را حاضر آرید اگر سماع درست خواهد بود خود هم خواهیم شنید و گرنه توبه خواهیم کرد قاضی و صدر جهان چون این جواب شنیدند قبول کردند بشرط اینکه غیر ازین دو شخص خواجه قطب الدین و قاضی حمید الدین دیگرے سماع نه شنوند در آن هنگام قلعه دهلی دو دروازه داشت شرقی و جنوبی در خانه و خانقاه هر دو بزرگوار درون قلعه بود قاضی صادق و عماد بر سر دروازه صد صد نفر نشاندند تا کسے را راه نه دهند مبارک نام

خادمے بخدمت آنحضرت عرض نمود کہ بردر شہر مردم نشایندہ اند تا کسے نہ آید طعام نہ پزیم یا نہ قاضی
حمید الدین گفت در چند طعام نخپتہ کنید کہ از ہزہ است کہ خلق را بمجلس ما منع کند۔ حضرت خواجہ
فرمود کہ قاضی عماد و صادق از جان خود سیر آمدہ اند میخواہند کہ زود ازین جہان سفر کنند پس مبارک
خادم برفت و استعداد طعام کرد۔ قاضی حمید الدین دوگانہ ادا نمود و گفت برادرم شیخ الاسلام
حضرت شیخ بہاء الدین زکریا صالح است اینک از ملتان میرسد۔ درین اثنا آن بزرگوار
از راہ در مشرق آمد و در بانان کوشدند۔ پس حضرت خواجہ فرمود۔ کہ برادرم جلال الدین تبریزی
نیز مے آید۔ و ے از دروازۂ جنوبی در رسید در بانان کوشدند۔ پس سماع در دارند و چنان
غلغلہ شد کہ صدائے آن بگوش قاضی صادق و عماد افتاد۔ حیران شدند و گفتند کہ بارہا در
خانقاہ خواجہ قطب الدین و قاضی حمید الدین سماع شدہ لیکن ہمچندیں غلغلہ ہرگز نشنیدہ ایم کس را
فرستادند کہ خبر بیارد آنکس برفت و دویدہ آمدہ و گفت مردمان آنقدر جمع شدہ اند کہ
جمال دم زدن از ہجوم تنگ گردید و محفل سماع گرم است۔ قاضی صادق و عماد اچون اجل
فرا گرفتہ بود خود را ضبط کردن نتوانستند و حیران شدند گفتند کہ حالا ایشان را فرصت دادن
خوب نیست برویم و بحضور خلایق ایشان را از سماع باز داریم۔ پس آن ہر دو جاہلان بے باک جماعت
بسیار آمدند حضرت خواجہ در سماع بود و قاضی حمید الدین دست بستہ ایستادہ و جمعی کثیر در گریہ
درین اثنا نظر حضرت قاضی بر آن افتاد فرمود "ہمانجا باشید اے سنگدلان"۔ ہر دو ہمانجا
استادہ ماندند۔ ہر چند در غضب گشتند و خواستند نزدیک شوند۔ پائے آنہا چون ستونی کہ در
زمین نصب کنند محکم شدند۔ تا آنکہ حضرت قطب الاقطاب رح در سماع بود ہمچنان استادہ بودند
و بعد اقامت نظر حضرت خواجہ بر آنہا افتاد فرمود کہ بیائید اے برادران وداع شوید۔ اما للہ
سماع ہم پارہ بخشید تا در دل شما حسرت ما نماند بعد ازان سفر کنید۔ سخن آن حضرت بہ ہر دو اثر کرد
و در گریہ شدند۔ و در تواجد آمدند و بعد از دیر بہوش آمدہ سر در پائے حضرت خواجہ نہادند و گفتند واللہ
جل و علے کہ ما از سر سماع آگاہ نبودیم این خود نعمتے است از نعمات ایزد جل شانہ حضرت خواجہ فرمود

کہ "اقرار حالا چہ سود دارد۔ چون کار از دست رفت" پس آن ہر دو کس پشیمان نزد سلطان رفتہ تمام ماجرا عرض نمودند۔ و ہمان روز بمردند +

منقولست

از اخبار الاخیار مولفہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی البخاری رحمتہ اللہ تعالے علیہ کہ سلطان قطب الدین مرید و معتقد شیخ ضیاء الدین رومی بود۔ روز سوم از نقل شیخ مذکور چون حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین بدایونی قدس سرہ بر سم فاتحہ برفت۔ سلطان قطب الدین آنجا حاضر بود اما تعظیم حضرت سلطان المشائخ نکرد و جواب سلام ہم نداد۔ آوردہ اند کہ وقتیکہ حضرت خواجہ فرید مسعود رحمتہ اللہ علیہ در اجودھن رسید۔ قاضی شہاب الدین کہ در آنجا بود و بنا طلبی میکرد از ورود حضرت خواجہ بسیار بیزاری خویشتن تصور دیدہ خلاف وزیدہ۔ و بہ حاکم ملتان حکایت ہا رسانید۔ کہ اصلی ندارند۔ و بزور و فتور میخواست کہ بنا قیام حضرت خواجہ را از انجا برکند۔ چون حاکم ملتان بر تحریر و تقدیر قاضی مذکور التفاتی نفرمود و انجام کار غیر از خجالت و ندامت بہ دستش نیامد بہ کشتن حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ سعی موفور بکار بردہ قلندرے را بالطمع زر مامور کرد۔ روزے کہ فرصت وقت دریافتہ قلندر بازور در آمد حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ بنور باطن بر منشاء شتر مقصدش کشف فرمودہ بہ خادمے کہ حاضر خدمت بود امر فرمودند کہ تا او را ببرانند۔ آوردہ اند کہ با حضرت سلطان المشائخ سلطان قطب الدین را خصوصیتے بود و مدام بر آزار ایشان نظر میداشت روزے بہ سلطان المشائخ حکم فرستاد کہ کم از کم بخدمت بادشاہ بہر عشرہ ماہ باید رسید۔ اگرچہ حضرت سلطان المشائخ بر این حکم ہیچ التفات نہ نمود۔ اما دیگران کہ در کمین گاہ نفاق و عناد بودند خاطر بادشاہ را مطمئن ساخت غایت آنکہ اگر بوقت مقررہ حضرت سلطان المشائخ بخدمت بادشاہ نخواہد رفت غیرت اولوالامری بادشاہ تاب نیاورده در آزار حضرت سلطان المشائخ دقیقہ نخواہد گذاشت

اما ازان روکہ بہ ناحق و آزار مردان حق کوشیدن و در چشم زدن دولت صد سالہ را پامال میکنند بادشاہ را مرگ معلق در گرفت و بروز غرہ ماہ باشارت خسرو خان از دست کسے کشتہ شد و از دولت دنیا و حمایت عقبے محروم و ناکام برفت +

صاحب خبار الاخیار مے نویسد سلطان محمد تغلق شیخ نصیر الدین چراغ دہلی را باین کمال نسبت کہ داشت ایذا ہا کردی و در سفرہا ہمراہ خود گردانیدے گویند کہ او را وقتے جامہ دار خود گردانیدہ بود و باین ہمہ ہا بموجب وصیت پیر خود تحمل کرد۔ و دم نزد رحمتہ اللہ علیہ۔ و وقتے سلطان محمد تغلق بجاے نصیر الدین محمود خوان طعام فرستاد۔ در آوندہاے زرد نقرہ و باعث فرستادن این جز ایذا نبود۔ یعنے اگر اما آورد و طعام من نخمد ہمین را مادہ ایذا سازم اگر بخورد بگویم کہ در کاسہ زرین خوردی و نامہ مشروع کردی خدمت شیخ ہیچ نگفت تختے از کاسہ زرین کہ در آن بود برآورد و بر دست نہادہ خورد۔ بداند یش خائب و خاسر ماند۔ شاہ جلال گجراتی کہ صاحب کشف و کرامات بود و در ظاہر و باطن مرتبہ عظیم و شانے رفیع داشت میگویند کہ اصل وے از ولایت گجرات است و در کورہ بنگالہ بر تخت نشستہ حکم کردے چنانکہ بادشاہان مے نشینند و حکم میکنند بادشاہ کورا و را شہید کرد از جہت توہم و دغدغہ کہ قول غرض گویان بخاطر او راہ یافتہ یا نقل است کہ چون وقت قتال خالقداد او در آمدند و بنیاد خونریزی کردند کہ شمشیر میزدند۔ شیخ منیر مودیا قہار یا قہار۔ چون تیغ بر وے زدند گفت یا رحمٰن و بہمین کلمہ جان بحق تسلیم کرد۔ گویند سر او بر زمین افتادہ بود و اللہ۔ اللہ میگفت رحمتہ اللہ علیہ +

منہ

شیخ شہاب الدین حق گوے پسر شیخ فخر الدین زادہ بسیط او را حق گویان لقب است کہ سلطان محمد تغلق حکم کرد کہ مرا محمد عادل گویند۔ او از بیمعنی بحضور او باکرد کہ ما ظالمانرا عادل نتوانیم گفت سلطان محمد تغلق او را از قلعہ دہلی در زیر انداخت قبر او ہم در زیر قلعہ است +

از صاحب منتخب التواریخ ملا عبد القادر بدایونی

واقعات زمان اکبر شاه بادشاه که با بزرگان و مشائخان بظهور پیوسته این است و دران ایام شیخ قطب جلیسری را که مجذوبی خرابانی بود از دست شیخ جمال بختیار طلبیده با اخبار فرنگیان در بحث انداختند - و ارباب عقل و اجتهاد زمان را حاضر ساختند - شیخ گفت آتشے بلند افروزند تا من با معارض خود در آیم و هر که به سلامت بر آید حق است همچنان کردند - و او دست در کمر فرنگی زده گفت هان بسم الله و هیچ کدام از فرنگیان جرات نکردند و او را از غیرت همراه فقیرے چند دگر در بگر فرستادند تا بهمانجا در گذشتند - و همچنین خیلے از مشائخ و فقرا را بجاها فرستادند و همچنین شریعت و دین اسلام و روزه ها جدا جدا باختراع نام نهاده بودند و نبیرهاے شیخ او هن را از کبار مشائخ جونپور با اهل و عیال طلبیده با جمیر فرستاده وظیفه مقرر ساختند و یک دو سه روز انجا در گذشتند و بعضے تا الحال بعسرت میگذرانند - و همچنین شیخ حسین نبیره حضرت خواجه معین الدین قدس سره را که تسلیم خاطر خواه نمیکرد و بعد از اخراج بمکه معظمه و آمدن او از فتحپور و بهمان دستور کورنش باستغنا نمودن و او ازے بے اخلاصی او را فهمیده در بگر فرستادند تا در سال هزار و دو نظام الدین احمد بتقریب التماس طلب قاضی فتحپوری از بگر و شیخ کمال بیابانی نام او را هم مذکور ساخت و همه را طلبیده از آنروے که زمین بوس بجا آورند حاضر زمان طلبیده حکم خلاص فرمودند تا کمال بیابانی که قلابهاے او را در حبس خانه بگر نسبت باهانخانان برآورده و در نظر فرستادند و شیخ حسین را باز حکم

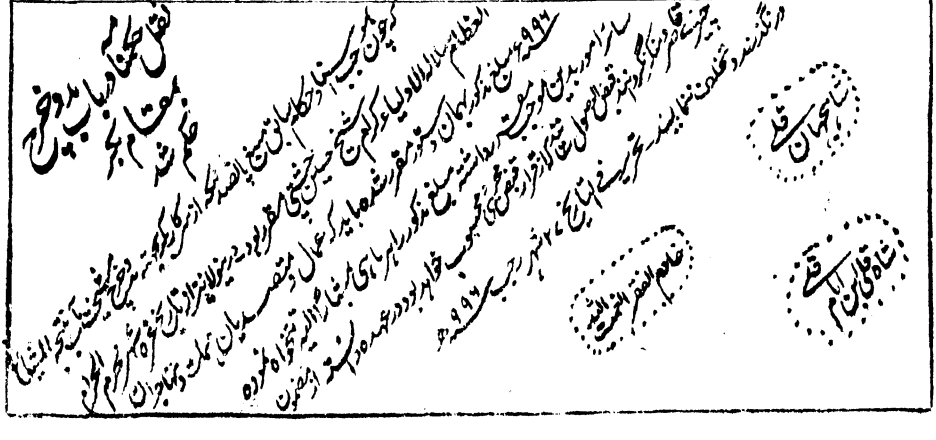

مدد معاش در بارگزیده مورد نامزد همانجا ساختند چنانچه ازین پیشتر مذکور شود انشاء الله تعالے
و له المنه ۔

شیخ عبد النبی صدر الصدور ولد شیخ احمد بن شیخ عبد الحق ردولوی گنگوهی است چهارم رتبه بمکه معظمه
و مدینه طیبه رفته علم حدیث را خواند و بعد ازان که باز گشته آمد از روش آباؤ اجداد کرام سماع و غنا
منکر بود و بروش محدثین سلوک مینمود و به تقوے و به طهارت و نزاهت و عبادت ظاهری
اشتغال داشت چون بمنصب صدارت رسید جهان جهان زمین و مدد معاش و مالکف اوقاف
بخلائق بخشید چنانچه در زمان هیچ بادشاهے اینچنین صدے باستقلال نه گذشته و عشر عشیر
این کارها نداده - و بادشاه را چندگاه نسبت به او آنچنان اعتقاد پیدا شده بود که کفش
پیش پائے او مے نهاد و آخر بجهت مخالف مخدوم الملک و سائر علماء نفس صیاد گرگ شعر ؎

جاهلانند همه جاه طلب خویشتن را علما کرده لقب

و اعظم اسباب هبوط او این بود که زمانیکه بادشاه از سفر پانی پت واله به فتحپور اقامت نمودند
قاضی عبد الرحیم - قاضی مهتر استغاثه نزد شیخ برد که بر همنے منبلی متمردی از ان قصبه مصالح
عمارت مسجدے را که تعمیر آن میخواستم کنم برده تبخانه بنا کرده و چون معارض و معترض او شدم
بردش اشتهار داد که خاک درد هانش بادزبان به نسبت نبی علیه السلام کشاده و اهانت گوناگون
باین اسلام رسانیده چون طلبیدند - آن برهمن بطلب شیخ نیامده بپیروی شیخ ابو الفضل را فرستادند
و او آوردند و شیخ ابو الفضل انچه از مردم شنیده بود بعرض رسانید - و گفت که سبب تحقیق ازو
بتقریب پیوسته و علما بعض به قتل و بعض به تشهیر و مصادره او قائل شده و فریق گشتند -
درین باب گفتگوے وسیع بود هر چند شیخ او بادشاه را خصمت قتل او میگرفت بصریح نمیدادند
و در پرده میگفتند که سیاست شرعی تعلق به شما دارد از ما چه مے پرسید - برهمن مدتے باین
تقریب در بند ماند و اهل حرم شاهنشاهی بشفاعت بجهت تخلیص او بر خاستند و خاطر شیخ
درمیان بود - چون مبالغه شیخ از حد گذشت جواب فرمودند که سخن را نشنیده گرفتیم ایم شیخ

بمجرد رسیدن بمنزل حکم تقبل او کرده و چون انمعنی بعرض رسانیدند غیلے درہم و برہم شدند و اہل حرم
از درون و سائر متعلقان ہند از برون گفتند کہ این ملایان را فما نوازش نفرمودند و کار ما بجان
حالا بجاے رسیدہ کہ ملاحظہ خاطر شما ہم نمیکنند و نے حکم برائے اظہار حکومت و جاہ خویش مردم
را بقتل مے رسانند۔ و بچندان مقدمات گوش پادشاہی مخبر ساختند۔ کہ دیگر تاب نتوانستند آورد
و مادہ کہ از مدتے پارۂ غلیظ شدہ بود یکبارگی سر کرد و بران رحیت و تبے در حوض انوپ تلاؤ
آمدہ این ماجرا را باز نمودہ از مفتیان متحرک و متشنیان احداث تحقیق این مسئلہ مے نمودند یکے
میگفت کہ گواہاں کہ گذراندند کہ جرح و تعدیل کردہ باشد۔ و دیگرے میگفت کہ عجب از شیخ
عبد النبی آنکہ او خود را از اولاد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میگوید۔ حالانکہ سب نبی از کفار مطیع الاسلام
موجب نقض عہد و ابراء ذمہ نمے شود چنانکہ در کتب فقہ حنفی مبسوط است پس شیخ مخالفت
جد خویش چگونہ نمود۔ بہ یکبارگی نظر از دور بر جامع این منتخب انداختہ متوجہ بانیجانب شدہ۔
ناہربردہ پیش طلبیدند و فرمودند پیش بیا۔ رقعہ بپرسیدہ کہ تو ہم شنیدہ کہ اگر بود دو روایت مثلاً
مقتضے قتل باشد و یک روایت موجب خلاص مفتیان را باید کہ روایت اخیر را ترجیح دہند
عرض کردم کہ بلے ہمچنین است کہ حضرت میفرمایند مسئلہ انیست ان الحدود والعقوبات
بندے بالشبہات و معنی آنرا بہ فارسی ادا کردم بطریق تاسف پرسیدند کہ مگر شیخ عبد النبی
بر این مسئلہ مطلع نبود کہ آن بر ہمن بیچارہ را کشت و این خود چگونہ باشد عرض نمودم کہ البتہ
شیخ عالم است با وجود این روایت کہ دیدہ و دانستہ حکم کردہ ظاہر از برائے مصلحتے بودہ باشد
فرمودند مصلحت چیست معروض داشتم کہ سد باب فتنہ و قلع مادہ دلیرے عوام در روایت
شفاء قاضی عیاض کہ درین باب بنظر آمدہ بود گذرانیدم بعضے خباثت گفتند کہ قاضی
عیاض مالکی است سخن او در دیار حنفی سند نیست۔ بادشاہ از من پرسیدند کہ چہ میگوئید گفتم
اگرچہ مالکی است۔ اما اگر معنی محققی اگر بحسب سیاست عمل بر فتوائے او کند شرعاً جائز است
درین باب سخن بسیار گذشت و مدتے بسلت شاہنشاہی را در آنوقت مردم مے دیدند کہ چون

مرے شیر برخاستہ بودند واز عقب سر مرا مانع از بحث شدے آمدند بیکبارگی اعراض شدہ فرمودند
کہ این نامعقول است کہ میگوئی در حال تسلیم کردہ وباز پس آمدن درجگر ایستادم از آنسو زبان
ترک دلیری و مجلس مباحثہ گوشہ انزوا گزیدہ گاہ گاہے از دور کورنش میکردم وکار بار شیخ عبدالنبی
روز بروز تنزل پیدا کرد۔ ونسبت بحجاب واعراض وتفاصل ومسلب جدید وقدیم کشید واصلاً
بدربار نمیرفت ودرہمان ایام شیخ مبارک از آگرہ بہ فتحپور بجہت تہنیت امرے آمد وبا وے این
ماجرا در میان نہادند الہ مشاورہ نمود کہ شما امام زمان خود و مجتہد اید ودر اجرائے احکام شرعی ملکی
چہ احتیاج باین جماعہ دارید کہ ہیچ بہرہ از علم بجز شہرت کاذب ندارند گفتند ہر گاہ شما
استاد ما باشید وسبق پیش شما خواندہ باشم چرا ما را از منت این ملایان خلاص نمے سازند
او کمر جد واجتہاد در میان حقد وعناد بستہ گفت وقت اجتہاد فرا نیدہ واز ایشان محضرے طلبید آن بود محضر
در باب اجتہاد بادشاہ وفضیلت ایشان بر جمیع مجتہدان نوشت وشیخ عبدالنبی ومخدوم
الملک را چون احاد الناس در آن مجلس پا جیان بزور گرفتہ آوردند ہیچکس تعظیم ایشان
نکرد ودر صفت نعال نشستند۔ وخواہی نخواہی بہ جبر وکرہ بر این داشتند۔ تا گواہی خود
نوشتند چنانچہ در ضمن وقائع سنوات مشروح گذشت وعاقبت الامر ہر دو را سفر حجاز رخصت
دادند۔ وفات شیخ۔ در سن نہصد و نود و یک بود و لہ مئہ۔ در سن خمس از تعین وتسعماۂ میرزا
ہندال شیخ بہلول برادر بزرگ شیخ محمد غوث گوالیاری را کہ از اکابر اہل دعوت اسماعیلیہ بود بادشاہ با
اعتقاد و اخلاص تمام داشت باغوائے مفتیان واقعہ طلب بکشت وسال
آن واقعہ فقدات شہید یافتند ومیرزا ہندال در ین سال خطبہ بنام خود خواند ۔

در تزک جہانگیری

بادشاہ مے نویسد شنیدم کہ شیخ ابراہیم بابا فغانے دکان پیری ومریدی جائے من مضافات
لاہور آراستہ کردہ وبسیاری از افاغنہ وغیرہم بر او جمع مے آیند وبا عتقاد و انقیاد مے گرایند

حکم دادم کرا در حاضر آورده به سلطان پرویز حواله نمایند که در قلعه چنار گذاشته او را نگاه دارند تا آنکه مناط شهرت و رجوع خلائق به تفریط گراید ۱۲

آخر مقاله ششم در ذکر فتح قلعه آسیر از تاریخ فرشته

و در دون آن عمارت وسیع و خوش طرح و باغهای مکلف و حوضهای مطبوع که مثل آن مسجد جامع در شهرهای معظم کمتر بنظر در آمده گویند وقتیکه اکبر بادشاه فتح آن قلعه کرده به آگره معاودت کرد از انجا هر اعتقاد تمام باطوار کفر داشت فرمانی نوشت تا مسجدی را شکسته بجائی آن بتخانه به سازند +

از خزینة الاصفیا

مولوی مکرم خلیفه مولانا فخر الدین فخر جهان دهلوی رحمه الله تقریب ملاقات سید محمد خان دار وغه الآباد رفته بود در انجا مجلس سماع گرم شده مولوی در وجد آمد ناگاه قاضی الآبادی رسید آنجا گذر افتاد مولوی مکرم را بدان حال دیده از راه تمسخر گفت که مولوی مکرم را چه شده که این چنین سر و سرین سر جنبانده همانشب قاضی در خواب خود خوابیده بود که صورت مثالی حضرت مولانا فخر الدین در آنجا رسیده و قاضی را از زمین برداشته بر زمین بزد علی الصباح چون قاضی برخواست دنبلی سخت بر سرین قاضی پیدا شده شب و روز سر و سرین می جنبانید آخر سجده مت مولوی مکرم آمده معذرت کرد و شفا یافت +

من مولف فی الجمله در زمان اوائل سلطنت سلطان ابو الفتح جلال الدین اکبر شاه هر آنچه مکرر با حضرت خواجه حسین نبیره حضرت خواجه بزرگ معین الاولیاء فتنه و فساد ایجاد نمودند بنائی آن بر غرض ارباب غرض و ابنای جنس متیقن است چنانکه صاحب منتخب التواریخ [illegible] شیخ ابو الفضل جامع اکبر نامه کرده [illegible]

انکار می کند الحق بر خطا رفته است و این خطا از دو حال خالی نیست ـ اول بوجه مخالفت مذهب و مشرب که او را با علمای دین عقده‌ها بود صالحین بود و جمعی از اکابران زمان در باب تردید و اسعاد پدر نامبارکش که علم مهدویت و نقض منقولات بر او نبشته بود و ادای شهادت کرده از حضرت بادشاه بکشتن او استعانت خواستند و صفحه ناسفار را که مقام عسلان اخته اعتماد بود با صفحه زمین هموار کردند و از نهیبت و سیاست انواع صعوبت و شدت در وی داد چنانکه تفصیل این اجمال بشرح و بسط نموده جزو آئین اکبری کرده اند که خلاصه تالیفات شیخ ابوالفضل است القصه شیخ مبارک با عیال و اطفال از آگره گریخته به نواح بادونی برفت و جان خود را به سلامت برد و مدتی در آن دیار به هزار سختی و صعوبت صد هزار زندگانی کرد و بعد از سرگشتگی و زحمت کشیدن بسیار در آن زمانیکه بادشاه را با شیخ سلیم چشتی سیکری حال محبت و صحبت در ترقی شد و از خانواده شیخ بسیاران به پایه سروری و منصب پیشوائی رسیدند و نظر بادشاه در ظاهر و باطن شیخ مرعی بود شیخ مبارک را زمانه صلاح و فلاح در پیش آمد و بشفاعت شیخ سلیم از نواح بادونی معاودت کرده باز به دیار آگره سکونت ورزید و دکان ستایش و لابه گری وا نموده خاطر بادشاه را از مرکز راستی بگردانید و پسر بزرگ آن شیخ ابوالفیض ملقب صحبت انیس خلوت بادشاه گشته و شیخ ابوالفضل ... پسر میانه او بزمره مقربان دولت بادشاهی اختصاص یافته منظور دقت بودند تا آنکه هر یکے را ازان جماعت کرامت منزلتکه بر جمایت حق کمر بسته بودند بهتر از نکبت و خواری سوا ساخت ـ از نهایکے شیخ حسین ما حمیری الهدود دیگر ان

فائدہ ۱۲ شیخ ابوالفضل در سن چهاردهم اکبری مقدمه الکذیب دعوے فرزندی خواجه حسین نوشته است نقلا از تالیفات خودش که جزو آئین اکبری نموده است ظاهر میشود که در سال مذکور یا از قرب حضور بادشاه دور بوده و یا خود در معرض اتهام خانه شاهی افتاده و از راه بادونی رسیده و ازینجاست که شیخ ابوالفضل از اصل حال خبر نداشت و از تلکرده جرم ملاعبدالقادر بدایونی و مولانا عبدالحق لهوني شیخ محمد غوثی شطاری گزیده نقله معدل بوده و از واقعات سلطنت و احوال زمانه کماهی آگاهی داشتند بهر حال قول ایشان مسبب وجود دادن حضرت خواجه بزرگ معین الدین را نیز گواه عدل است ۰

ہم بسیار بودند مثل مخدوم زادہ شیخ عبد اللہ[1] سبی و قاضی[2] قصبہ فتحپور و قطب جلیسری۔ و نبیرہای شیخ ادھن جونپوری[3] و مخدوم الملک و نظام الدین و میر حبش و غیرہم رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ اما شیخ ابو الفضل کہ علامہ وقت بود۔ و در سخن سازی و حیلہ گری ذہن رسا داشت۔ ہر آنکس را کہ با قہر و عتاب بادشاہی خطاب کرد بیشتر حکایات ناسزا و روایات خلاف واقع در تفصیل اعمالش مستزاد کردہ جز اوراق اکبر نامہ گردانید تا بچشم ظاہر نگر حقیقت راز مخفی دستر ماند۔ اما ژرف نگہبان نکتہ شناس کہ از کید و شہد ارباب دنیا غافل نبودہ اند بربط کلام و طرز بیان مے پندارند کہ این ہمہ جوفروشی و گندم نمائی بتقاضای نفس غدار و خودستائی پندار است القصہ ہر آنچہ کہ[4] باب شیخ حسین بہ پیرایہ ستم شریکے فقرا و فقہان و جود اولاد حضرت خواجہ بزرگ حکایت آوردہ این ہمہ اقوال قبیح را بہ ثقات و عدول آن زمان کہ ساقط العدل و عدول التفات نبودہ باشند محوالہ مینماید غائبش انکہ خواجہ را حضور میگویند۔ و از نجہت دعوے فرزندے خواجہ حسین را بہ تکذیب و ابطال میرساند۔ اما عبد القادر بداؤنی کہ صوفی مشرب و حنفی المذہب بود۔ و بحضرت بادشاہ در سفر و حضر زندگی میکرد و نیز خدمت کتابت واقعات و غیر آن باو مفوض بود تفصیل احوال و تشریح انہمقال را در منتخب تواریخ بشرح و بسط ضبط نمودہ و نقاب جمل و اختمال از پیکر نفس الامر برداشتہ۔ شاید سخن را بہ کنہ رود اصلان یقین فرمودہ است۔ پس در ہیچ مقام حیز تہمتے نگزارد۔ و بوالعجم مے نماید کہ شیخ ابو الفضل با آنکہ از علوم عرفی بہرۂ وافی داشت بخلاف تواریخ سلاطین پیشین۔ و ملفوظات اولیاء کاملین بروایت انچنین حرف و حکایت باطلہ چگونہ مبادرت کرد۔ و شہوات ارباب عرض و ابنائے جنس کہ دیرے مہر و استیصال بودند مرکز اثبات

---

[1] نبیرۂ شیخ عبد القدوس گنگوہی [2] در دیش فتنہ بود [3] احداث ملک بادشاہ و شیخ مبارک را بد میگفت [4] در اخراج شیخ مبارک سعی نمود [5] بمصر احداد شیخ مبارک تعلق نمودہ بود شیخ نظام الدین تھانیسری بود صاحب ہشتی کہ جلال الدین اکبر شاہ از بہت آنکہ خلائق بادر جوع زیادہ داشتند و خلافت شیخ مبارک بود۔ حکم اخراج او بہ مکہ معظمہ داد و ہمچنین نور الدین جہانگیر بادشاہ شیخ محمد و لد گنگوہی صاحب ہشتی را بوجہ علو جاہ و شیخوخ او بہ اندیشیدہ دست نرسیدہ بود۔

[6] بہ شیخ مبارک خلاف داشت ۱۲۔

قرار داده اصل قضیه را منعکس ساخت و به سعایت و شکایت خدا شناس صوفی پوش و بر عایت
و حمایت فردائیگان خدا فراموش جد بلیغ و سعی موفور بکار آورد و بزعم خود نقش مراد را بر بدعا نشانید
اما در نظر الوالارباب بین همه کارنامه ریو و ریا همچو نقش بر آب است و خط جاده سراب زیرا که هر آن کسی
که منقولات و ملفوظات حضرت خواجه سلطان التارکین شیخ حمید الدین صوفی السوالی و حضرت
خواجه فرید الدین مسعود شکر گنج رحمته الله علیهم را که ایشان همزبان و همنشین حضرت خواجه بزرگ
بودند بچشم شوق و ارادت دیده باشد بتقین میداند که هر آنچه که به علم حضرات ایشان
عین التقین بود برای ما و یاران طریق ما حکم حق التقین دارد و بعد از انکه حضرت سلطان المشائخ
محبوب الهی در فوائد الفواد نقل فرموده تصدیق بر تصدیق و تحقیق بالای تحقیق است در اینمقام
شیخ بو الفضول و ثقات و عدول او گیانند و گیستند که تجاوز و مقابل اینچنین اثبات عظیم حرف
دیگر بر زبان آرند و حضرت خواجه را حضور پنداشته وجود او را دستوده نهاد را بی اصل و
مقصود قرار دهند لَعْنَتُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ و دوم آنکه حضرت شیخ بسیار اولوالعزم و
صاحب حال بود و بادشاهانه زندگی میکرد و خلائق بیشمار با و رجوع داشتند و نذور و فتوح
بنهایت میرسید و وقتیکه بادشاه را بحضرت او ملاقات دست داد حضرت شیخ که سخن دنیا
نمیدانست و از آداب خدمت شاهان غیر مانوس بود بطیب خاطر متوجه نشد و همچنین به ادائے
زمین بوس که نوندیان دولت سلطانی در منزل ستائش دلا به گرے تسلیمش نام کرده بودند و
امتیاز خلوص و محبت و امتحان یگانه و بیگانه همه ران ادائے نامشروع منحصر بود نه پرداخت
بادشاه را از اینمعنی خیلے واهمه در سر شد و نیز دیگران که منتظر و متمنی مرام بودند باظهار این آن
خاطر بادشاه را منغض کرده به پیرایه شکایت فقرا و مساکین و تظلم و تعدی خواجه شیخ حسین
افسانها ساختند و به ترغیب زر کثیر که تقریب نذور و فتوح بحضرت شیخ حسین از هر اطراف
و اکناف میرسید قرار داد اخراج شیخ منور الله از مجهولان تنگ ظرف کسانے چند را به داد
خواهی بیداد به ایوان بادشاه رسانیدند بادشاه که از حقیقت راز آگهی نداشت و بهم دادائے

بے اخلاصی و استغنا کہ از حضرت شیخ پیش ازین بظہور آمدہ بود قیام او را در اجمیر موجب حقارت
و اہانت صولت و سطوت بادشاہی مے اندیشید حکم فرمود کہ بہ عزت تمام حضرت شیخ ترک
اجمیر تحمل کردہ سفر مکہ معظمہ اختیار کند از انجا کہ مظلومی و جگر تشنگی اہل بیت امرت ریم بودہ است
و بہ وراثت رسیدہ۔ و ہر چہ بر سر ایشان مے آید با صبر و سکون بر آن استقامت دارند
حضرت شیخ با دل غم رسیدہ و دیدہ نم دیدہ از خدمت مزار اجد بزرگوارش مخزون و مایوس عزیمت
بعد از انکہ بمرو سنین مشہور از سفر حجاز باز آمد ہمون آتش مذکور سر بانت و بلحاظ اندیشہ سابق
کہ دل نشین بود در قلعہ بجز فرستادہ بزندان ادب بر نشاندند۔ و نامت و راز شیخ مغز اللہ در زبان
گوشہ عسرت بہ تجرید و تفرید زندگی کرد تا کہ بعد از فتن شیخ ابو الفضل برہمات دکن یکے از مقربان
بساط سلطنت فرصت وقت غنیمت دانستہ بشفاعت و وساطت حرم محترم بادشاہ مساعی
بجائے رسانید۔ و حضرت شیخ از ان بلائے ناگہان ہم در دے بے درمان رستگاری یافتہ بہ مسند
سابق ہر منصب تولیت مرقد اجد بزرگوارش فرق عزت بر افراشتہ و بقیہ عمر در تعظیم و کامرانی بسر بردہ
رحمت حق ہمیشہ و در جوار مرقد اجد پاکش عقب مسجد جامع در قبہ عالی مدفون شد مرقد پاکش
مرجع انام و مطاف عوام است رحمتہ اللہ علیہ و علی من یرآن و در زمان ایشان کہ بحق آنچہ بین شیخ بزرگ
شدہ و بے ادبہا داشتہ بمقتضائے نا ہنجاریہائے نفس عداوت و رفع را در رفع دارند و معہذا ہر آنچہ
کہ بر ہمونی پندار و اکبر نامہ نوشتہ اند خارج از دائرہ وہم و قیاس است۔ و عقل فہیم طبع سلیم
نمے پذیرد۔ اعنی اگر کرت اول بادشاہ را بتحقیق پیوستہ بود کہ دعوے فرزندی خواجہ حسین
حضرت خواجہ بزرگ غلط است تا از چہ بود کہ او را با این ہمہ باز بمنصب تولیت رسانیدند۔ و
بر دعوے دختر زادگی او کہ بتقاضر و شفاعت ہمسان و ہمقران دعوے فرزندی بود سکوت ورزیدہ
عرضہ دیگر در میان نیاوردند و بخلاف احکام شرعیہ کہ بمالت فقدان دعوے فرزندی

---

۱ کذا فی النسخ و ظاہرا دیدہ عبرت تسلیم تمام و او لے بے اخلاصی کہ از حضرت خواجہ حسین بظہور پیوستہ بود در زندان ادب بین بود کہ علو پایہ شیخ حضرت

۲ یعنی مقام اجمیر زمین نوافتند۔ و در گوشہ بے اختیاری در راجمیر نگاہ استند۔

منصب و ریاست به اولاد دختری منحصر میشود۔ آن مخدوم زاده آفاق از استحقاق موروثی باز
داشته باتلاف حق و مرافق او پرداختند مگر اینکه حضرت شیخ حسین را بدعوے اولاد دختری
و المون محض افترا بود۔ و انجمله سخن سازی و روباه بازی شیخ ابوالفضل بزعم فقیر مولف از انجهت
بوده باشد که بچشم ظاهر نگرد۔ انکار ماضی و اعتراف حال که در اکبر نامه نموده است بصورت قبیح
ننماید۔ زیرا که اگر قول شیخ ابوالفضل در باب تکذیب دعوے اولاد خواجه حسین بودے زنهار
منصب مشیخت و تولیت مزار حضرت خواجه بزرگ باز بدستور سابق به شیخ معزالله بهان
عزت و حرمت استقرار و استمرار نه یافتے۔ و نور الدین جهانگیر بادشاه در روز نامچه خود که
به تزک جهانگیری موسوم است۔ در سن هفتم جلوس خود شیخ حسین را ببرهٔ خواجه بزرگ نوشته و
یکهزار روپیه بطریق خرچ شمش ماهیانه داده و در فرمان اوقاف مزار شریف حضرت خواجه بزرگ
سه قسمت کرده یک حصه بحضرت شیخ معزالله نرسانیده و تجدید فرمان تولیت و مشیخت
فرا حضرت خواجه بزرگ بعهد دولت خود ترتیب داده عطیه این منصب گرامی بحواله نبیرگی حضرت
خواجه بزرگ نبیاد نکرده۔ و بعد ازین که شاهجهان بادشاه فرمان جلی صدباب تقسیم نذور۔۔ و
فتوح صادر نموده و جهان آرا بیگم بنت شاهجهان بادشاه کتابے موسوم به مونس الارواح در حالات
حضرت خواجه بزرگ نوشته به قول حضرت شیخ مولانا عبدالحق محدث دهلوی اتفاق کرده۔
و وجود اولاد امجاد برحق قرار داد۔ و سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر در چند نوبت
بحضرت شیخ سید محمد سجاده نشین زر کثیر و خلاع فاخره صادر فرمود چنانکه در نسخه عالمگیر نامه مولفه محمد کاظم
مورخ عهد عالمگیری مرقوم گشت در سال جلوس چهارم و هشتم و نهم و غیر آن که بزبان دولت سلطان
قطب الدین شاه عالم بهادر شاه بن اورنگ زیب عالمگیر هنگام نصب سجادگی حضرت
شیخ سراج الدین و بعد آن بحضرت شیخ منیر الدین تذکره ما به مواهب و نگین پیرزادها و ارباب وظایف

لہ انکار ماضی عبارت است از انکار نور الدین و اعتراف حال عبارت است از سکوت که بر دعوے اخیر حضرت خواجه حسین

مرقوم است که بر زبانه عقیق در منزل سیستی از قصبات لغانیقه واقعست ۱۲ ۔

وفقرا و صلحا و اکابران و خدام روضه منوره حضرت خواجه بزرگ لقب کتابت آورده اند - و دیگر
فرامین و اسناد شاهان دهلی و بالخصوص سند مطالبات که بطور دستور العمل انتظام اوقاف
روضه منوره ابو البرکات معین الدین اکبر ثانی بادشاه دهلی بحواله آئین قدیم و تصدیق فرمانی
ترتیب و تکمیل فرموده به حکام دولت انگلشیه فرستاد و حکام عالیمقام باتباع آن بالاستحکام احکام
نافذ فرمودند - و حواله سرور الصدور ملفوظ حضرت خواجه سلطان العارفین و فوائد الفواد ملفوظ
حضرت سلطان المشائخ نظام الاولیا و سیر الاولیا مولفه سید محمد کرمانی خلیفه حضرت سلطان
المشائخ و سیر العارفین مولفه ملا درویش جمالی و گلزار الابرار مولفه شیخ محمد غوث بن حسن بن محمد
شطاری و اخبار الاخیار مولفه حضرت شیخ عبد الحق محدث دهلوی و منتخب التواریخ مولفه ملا عبد القادر
مؤرخ عهد اکبری و تاریخ فرشته مولفه ملا محمد قاسم و سیر الاقطاب مولفه شیخ اله دیا چشتی و مرات الاسرار
مولفه شاه عبد الرحمن چشتی و خزینة الاصفیا مولفه مفتی غلام سرور لاهوری و مناقب الحبیب
مولفه مولوی نجم الدین جهونجهونوی و مخبر الاولیا مولفه شاه رشید الحق نبیره حضرت شیخ یحیی
مدنی احمد آبادی و رساله ادهمی مولفه ملا عبد الباری بخاری الاجمیری و اقتباس الانوار -
و جوامع الکلم و اشجار الجمال و رساله ابراهیمیه ملفوظ حضرت شاه ابراهیم چشتی و مدائن المعین مولفه
مولانا شیخ رحمت الله دهلوی که در عهد حضرت محمد شاه بادشاه تالیف یافت در باب تاهل
حضرت خواجه بزرگ معین الحق معین الاولیا قدس سره و نیز تولید و تناسل و بقای
اولاد پاک در رونق و زینت منصب سجاده نشینی بوجود با جود ایشان در دهن منکران اولاد امجاد
خاک می اندازد - مولف همچو ان اکثر از کتب و تذکره ها و فرامین مسند جه سابق و غیر آن
سواد ها گرفته جزو رساله نهاد گردانیده است که مقام تشکیک و اشتباه را در مدخل نباشد و علاوه
آن که بالا مرقوم گشت جماعه از اکابران و بزرگان دار الخیر اجمیر سانحه دیگر بر زبان دارند و آن اینست
که دران زمان که شیخ مبارک در قصبه ناگور سکونت داشت با زنی از خیل کنیزان حضرت صاحب
سجاده خواجه سلطان التارکین شیخ حمید الدین صوفی سوالی متاهل شد - و از بطن او پسران و

یک دختر بوجود آمدند۔ شیخ ابوالفیض فیضی و شیخ ابوالفضل وغیرہ چون شیخ ابوالفضل را دولت و
کامرانی دست داد۔ و بسلک خدمت ملازمان شاہی سرلبندی یافت۔ معاصران او حدیہ زدند
و از سستی نسب و سخن ہائے زشت در بون تا بہ بادشاہ رسانیدہ۔ از کینہ کہ زادگی او حکایت
آوردند۔ چون بادشاہ را بر ہمہ معنی آگہی شد۔ و از شیخ ابوالفضل استفسار کرد۔ او جواب داد کہ
مادر من از دودمان حضرت خواجہ تارکین شیخ حمید الدین صوفی ناگوری صحیح النسب است و نسبت
خالہ زادگی با حضرت شیخ حسین اجمیری دارم کہ او ہم من لا م نبہ حضرت خواجہ تارکین است و بزمان
طفلی من و حضرت شیخ حسین در قصبہ ناگور یکجا بودیم۔ زیرا کہ پدر بزرگوار حضرت شیخ حسین خواجہ
معین الدین ثالث بزمان غلبہ کفر و تاخت آوردن ہیکر پرستان ترک اجمیر کردہ بہ ناگور طرح
اقامت میداشت و ہمو نجا دختر جمیلہ و عفیفہ از نبیرگان حضرت خواجہ تارکین قدس سرہ
کہ بہ نسبت بعید خواہر مادر من باشد در عقد نکاح آوردہ بود۔ باستماع ہمین بادشاہ نصفیہ این
قضیہ را بہ استفسار حضرت خواجہ حسین اجمیری محمول کرد۔ و وقتیکہ حضرت شیخ منور اللہ از سفر
حجاز بار آمدہ بمقام فتحپور بہ بادشاہ ملاقی شد پرسید کہ آیا شیخ ابوالفضل را با حضرت شیخ
نسبت خالہ زادگی صادق است۔ چون حضرت خواجہ حسین این سخن بشنید در غضب شد۔ اما بنظر
مصلحت وقت ہیچ نفرمود۔ و سخنہائے دیگر پرداخت بالآخر چون بادشاہ بدریافت ہمین حال
استبعاد کرد حضرت شیخ طوعاً و کرہاً فرمود کل مومن اخوۃ۔ ازان روز شیخ ابوالفضل با حضرت
شیخ کینہ در دل گرفت و مدام مستدعی وقت بودہ بتائید و تقلید مشائخ فتحپوری کہ شفاعت ایشان
روئے فلاح دیدہ بود حکایت و شکایت حضرت شیخ از سر نو بنیاد دادہ و نیز سخنہائے دیگر ساختہ
خاطر بادشاہ را مکدر و منغض کردہ بودن او در تلعہ بکر دستوری خواست القصہ کسانیکہ در احکام
خدا و رسول خدا تحریف و تجدید بعمل آرند و مناسک دین و اسلام و مسائل فقہ و اصول را غیر از قیاس
و عقول قرار دادہ بہ دلائل عقلی و براہین رسمی آئین نو بنیاد کنند۔ و در کلمہ طیبہ تصرف نمودہ بنام
بادشاہ اصحاث نمایند و در پرستیدن آتش و آفتاب صلاح دنیا و فلاح عقبے پنداشتہ در امر

نواهی شرعیه اختلاف درمیان آرند۔ وبه استیصال مسجد که حکم خانه خدا دارد۔ امر فرموده بتاسیس
وبنا صنم خانه سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ گشتند۔ واذیت وآزار ارباب حق وتالیف وتوفیق
ملحدان وکافران مطلق هنجار وشعار کردند۔ وانهمه بنظر حصول جاه وخاطر وپاسداری راجگان
باطشه بوحیف است وهزار حیف که در رد ودنائید دنیا طلبی بنیاد ایوان دین واسلام برباد دادند
وباستحکام آئین وآرایش پیکر وصنام پرداختند۔ اگر بمقتضائے طینت وعادت باحضرت
خواجه حسین انکار اولاد کرده به تعصب رشت رد آیند وباستیصال وتخریب او نظر برگمارند
بوالعجب نیست۔ بهرحال از بسیائے قال ومقال دم درکشیدن ومهر خموشی برلب زدن بهتر
از گفتن وبسیار گفتن است۔ فردائے قیامت قریب۔ ودیوان محشر وداد گری داور محشر موعود
ومتیقن است اینک زمان جزا وسزا بسر وتلافی ستم وداد رسانی بیداد وجفا مقرر۔ فلهذا از
شکایت زمانه وارباب زمانه درگذشته نظر بر معدلت وتحفت منتقم حقیقی برگماشته فارغ باشیم

باب سوم

در تذکرهٔ اولاد روحانی حضرت خواجه بزرگ قدس سره مشتمل است بر دو اصل وفروع

اصل اول

از حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سره

آن واقف اسرار حقیقت آن سالک مسالک عرفان معرفت آن خازن خزینه صدق وصفا قطب العالمین عضد الاولیا
قطب الاقطاب خواجه قطب الدین بختیار قدس سره اصل او۔ از خاک پاک اوش است بسه سال

بہرہ دہم از علوم صوری و معنوی بہرہ کامل بدست آوردہ دولت اختصاص ارادت و تشریف خلافت
از خدمت شیخ الاسلام معین الاولیاء حضرت خواجہ بزرگ دریافت و تلمیذ الرحمن بود و غیر آنکہ
چشم را بحروف آشنا کند کلام الہی تا بہ پارۂ چہاردہم محفوظ دل و ملفوظ بر زبان میداشت شرف بیعت
در سال پنجصد و نود و ہفت و فضیلت خلافت در سن شش صد و بست منقول است زمانیکہ خواجہ بختیار
قطب الاولیاء در مصر سعادت ملتان در دہ فرمود جنود چنگیزی بر نواحی پنجاب ہجوم آوردہ
بناصر الدین قباچہ در آویخت و بازار جدال و قتال را با نائرہ تفنگ و بوارق تیغ گرمی ہنگامہ
در داد۔ ناصر الدین قباچہ از ینچنین دار و گیر ستوہ آمدہ استمداد ہمت از خواجہ بختیار قطب الاولیا
درخواست کرد۔ و خواجہ بختیار یک نوک تیر باو مرحمت فرمود فاتحہ خیر گفتند۔ ناصر الدین قباچہ این عطیہ
گرامی و بشارت بزرگ را فال فتح و ظفر پنداشتہ حملہ دلیرانہ و جسارت مردانہ بکار آورد و ترکان
چنگیزی تاب مقاومت و مجال استقامت در خود ندیدہ آئین اضطراب مسلک فرار اختیار کردند
آوردہ اند کہ خواجہ بختیار از ملتان بدہلی آمد و موضع کیلوکہری کہ الحال در آنجا مقبرہ ہمایونست
مقیم شد۔ محمد عطا قاضی حمید الدین ناگوری و دگرہا از ارباب یقین سعادت دریافتند و سلطان
وقت ہم بطریق ارادت و انقیاد جبین نیاز بر سنگ آستانہ مے فرسود۔ و شرف حضوری خدمت
را بہبود صوری و معنوی پنداشتہ توسل عقیدت و ارادت مے افزود۔ منقول است کہ خواجہ بختیار
قطب الاولیاء را در پنج سالگی خضر علیہ السلام بہ ملا ابو حفص نام سپرد کردہ در باب تعلیم و تعلم
قدغن بلیغ فرمودہ بود۔ تا آنکہ خواجہ قطب الاولیاء اکتساب علوم عقلیہ و نقلیہ فرمودہ از خدمت
ملا ابو حفص رخصت شد و بصحبت آباد بغداد رسید و با شیخ شہاب الدین سہروردی و شیخ اوحد الدین
کرمانی رحمتہ اللہ علیہ مراسم صوری و روابط معنوی افزودہ بعزم ہندوستان با شیخ جلال الدین
تبریزی تا بہ بلتان رسیدند و بصحبت شیخ بہاء الدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ یک چند توقف ورزیدہ
بہ دار السلطنت نزول کرامت فرمود و ازانجا بہ پیرایہ عریضہ ادب اجازت حضوری ملازمت از حضرت
معین الاولیاء خواجہ بزرگ درخواست کرد۔ از حضرت خواجہ بزرگ ارشاد رفت کہ بعد مکان عارض

قرب جان میت ہمونجا مشغول بودن شاید۔ و ماہم بعالم اسباب بشما خواہیم رسید۔ آوردہ اند کہ
حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا بعد ازین عزیمت دہلی فرمود و با اہالی موالی آن دیار فیض و انعام
علیقدر مرام بخشید۔ و شیخ فرید مسعود گنج شکر ہمدران زمان حاضر خدمت خواجہ قطب الاولیاء
بود۔ و در گوشہ تنہائی و گنج بینوائی اعتکاف داشت۔ چون بملازمت لازم الاطاعۃ حضرت
خواجہ بزرگ معین الاولیاء مشرف گردید۔ فرمودند با بانجتیار شاہبازی بدست آوردہ کہ غیر از
سدرۃ المنتہی بجائے دگر آشیانہ نہ بندد۔ و ہمین محل باتفاق ہر دو خداوند بزرگ انعام حقائق
و معرفت بحضرت خواجہ مسعود شکر گنج مفوض شد۔ و پس از ایام چند خواجہ بزرگ معین الاولیاء
بصوب دار الخیر اجمیر معاودت فرمود۔ و حضرت خواجہ بختیار ہم تاب مفارقت نہ آوردہ فائض
اطاعت سفر بر دوش ہمت برداشت ہنوز دو راز نظر نرفتہ بودند کہ جماعہ کثیر با دل ہائے دردمند
و جانہائے مستمند در تعاقب رسیدند۔ و بہزار خشوع و خضوع سکون خواجہ بختیار قطب الاولیاء
در دہلی التجا کرد۔ حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیاء بر حسب حال نظر فرمودہ خواجہ قطب الاولیاء
را وداع کرد۔ و بقیام دہلی دستوری دادہ خواجہ بختیار قطب الاولیاء با دل امدوہگین و دیدہ
اشکبار برگشتند و در تلقین و تدریس ارباب سلوک و سیر اشتغال فرمود۔ روزے خواجہ را بریں بیت
وقت خوش بود شعر

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر زمان از غیب جانِ دیگر است

مدت چار روز در حالت سکر و استغراق در گذشت۔ ناگاہ سر مبارک در آغوش شیخ محمد عطا
قاضی حمید الدین ناگوری فراز کردہ قدم پاک سوی دار البوار نوئے مولانا شیخ بدر الدین غزنوی دراز
فرمودند۔ قاضی محمد عطا از جمال باکمال بشارت قرب و اشارت وصال دریافتہ استفسار
کرد کہ در باب حفاظت امانت دار شاد و در مقدمہ استقرار آئین جادہ خلافت تردد چیست
فرمودند کہ خرقہ و عصا و نعلین و مصلا کہ بواسطہ حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا بما رسیدہ است
بہ شیخ فرید الدین مسعود باید سپرد۔ و بعد ازین ہیچ نگفت و محمل زندگانی از اقامت دار فانی ببست

قدس اللہ روحہ ۔

تفصیل خلفاء بزرگش اینست

خواجہ فرید مسعود۔ بدر الدین غزنوی۔ شیخ برہان الدین بلخی۔ سلطان شمس الدین التمش۔ مولانا فخر الدین حلوائی شیخ احمد۔ شیخ حسین۔ شیخ فیروز۔ شیخ بدر الدین موتاب۔ شاہ خضر قلندر۔ شیخ نجم الدین قلندر شیخ سعد الدین۔ شیخ محمود۔ مولانا محمد۔ مولانا سید۔ شیخ صوفی بدھنی۔ شیخ ابو القاسم۔ شیخ نظام الدین ابو المؤید۔ شیخ تاج الدین منور رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔

ذکر خواجہ فرید الحق والدین مسعود شکر گنج قدس روحہ

سالک مسالک تفرید و توحید مرد میدان تفرد و توکل و تجرید بدر السالکین شمس المجاہدین قدوۃ العارفین۔ برہان الاولیاء تاج الاصفیا حضرت خواجہ فرید الحق والدین مسعود شکر گنج قدس روحہ کہ پدر بزرگوارش بزمان سلطنت شہاب الدین غوری از کابل بہ لاہور آمدہ با دختر ملا وجیہ الدین محمد متاہل شدہ نسب پاکش ہفت واسطہ بہ سلطان ابراہیم بن ادہم میرسد ولادت باسعادت حضرت خواجہ فرید در سال ششصد و ہشتاد و چہار بوقوع آمد۔ وقتیکہ خواجہ بختیار قطب الاولیاء بہ ملتان آمد خواجہ فرید را در مسجدے مشغول بکتاب دید پرسید کہ خوانی عرض کرد فقہ است فرمود نافع خواہد شد ہمانا خواجہ فرید مسعود در روئے نیاز بر قدم پاک نہادہ بیعت کرد۔ و پس از چند سال بہ ملی آمد و بعد رحمت کشیدن ریاضت و اکتساب مراتب صفوت از ملازمت حضرت خواجہ قطب الاولیاء خرقہ خلافت دریافت۔ چون طنطنہ کرامت و شہرت ولایت او در اقصائے عالم مشہور است۔ جوق جوق اہل محبت جمع مے آمدند خواجہ فرید مسعود از ہجوم و کثرت منزل وحدت عزلت گرفتہ بسمت ہانسی آمد و در انجا با جودھن کلبہ اقامت ورزید۔ با اینہمہ ارباب فقر و فخر عقب نمیگذاشتند در آن زمان قاضی شہاب الدین در اجودھن بود دنیا پرستی میکرد۔ بر حال و احوال خواجہ فرید وقوف یافتہ در نائرہ حسد گرم بسوخت۔ و اعیان و اشراف اجودھن را برانگیختہ بتکلیف خواجہ فرید مشغول ترغیب داد و از حاکم ملتان باظہار مقدمات خلاف واقع

برائے اخراج و اسیصال خواجہ فرید مسعودؒ درخواست کرد۔ اما حاکم ملتان کہ از حقیقت حال کماہی آگہی داشت
قاضی مذکور را معتوب و مقہور نمود۔ الحاصل چون قاضی مذکور را غیر از خجلت و تشویر چیزے بدست نیامد
بقبول صلہ معقول قلندرے را بہ آزار خواجہ فرید مامور کرد۔ روزے کہ خواجہ فریدؒ بدامن رود ابر رودے خدا نما
کشیدہ مشغول بحق بود۔ قلندرے از در۔ درون حجرہ در آمد و میخواست کہ بخواجہ آزار رساند۔ خواجہ بتصرف باطن
آگاہ شد۔ بہ خادمے امر فرمود کہ قلیہ رنگوئید کہ از نیجا برود۔ وگرنہ رسوائے جہان خواہد شد قلندر چون
این سخن بشنید بحال خود نماند و رو بہ فرار نہاد۔ فرمود صاحب اخبار الاخیار کہ خواجہ فریدؒ را در آغاز مجاہدہ
روزہ طے اتفاق افتاد روزے کسے بوقت افطار طعام آورد۔ خواجہ فریدؒ مسعود منور تمام نخوردہ بود
کہ استفراغ شد۔ چون بامداد بملازمت خواجہ قطب الاولیاؒ مشرف شد۔ فرمود بابا فرید طعام شبینہ از
مال حلال نبود الحمد للہ کہ ازان محفوظ داشتند۔ صاحب تذکرۃ العاشقین آوردہ است کہ تاجرے با چند
مہار شتر کہ محمول بنبات و شکر بودند بہ دہلی میرفت۔ چون بہ اجودھن رسید خواجہ فریدؒ پرسید کہ بر پشت
شتران چہ بار آوردہ گفت نمک است۔ فرمود نمک خواہد شد۔ چون بہ دہلی رسید و بارہا بگشاد ہمہ نمک بود
از راحت القلوب مولفہ خواجہ نظام الدینؒ نظام الاولیا منقول است کہ روزے محمد یار نام کہ از یاران
خدمت بود۔ از بس سراسیمہ و مضطر بخدمت آمد۔ چون حضرت خواجہ فرید مسعودؒ وجہ حلال و موجب فضیحت حلال
پرسید التماس کرد کہ برادر من بحال زار ہا شتاد مرض گرفتار است اورا ہمکنان نزع گزاشتہ بخدمت رسیدم
فرمود نظر بخدا باید داشت۔ اینک زود برو۔ و نیک ببین کہ برادرت از قضائے معلق رستگاری
یافت ہماندم محمد یار شادان و فرحان بجائے خود آمد و برادر مایوس الحیات را مضروف صلواۃ
منگریست۔

واز مشاہر خلفایش تفصیل انیست

خواجہ نظام الاولیا۔ شیخ جمال الدین ہانسوی۔ شیخ علی احمد صابر۔ بدر الدین سلیمان۔ شیخ
نظام الدین شہید۔ سید بدر الدین اسحاق۔ شیخ زین الدین۔ شیخ نجیب الدین متوکل۔ شیخ داؤد بالہی
شیخ جلال الدین۔ شیخ رکن الدین۔ سید محمد کرمانی۔ شیخ منتخب الدین۔ شیخ برہان الدین غریب

شیخ یوسف - شیخ برہان الدین صوفی - شیخ محمد مکانی - شیخ شکر ریز وغیرہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین - و تاریخ وفات خواجہ فرید در سن ششصد و شصت و چہار مرقوم است +

شیخ بدر الدین غزنوی چشتی

خلیفہ حضرت قطب الاولیا خواجہ بختیار است بہ سماع رغبت تمام داشت - بزرگان ہمعصر بر عظمت و شیخیت او متفق بودند - و او ہمصحبت خضر علیہ السلام بود مرقد او پائین مزار قطب الاولیا خواجہ بختیار است و در سال ششصد و پنجاہ و ہفت تاریخ وفات او منقول است +

شیخ نظام الدین ابو المؤید

مرید شیخ عبد الواحد غزنوی است چون بہ دہلی آمد بشرف ملازمت خواجہ قطب الاولیا کار خود بجائے رسانید و خرقہ خلافت پوشید - شیخ جمال الدین کولوی از اولاد اوست تاریخ وفات او در سال ششصد و ہفتاد و دو رقم نمودہ اند +

قاضی حمید الدین ناگوری

نام او محمد بن عطا است مولد او بخارا و منشاء او ناگور و مدفن او دہلی است در آغاز قاضی ناگور بود بالآخر در تجرید و تفرید پرداخت و در بغداد رفتہ از شیخ شہاب الدین سہروردی مرید شد - او را بمحمد خواجہ بختیار قطب الاولیا ارادت واثق و محبت صادق بود - و تا بدم واپسین در ارادت و محبت دقیقہ فرو نگذاشت و بہ تنبیض صحبت و نسبت خواجہ قطب الاولیا او را در سماع علوء تمام بود و با دوست میداشت تا آنکہ علماء وقت و نبالش گرفتند و محضر ساختند و بہ آزار کمر بستند - قاضی حمید الدین را تصنیفات بسیار است از انجملہ کتاب طوالع شموس [illegible] نام دارد تاریخ وفات او در سال ششصد و ہفتاد و ہشت مذکور است +

شاہ خضر رومی

مشرب قلندریہ داشت صاحب کرامتِ عظمی وخوارق کبرے بود چون بہ ہندوستان آمد بملازمت خواجہ بختیار قطب الاولیا مشرف شد۔ وکلاہ وخرقہ دریافت ولایت معاودت فرمود سلسلہ او قلندریہ چشتیہ مشہور است +

شیخ جمال الدین خطیب ہانسوی قدس اللہ سرہ العزیز

شاہباز عرصہ لاہوت شیر ولیر پیشہ بیشہ جبروت فرید العصر فرید الاقطاب جمال الاولیا شیخ جمال الدین خطیب ہانسوی قدس سرہ کہ سلسلہ نسب او بہ امام ابو حنیفہ میرسد وخلافت از حضرت خواجہ فرید مسعود۔ جامع کمالات بود خواجہ فرید بتقاضائے محبت او دروازہ سال در ہانسی سکونت داشت۔ ومیفرمود جمال۔ جمال ما است۔ وگاہ میفرمود جمال میخواہم کہ بہ گرد سرت بگردم۔ وہر گرا خواجہ شیخ فرید خلافت میداد باو میفرستاد اگر او قبول میکرد درست مے بود۔ اگر او۔ رد میکرد باز خواجہ فرید قبول نمیفرمود۔ روزے شخصے بخدمت خواجہ فرید آمد۔ از و پرسید رجمال ما چہ حال دارد جواب داد کہ ازان روز کہ بشما نسبت درست کردہ است اسباب دنیا وشغل خطابت ترک داد ومحنت یتیم وبلائے عظیم میکشد ہا استماع اینمعنی خواجہ فرید مسرور شد۔ وفرمود۔ الحمد للہ کہ خوش میباشد ویرا بعد وفات در واقعہ دیدند وحال پرسیدند گفت چون مرا در گور کردند فرمان رسید کہ بصلوٰۃ دوگانہ صلوٰۃ البروج متصل نماز شام بخشیدم۔ آوردہ اند کہ بعد چند گاہ بنظر بنیاد قبہ بالائے قبر آن کامل دین آغاز کردند۔ چون بہ نزدیک لحد رسیدند سمت قبلہ غرفہ نمودار شد وبوئے لطیف ورائحہ بہشت یافتند۔ ہمان ساعت از انجا دور شدند وباز پوشیدند۔ رحمۃ اللہ علیہ +

شیخ نجیب الدین متوکل

برادر حقیقی و خلیفه شیخ الکبیر خواجه فرید مسعود است صاحب حال و کمال بود۔ صاحب اخبار الاخیار مینویسد که بروز عید درویشان جمع آمدند و ما حضر خواستند در خانه شیخ چیزے نبود۔ کوزه آب پیش درویشان آورد و گفت که ما حضر همین است درویشان روشن ضمیر بطیب خاطر کوزه آب گرفتند۔ و آب نوشیدند وفات شیخ در سال ششصد و هفتاد و یک هجری مذکور است ✦

شیخ بدر الدین بن علی بن اسحاق بخاری

از اعاظم خلفائے خواجه فرید است عالم علوم صوری و معنوی بود در آغاز۔ با درویشان انکار داشت اما بتصرف باطن حضرت خواجه فرید متوجه شده خرقه و خلافت یافت و بمرتبه کمال رسید۔ تاریخ وفات ششصد و نود منقول است ✦

شیخ منتخب الدین چشتی

ارادت و خلافت از حضرت خواجه فرید داشت منقول است که از عالم غیب دو تا خلعت رنگارنگ باو میرسید و او از قیمت آن بی محتاج درویشان مے پرداخت در سن ششصد و نود و پنج وفات یافت ✦

سید محمد بن سید محمود کرمانی

از عمائد احباب و اعیان اصحاب خواجه فرید مسعود است۔ اول بتقریب تجارت بلاهور آمد۔ و از انجا باجودهن به پابوس حضرت خواجه فرید مشرف شد در سال هفتصد و یازده فوت شد ✦

خواجہ علاء الدین بن خواجہ بدر الدین سلیمان

نبیرہ وصاحب سجادہ جد خود است تا مدت پنجاہ چار سال بر مسند مشیخت و ارشاد متمکن بود و بزہد و ورع گی میکرد با سباب و ارباب دنیا سر و کار نداشت تاریخ وفات در سال ہفتصد و بست و قوم است ؛

مولانا داؤد باآلہی

در نواح ردولے سکونت داشت و ارادت و بیعت او با حضرت خواجہ فرید مسعود صادق است خواجہ نظام الدین محبوب الاولیا ذکر او بسیار میکرد و میفرمود کہ صاحب کمال و محبت بود رحمۃ اللہ علیہ

فرع اول

از حضرت سلطان المشائخ صدر آرائے بزم عرفان و معرفت مہر سپہر فضائل و عظمت تا بدار کشور حقیقت ہائے مراحل و منازل ہیبت و الوہیت شاہد المشہودین منظور الناظرین نظام العز فانظام الاولیا سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز۔ خلیفہ برحق خواجہ فرید مسعود است از سر آغاز آگہی آتش عشق در دل و سودائے محبت در سر داشت۔ تا آنکہ بمعرفی و توسل شیخ نجیب الدین متوکل۔ بملازمت خواجہ فرید مسعود مشرف شد و آنگاہ کہ دولت پابوس دست داد و نظر مشتاق بر جمال جمیل شیخ کبیر خواجہ فرید مسعود افتاد و ساد خویشتن برفت و عمر عزیز و جہد بلیغ کہ در اکتساب علوم عقلی و نقلی صرف نمودہ بود ثمرہ آن در طرفۃ العین بہ جلوہ مشہود وجود نگریست و ذوق تازہ و حلاوت بے اندازہ دریافت۔ و از سر حصول منصب قضا کہ بمقتضائے علم ظاہر و منشا رہ انشمندی بود در گزشتہ متردد بود کہ بخدمت حضرت خواجہ فرید مسعود از حال و احوال خود چیزے عرضہ دہد کہ بیک ناگاہ خواجہ فرید باو متوجہ شد۔ و سخن نخست کہ بر زبان حقائق بیان

حضرت خواجہ فرید رفت اینست +

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ　　سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

چون حضرت سلطان المشائخ خرقہ خلافت در بر راست کردہ در دہلی آمد و بمقام غیاث پور سکونت اختیار کرد۔ از ہجوم خلائق کہ ہزار در ہزار جمع مے آمدند۔ اندیشہ نقل مکان بکنون خاطر میداشت زیرا کہ انجمن عام مانع خلوت خاص بود۔ ناگاہ جوانے از مردمان غیب پیدا آمد و بسلطان المشائخ خطاب کرد +

انگہ کہ تو مرشدی نمیدانستی　　انگشت نمائے عالمے خواہی شد

و نیز ارشاد فرمود کہ مقتضائے مرد و مردانگی اینست کہ انجمن در خلوت و خلوت در انجمن شد سلطان المشائخ میفرماید کہ از آنروز اندیشہ نقل مکان از خاطرم برفت و ہمونجا بہدایت خلق و عبادت حق مشغول شدم۔ صاحب اخبار الاخیار میفرماید کہ چون علاء الدین خلجی از دار فنا بمنزل بقا سفر اختیار کرد و تخت دہلی بتصرف سلطان قطب الدین در آمد۔ و خضر خان پدر کہ مرید و معتقد سلطان المشائخ بود بقتل رسانید و ہم درپے آزار سلطان المشائخ سعی موفور بکار آورد۔ روزے از قاضی محمد غزنوی کہ از ارباب استشارہ بود پرسید کہ اینچنین زر کثیر و سرمایہ خطیر بہ شیخ از کجا میرسد۔ قاضی مذکور کہ ضلالت جاوید بنامش رقم زدہ بودند۔ جواب داد کہ ہر یکے از متوسلان بادشاہ و متوکلان حسب آگاہی علی قدر مراتب و مناسب نذور و فتوح میرساند۔ باستماع اینمعنی سلطان قطب الدین از خود برفت و در آتش رشک سوختہ اعلان داد کہ ہر آنکہ با لطائف و تحائف با سلطان المشائخ ہمت خواہد کرد از دولت بادشاہی محروم و موقوف خواہد شد اما چون این واقعہ بگوش حق نیوش سلطان المشائخ رسانیدند۔ خواجہ اقبال خادم را کہ متولی اوقاف دار بود امر فرمودند کہ از امروز صرف مطبخ المضاعف کردیم۔ عند الاحتیاج اسم ذات بر زبان آوردہ۔ و دست طلب در گوشۂ طاق برزدہ۔ بقدر ضرورت میگرفتہ باشد خواجہ اقبال ہمچنان عمل کرد۔ سلطان باطلاع اینمعنی۔ بغایت محجوب و منفعل شدہ۔ کسے را

بخدمت حضرت سلطان المشائخ فرستاد۔ وبمقدم پاکش التجا کرد۔ سلطان المشائخ در جواب فرمود کہ خدمت ایوان شاہان شایان درویشان نیست۔ آوردہ اند کہ بادشاہ را کینہ وعناد ازین جواب در دل جا کرد وبطلب سلطان المشائخ اصرار و استبداد افزود۔ روزے جمیع مشائخ واکابر دہلی برسم فاتحہ در مقبرہ شیخ ضیاء الدین رومی جمع آمدہ بودند۔ سلطان قطب الدین ہم بجائے خود نشستہ تلاوت قرآن میکرد۔ آنگہ کہ حضرت سلطان المشائخ تشریف آوردند۔ غیر از سلطان کہ او قرآن میخواند جمیع مراسم تبجیل وتعظیم بتقدیم رسانید۔ سلطان را بمشاہدہ اینچنین عظمت والوہیت اندیشہ ناحق در دل پیدا شد۔ وبواسطہ جمعے کہ از اکابر دولت دنیا بودند بحضرت سلطان المشائخ درخواست کرد۔ کہ بدین بادشاہ ہر روز وآلا نہ بہ آغاز ہر ماہ یکبار تکلیف ننمودہ باشند۔ ہر چند کہ سلطان المشائخ بہ سرانجام جواب التفات نکرد وہیچ نگفت اما منظران وقت کہ در کمین گاہ شر وفساد بودند تقدیم را معکوس کردند۔ وخاطر بادشاہ را از مقدم شیخ مطمئن کردہ غرہ موعود کرد۔ ہادراک شہرت یعنی خواجہ وحید قرشی واعزالدین علی شرف حضور بخدمت حضرت شیخ دریافتہ در باب رفتن نزد بادشاہ استفسار کرد۔ فرمود کہ ہرگز خلاف طریق پیران ما نخواہد شد وسلطان بارادہ خود ناکام خواہد ماند۔ بعد ازین فرمود کہ شبے در واقعہ دیدہ بودم کہ بر فراز صفہ نشستہ ام وگامے با شاخ دراز قصد من میکنند ناگزیر از جائے برخاستم وہر دو شاخ بدست گرفتہ بزور کنان دادم ہمین کہ گاؤ برو بے زمین افتاد وہلاک شد آوردہ اند کہ چون غرہ ماہ واقع شد سلطان المشائخ بدین بادشاہ تکلیف نکرد وہمو نشب شخصے از نسل مغل باشارت خسرو خان سلطان قطب الدین را بقتل رسانید۔ میگویند کہ سلطان المشائخ متاہل نبود چون عمر شریفش بنود ویک سال رسید۔ بعوارض صعب بول عارض مبتلا شد وبنوزدہم ہشتم از آغاز مرض بعد نماز پیشین یک دستار خاص وپیراہن ومصلا ومثال خلافت بمولانا برہان الدین غریب ویک دستار وپیراہن مبارک بمولانا شمس الدین مرحمت فرمودہ بہر یکے بندگان خدمت انعام فرمود۔ وتسبیح ومصلا وخرقہ وکاسہ وعصا ہر آنچہ کہ از خواجہ فرید

یافتہ بود بہ شیخ نصیر الدین محمود سپرد و ارشاد کرد کہ در دہلی باید بود و جفائے روزگار باید کشید پس ازاں بہ نماز مشغول شد و کہ آفتاب اولیا بام میرفت آن صدر نشین صحاب صدق و صفا در جوار رحمت حضرت کبریا پیوست۔ فہرست گرامی اصحاب کہ بہ فخر خلافت ممتاز بودہ اینست ؛

فہرست خلفا

خواجہ نصیر الاولیا شیخ نصیر الدین۔ شیخ اخی سراج۔ شیخ قطب الدین منور۔ شیخ حسام الدین ملتانی۔ مولانا جمال الدین۔ مولانا فخر الدین۔ خواجہ حسام الدین سوختہ نبیرہ معین الاولیا حضرت خواجہ بزرگ مولانا ابوبکر۔ مولانا فخر الدین فیروزی۔ مولانا علم الدین بنبلی۔ شیخ برہان الدین غریب مولانا وجیہ الدین یوسف مولانا شہاب الدین امام۔ مولانا شیخ محی الدین کاشانی۔ مولانا وجیہ الدین ہانلی۔ مولانا فصیح الدین مولانا شمس الدین یحیی۔ خواجہ کریم الدین سمرقندی۔ شیخ جلال الدین اودھی۔ قاضی مغیث الدین مولانا کمال الدین یعقوب۔ مولانا بہاء الدین۔ شیخ مبارک۔ خواجہ مغر الدین۔ خواجہ ضیاء الدین بنی شیخ تاج الدین داوری۔ مولانا موید الدین انصاری۔ خواجہ شمس الدین خواہرزادہ امیر خسرو۔ شیخ نظام الدین شیرازی۔ خواجہ سالار شیخ فخر الدین میرٹھی۔ شیخ علاء الدین۔ شیخ شہاب الدین کنتوری مولانا حجۃ الدین ملتانی۔ شیخ بدر الدین۔ شیخ رکن الدین چنیری۔ شیخ عبد الرحمن سارنگپوری حاجی احمد بداونی۔ شیخ لطیف الدین۔ شیخ نجم الدین محبوب۔ شیخ شمس الدین دہاری۔ خواجہ یوسف بداونی۔ شیخ سراج الدین حافظ۔ قاضی شاد علی۔ مولانا قوام الدین کیتھلانہ۔ مولانا برہان الدین ساوری۔ شیخ نظام الدین مولے۔ قاضی عبد الکریم قدوانی۔ قاضی قوام الدین قدوری مولانا علی شاہ جاندار۔ خواجہ نقی الدین خواہرزادہ خواجہ نظام الاولیا۔ سید محمد کرمانی۔ سید یوسف حسنی۔ حمید شاعر قلندر۔ امیر خسرو دہلوی۔ امیر حسن علائی سجزی۔ شیخ برہان الدین ہانسوی۔ قاضی فخر الدین ایجلوری۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ؛

شیخ نظام الدین شیرازی چشتی

فخر خلافت حضرت خواجہ نظام الاولیا دارد بصفات عالیہ آراستہ بود۔ و بشیوہ درویشی پیراستہ۔ و بمرتبہ کمال شیفتگی در سماع داشت۔ سال ہفتصد و ہیژدہ تاریخ وفات اوست رحمۃ اللہ علیہ +

قاضی۔ محی الدین کاشانی چشتی

فضیلت خلافت از خواجہ نظام الاولیا دریافت۔ و فور زہد و تقوے ممتاز بود و بعلوم تفسیر یگانہ آفاق در سال ہفتصد و نوزدہ ہجری وفات یافت +

خواجہ شمس الدین خواہرزادہ امیر خسرو

برگزیدہ روزگار بود و شیفتہ محبت خواجہ نظام الاولیا۔ وقت تحریمہ بستن تا جمال شیخ ندیدے تحریمہ نہ بستے۔ چون او را مرض موت در گرفتہ بود و خواجہ نظام الاولیا بہ عیادت میرفت بانثنا راہ خبر آوردند کہ او فوت شد خواجہ فرمود الحمد للہ کہ دوست بدوست پیوست۔ ہفتصد و دو سال وفات اوست رحمۃ اللہ علیہ +

خواجہ امیر خسرو دہلوی چشتی

سلطان الشعرا برہان الفضلا بود۔ و بحضرت خواجہ نظام الاولیا عقیدت ارادت تمام داشت و حضرت خواجہ ہم او را محرم اسرار و مشیر بزم خلوت می انگاشت و برک اللہ لقب کردہ بود۔ و او را بہ عطائے خلعت خلافت مشرف فرمود۔ نقل است کہ او ہر شب بہ نماز تہجد ہفت پارہ قرآن خواندے و ہر شب بخدمت حضرت خواجہ نظام الاولیا مشرف شدہ در باب سخن گفتے و در آسائش

عشق و محبت خواجہ سوختہ و برشتہ بود کہ پیرہن مبارک بالائے قلب آتش خوردہ میماند۔ آورہاند کہ ہنگام ارتحال حضرت خواجہ نظام الاولیا او در دہلی نبود و معیت بادشاہ بصوب بنگالہ قیام داشت چون خبر وفات حضرت شیخ بشنید۔ مراجعت بہ دہلی کرد۔ در دے گرد آلودہ و دیدہ نم آلود در مرقد مطہر مالید و کسوت سیاہ در بر کشید۔ بالآخر بفور در دو رنج در ہفتصد و بست و پنج رحلت فرمود رحمۃ اللہ علیہ

شیخ وجیہ الدین یوسف چشتی

از مقربان خدمت نظام الاولیا بود و بعد تشریف خلافت بصوب خیر پیرے رفتہ بہدایت و تلقین خلائق بسر برد و در سال ہفتصد و بست و نہ ازین کہنہ رباط۔ بساط حیات بر بست و بمقام چندیرے مدفون شد۔ رحمۃ اللہ علیہ +

شیخ حسام الدین ملتانی

از خلفائے نامدار و اصحاب باوقار حضرت خواجہ نظام الاولیا است بزہد و ورع و یاران جلسہ متاز بود۔ در اکثر اوقات حضرت خواجہ بنفیس خود بر سر مزار شہر دہلی و سایہ عاطفت و ظل حمایت بوے آوردہ اند کہ او را بجانب حضرت شیخ بزیارت مین بفرستند چون باز آمد حضرت شیخ فرمود کہ اگر کسے خواہد کہ بزیارت حرم رسالت و صدر نبوت مشرف شود باید کہ نیت علیحدہ کند۔ اگرچہ بدل حج کعبہ بمدینہ منورہ رفتن موجود است۔ اما شرف زیارت حاصل نمیشود۔ چون این سخن بشنید باز بزیارت مدینۃ الرسول راہی شد و وفات او۔ در سال ہفتصد و سی و پنج مذکور است رحمۃ اللہ علیہ +

شیخ فخر الدین مروزی

از مردان باخدا و اسوۂ اصفیا۔ و اصحاب خواجہ نظام الاولیا بود روزے بخدمت خواجہ التماس کرد کہ وقتے مرا تشنگی غلبہ کرد۔ کوزہ پر آب از غیب نمودار شد بشکستم و نخوردم خواجہ فرمود بالبست خوردے۔

ہر چہ از غیب میرسد عیب نباشد۔ آوردہ اند کہ او کتابت قرآن میکرد و میفرمود تا شب یک از چہار آنہ نمیگرفت و انکار میکرد و فات آن جامع الکمالات در سال ہفتصد و سی و شش منقوش است رحمۃ اللہ ؛

میر حسن علائی سجزی چشتی

سر آمد فصحاے روزگار و سرخیل شاعران نازک خیال بود و بحضرت خواجہ نظام الاولیا محبت محبت و عقیدت بمرتبہ کمال داشت و خرقہ خلافت دریافت و کتاب فوائد الفواد از ملفوظات حضرت خواجہ مجتمع ساخت و در سال ہفتصد و سی و شش در شہر دیوگیر وفات یافت رحمۃ اللہ علیہ

مولانا ضیاء الدین برنی

از مقرب و معتمد خلفاے حضرت خواجہ نظام الاولیا است و از بس مورد اکرم و مصدر انعام بود و بخدمت حضرت شیخ اکثر کلمات بدیع گفتے و بخواجہ خسرو و میر حسن علائی سجزی مودت و تودد تمام داشت بسیار تالیف و تصنیف از یادگار اوست سال فاتش ہفتصد و سی و ہشت رقمزدہ اند رحمۃ اللہ علیہ ؛

شیخ برہان الدین غریب

برگزیدہ روزگار و صوفی باوقار صاحب ذوق و سماع و وجد و حال بود او را بحضرت خواجہ نظام الاولیا محبت بسیار و خصوصیت بے شمار بود چنانچہ مدت العمر خود بصوب غیاث بود کہ مسکن مرشد برحق بود گاہے پشت ندادہ خرقہ خلافت از خواجہ نظام الاولیا دوبار دریافت چون باتباع ارشاد حضرت خواجہ نظام الاولیا بر ولایت دیوگیر مامور شد۔ در انجا قبولی عظیم یافت۔ آوردہ اند کہ شیخ زین الدین غریب ولایت و طنطنہ کرامت و فضائل او شنیدہ از شیراز بدیوگیر آمد و چون شیخ را در سماع متوجہ دید متردد گشت شیخ بر خطرہا و توقف آوردہ گفت کہ چندین مسافت بنظر ملاقات درویش اختیار کردن و باز بمنزل مقصد رسید در حصول کار توقف در زمین دلیل دانش و آگاہی نیست۔ اگر خطرہ یاد سوے مانع کدام است

از و استفسار باید کرد۔ انشاء اللہ تعالے رفع خواہد شد۔ باستماع ایں شیخ زین الدین در مجلس سماع حاضر شدہ روے بر زمین نہاد و وجد آغاز کرد۔ و خطرہا کہ مکنون خاطرش بود ندرفع گشتند۔ چنانچہ بزرگ مریدان با اعتقاد دیگرے یافت و بہ ایام معدود از کاملان وقت گردید۔ و از مریدان محمد شیخ حسین ملفوظات او را جمع کردہ بہ ہدایت القلوب موسوم کرد۔ شیخ فرید الدین و شیخ کمال الدین کاسانی و شیخ رکن الدین از مشاہیر خلفاے شیخ برہان غریب بودہ اند۔ سال وفات او ہفتصد و چہل و یک منقول است رحمتہ اللہ علیہ +

شیخ شمس الدین یحیے

خلیفہ مستند حضرت خواجہ نظام الاولیاء است اکثر علمائے دین شاگرد او بودند۔ اصل وے از ملک اودھ است۔ برائے اکتساب علم بہ دہلی آمدہ بود۔ و کمال علم بمرتبہ غایت رسانید۔ از علماء عصر کسے را با او مجال مقاومت نبود۔ روزے بوسیلہ شیخ صدر الدین بحضرت خواجہ نظام الاولیاء باریافت و بمشاہدہ جمال مبارک زمام اختیار و دانش از دست دادہ بشرف بیعت و خلافت مشرف شد۔ وفات او در سال ہفتصد و چہل و ہفت منقول است۔ رحمتہ اللہ علیہ +

خواجہ حسام الدین سوختہ

بن خواجہ فخر الدین بن شیخ الاسلام حضرت خواجہ معین الحق والدین قدس سرہ

سوختہ آتش محبت و دوختہ ناک مودت بود۔ سینہ داغدار و دیدہ اشکبار داشت بلسد طان المشائخ نظام الاولیاء ہم صحبت بود و تجرید و تفرید و محنت و عسرت زندگی میکرد و صاحب معجزات بزرگ۔ [illegible] نشرک بود۔ شب ہا میگریست و بہ درد و غم مے زیست۔ آوردہ اند کہ او ہم جمال خواجہ بزرگ [illegible] بوجد و جلوہ پاکبازان حظیرۃ القدس را از جان و دل [illegible]

و بیشتر بر حال و احوال او پرداختے نقل است کہ روزے خواجہ حسام الدین را وقت خوش بود۔ چون بر مرقد پاک خواجہ معین الاولیا جداگانہ خود حاضر شد و بہ ذوق و شوق تمام در پائین مرقد پاک بوسہ دادن و چشم مالیدن آغاز کرد۔ دران حال از درون مزار فائض الانوار ندا بر آمد کہ فرزند من اینہمہ سوز و گداز و محبت و محنت کہ بر خود مے پسندی موجب تفریح و تفتیح مشام و باعث تسکین و انبساط ارواح جدود پدر تست۔ پیش ازین زحمت و محنت بر خود روا مدار کہ کار تو بانجام رسید و خدائے تعالیٰ ترا بمقصود و بیامرزید۔ چون از خدمت مزار رخصت شد بجہت چیرہ دستی سپکیر پرستان کہ متصرف بودند۔ تاب مقاومت و مجال اقامت اجمیر در خود ندیدہ قصد بانبھر آمد و بعد از چند ایام ازین کہنہ رباط۔ زندگانی بعالم قدس شادی و کامرانی رخصت سفر برداشت و بصوب باختر سوئے۔ بر سر راہ اجمیر مدفون شد سال وفات ہفتصد و چہل و یک رقم نمودہ اند۔ تا الآن مرقد پاک او مرجع انام و مطاف عوام است و از سترگی فیض مزار بر کات آثار انیست کہ گاہے امراض دیا بہ دران دیار شنیدہ نمیشود ✦

شیخ عزیز الدین صوفی

از خلفائے اعظم و مقربان معظم حضرت خواجہ نظام الاولیا است مادرش دختر خواجہ فرید مسعود بود۔ کتاب تحفۃ الابرار از ملفوظات خواجہ نظام الاولیا جمع کردہ اوست روزے کہ او بخدمت خواجہ نظام الاولیا حاضر شد حضرت خواجہ در حالت استغراق بود۔ چون بحال باز آمد پرسید کیستی۔ التماس کرد عزیز۔ فرمودند عزیز خواہی شد۔ انشاء اللہ تعالیٰ وفات او در سال ہفتصد و چہل و یک ہجری مرقوم است۔ رحمۃ اللہ علیہ ✦

شیخ عثمان اخی سراج

از محبوب ترین دوستان و خلفائے خواجہ نظام الاولیا است۔ آوردہ اند کہ او بارادۂ بیعت

سلطان المشائخ آمده بود۔ اما از علوم دینیه معرفتے نداشت حضرت شیخ مولانا فخر الدین زرادی فرمود
که این جوان صورت خوب و شمائل مرغوب دارد۔ لیکن بجهت نے بهرگی علم حیف است که از
دولت معرفت محروم است۔ مولانا فخر الدین عرض کرد که باندک التفات حضرت شیخ و شعارت
بعد مرور ایام چند از علوم معرفتے نے بهره نخواهد ماند چنانچه مولانا مذکور در تعلیم و تدریس آن مساعی جمیله کرد
و او را در مدت شش ماه بمرتبه کمال رسانیده بخدمت خواجه نظام الاولیاء حاضر آورد حضرت خواجه نظام الاولیاء
از بس خوشوقت و مسرور گشته به شرف بیعت او را مشرف کرد۔ و در اندک زمان خرقه خلافت
دریافته بولایت بنگاله مامور شد۔ بارها حضرت خواجه نظام الاولیا میفرمود که اخی سراج۔ آئینه
هندوستان است۔ وفات او در سال هفتصد و پنجاه و هشت مرقوم است رحمة الله علیه ✦

مولانا وجیه الدین بائلی

دانشمند متبحر بود۔ و استاد وقت و در ریاضت و عبادت و زهد و اتقا یگانه روزگار۔ در آخر
مرید خواجه نظام الاولیا گردید و کمال عقیدت بحضرت او داشت۔ او میگفت که وقتے به بانی پت
میرفتم در اثنائے راه شخصے را دیدم که او صوفی بود در دل من نوعے انکار آمد۔ او گفت یا مولانا
چیزے مشکل داری و مراد از علم مشکلات مانده بود۔ هر یکے را باو میگفتم و او جواب ها میگفت
تا آنکه مسئله قضا و قدر به اسلوب خوب گفت مرا مطمئن کرد۔ و بعد از اتمام بحث پرسید
تو مرید کیستی۔ گفتم از سلطان المشائخ خواجه نظام الاولیا۔ گفت شیخ نظام الدین قطب است
قبر مولانا مذکور بر سر حوض شمسی در خطیره قاضی کمال الدین است رحمة الله علیه ✦

خواجه تقی الدین نوح

پسر خواهرزاده خواجه نظام الاولیا است حافظ قرآن بود۔ خواجه نظام الدین اولیا در مرض
مرض پیش خود طلبیده خرقه و خلافت مرحمت فرمود۔ و وصیت کرد که هر چه بتو رسیده نگاهداری

اگر چیزے بر تو نباشد بر آن نگران نباشی کہ خدا ترا خواہد داد۔ و ہیچ یکے را بد نخواہی و جفا را بعطا ہل کنی و از زستانی کہ درویش او را خوار نباشد۔ او در حالت حیات خواجہ نظام الاولیا در مین شباب بہ رحمت حق پیوست رحمۃ اللہ علیہ +

خواجہ برہان الدین ہانسوی

متحقق است کہ خواجہ جمال الاولیا شیخ جمال الدین ہانسوی او را در طفلگی گزاشتہ بہ رحمت حق پیوستہ بود۔ حضرت خواجہ فرید مسعود او را پیش خود طلبید و بسیار لطف و عنایت کرد و خلافت نامہ و مصلا و عصا با نعلینے کہ بہ شیخ جمال الدین روان کردہ بود بہ شیخ برہان الدین عطا فرمود۔ و بمجلد خواجہ نظام الاولیا وصیت فرمود۔ خواجہ برہان الدین ہر سال بخدمت خواجہ نظام الاولیا آمدے و تربیت یافتے و تا زمان حیات خواجہ نظام الاولیا کسے را بہ بیعت قبول نہ فرمود رحمۃ اللہ علیہ +

شیخ قطب الدین منور

خلف الرشید خواجہ برہان الدین ہانسویست و خلیفہ اعظم حضرت خواجہ نظام الاولیا است جامع کمالات و مظہر کرامات بود۔ سر غوغائے خلق نداشت و در مدت العمر از حجرہ باختیار خود بیرون نہ آمد۔ و بخانہ امر انرفت و بتوکل و قناعت گزرانید نقل است کہ وقتے سلطان محمد تغلق بہ ہانسی رفتہ بود۔ نظام الدین کہ یکے از عمائد خدمت بادشاہ بود از نزدیک خانہ حضرت شیخ بگذشت پرسید کہ خانہ از کدام است گفتند شیخ قطب الدین منور خلیفہ خواجہ نظام الاولیا۔ گفت کہ عجب است کہ بادشاہ بہ ہانسی بیاید۔ و او بدیدن بادشاہ نہ آید۔ چون بخدمت سلطان رسید۔ گفت کہ اینجا شیخی است از خلفائے شیخ نظام الحق والدین کہ بدیدن بادشاہ نہ آمدہ است سلطان در غضب شد۔ شیخ حسن برہنہ الطلب شیخ قطب الدین منور فرستاد شیخ حسن آمد و

در دہلیز نشست شیخ زادہ نورالدین بیرون آمد و گفت کہ بندگی شیخ شمارا میطلبد۔ شیخ حسن برہنہ پیش آمد و گفت شمارا سلطان طلبیدہ است فرمود کہ درین باب اختیار بدست من نیست یا نہ گفت خیر مرا فرمان است کہ شمارا ببرم۔ فرمود الحمد للہ باختیار خود نمیروم۔ بعدہ روے بسوے الہٰی نہ کرد و فرمود بخدا سپردم و مصلا بر کتف و عصا در دست گرفتہ راہی شد۔ شیخ حسن برہنہ بہ سواری اسپ اشارت کرد۔ فرمود قوت پیادہ رفتن دارم۔ چون متصل خطیرہ جد بزرگوار رسید پایان قبر جدو پدر رفت۔ و بعد زیارت عرضداشت کرد کہ باختیار خود از کلبۂ عزلت بیرون نہ آمدہ ام مرا بے اختیار مے برند۔ چون از خطیرہ پاک بیرون آمد۔ شخصے دفترے نزد پیش او آورد و قبول کرد و با خانہ فرستاد چون بدائرہ سلطان رسید سلطان اغماض کردہ بہ دہلی روان شد۔ و آنجا حضرت شیخ را پیش خود طلبید۔ و چون سلطان دانست کہ شیخ نے آید بایستاد و کمان در دست گرفتہ بگزاند اختن و ہدف زدن مشغول شد۔ اما چون شیخ را دید طاقت نہ آورد و بتعظیم پیش آمد و مصافحہ کرد۔ حضرت شیخ چنان دست او محکم گرفت کہ آنچنان بادشاہ ستمگر کہ چندین علماء مشائخ را تیغ ستم آوردہ بود معتقد گشت و گفت کہ ما در شہر شما رسیدیم و التفات نفرمودید۔ حضرت شیخ فرمود کہ فقیر لائق ملاقات بادشاہان نیست و رگوشہ بدعا گوئی و خیر طلبی کار اہل اسلام مشغول مے باشد معذور مے باید داشت سلطان از تقریر شیخ نرم دل شد۔ و حکم داد کہ آنچنان باید کرد کہ مقصود شیخ است فرمود مقصود من فقر است و گنج جد و پدر بسندہ بادشاہ یکہ تنگ فرستاد قبول نکرد و فرمود فقیر را نان جوین باید۔ زر و جواہر بچہ کار آید۔ بالآخر زر قلیل قبول فرمود و در مقام پیران خود صرف نمود و نیز بفقیران داد۔ مرقد او در قبہ جد پاک او است۔ رحمۃ اللہ تعالے علیہ ✦

شیخ نورالدین پسر شیخ قطب الدین منور

[illegible] شریع و متورع و صاحب حال و قال بود۔ و خرقہ خلافت از پدر عالی قدر پوشید۔ و مدام

در استغراق و عزلت و وحدت گزیدند رحمتہ اللہ علیہ مرقد او در خطیرہ پاک جدا و است +

مولانا علیشاہ جاندار

از مریدان خواجہ نظام الاولیا است ۔ او را کتابیست موسوم بخلاصتہ اللطائف و او بسیار صادق الارادہ و واثق العقیدہ بود و کار خود بوجہ احسن بجائے خود رسانید ۔ رحمتہ اللہ تعالے علیہ +

مولانا فخر الدین زرادی

خلیفہ ارجمند خواجہ نظام الاولیا است ۔ حافظ کلام ربانی بود ۔ بکمال تقوے و تورع آراستہ گویند او را مولانا فخر الدین ہانسوی صحبت بود ۔ جامع علم عقلی و نقلی و در امر دین صلابتے داشت عاقبت کار مرید خواجہ نظام الاولیا شد و محاذی گشت و از میان متعلمان برآمد و در زمرہ درویشان قرار گرفت ۔ و بعد وفات مرشد برحق بر کنار آب جمن در آن مقام اکہ الحال فیروز آباد دہلی است مشغول شد و ہم بہ زیارت خواجہ بزرگ شیخ الاسلام معین الاولیا باجمیر رفت خواجہ نصیر الدین نصیر الاولیا فرمود کہ آنچہ ما را در یک ماہ فتح شدے مولانا فخر الدین را در یک ساعت بدست آمدے و در آن زمان کہ مردم شہر را بدیوگیر بردند او ہم برفت و ہنگام بازگشت در کشتی کہ نشستہ بود غرق شد ۔ و مولا بمرتبہ شہادت رسید رحمتہ اللہ علیہ +

سید محمد بن محمود کرمانی

اول بکار تجارت از کرمان بہ لاہور آمدہ چون بخواجہ فرید مسعود ملاقی شد راہ و رسم محبت در میان آمدہ در قصبہ اجودھن قیام کرد و مرید شد و بعد از رحلت حضرت خواجہ فرید بخدمت خواجہ نظام الاولیا تربیت کلی یافت و بفیض خلافت مشہور و مذکور گشتہ بصوب کشمیر روانہ شد و ہمدرانجا وفات یافت و مدفون شد رحمتہ اللہ علیہ +

سید محمد بن مبارک کرمانی

جامع کتاب سیر الاولیا است و آن کتابیست مشتمل بر احوال مشائخ چشتیه اور ادر زمان مبارک شرف بیعت خواجه نظام الاولیا بدست آمد و حاضر مجالسها بوده فیضها ربوده - و بعده از حضرت خواجه نصیر الاولیا تربیت یافت - پدر و اعمام و اجداد او از نزدیکان خواجه نصیر الاولیا بوده اند و اکثر از انچه در آن کتاب نقل کرده تصدیق آبائے کرام خود کرده - رحمة الله علیه +

خواجه نصیر الحق والدین قدس سره

قدوة الاولیا اسوة الاصفیا نصیر الاولیا خواجه نصیر الحق والدین قدس سره العزیز خلیفه حضرت خواجه نظام الاولیا است مظهر انوار الٰهی و مهبط برکات نامتناهی بود - و بمزید ورع و فضائل و تقوے موصوف مرجع کافه اهل اسلام و ملجاے انام در هدایت اهل الیقین و اصحاب طریقت و صوت مدام اشتغال داشت بر حکم شرع بسیار صلابتے بکار میبرد - سماع بر وقت تمک میشنید روزے بهراوران طریقت مجلس سماع بمزامیر ترتیب داده کردند - او از انمیان برخاست - گفتند سنت پیران ترک میکنی فرمود - برائے ما حجت نیست - آورده اند که قلندرے تبه کار در عین قبه درون حجره در آمد و یازده ضرب کارد بر جسم پاکش بزد - اما با انهمه مستغرق شاهد و جراحت در حالت سکر و استغراق خواجه خللے واقع نشد - و بحال خود مشغول ماند - چون از سوراخ حجره سر تیک خون بیرون تراوید - خدام آستانه درون آمدند - و خواجه نصیر الاولیا را مجروح دیده در حالت اضطراب و اضطرار تحبس بسیار کرده قلندر را پابزنجیر نموده حاضر آوردند - اما حضرت نصیر الاولیا بتقاضاے خلق حسن از تردد جزاء سزا در گزشته بست تنگه سرخ باو انعام فرمود - و به شیخ بدر الدین و شیخ زین الدین مستدعی بلیغ کرد که بعد ازین آثار قلندر رواندارند - آورده اند که سلطان محمد تغلق با حضرت خواجه بمرتبه نهایت خصومت کرد - و با این همه علو رتبه اینا ایشان را نمیدے

ودر سفرها همراه خود گرد انیدے۔ گویند کہ وقتے اورا جامہ دار خود گردانیدہ بود۔ روزے سلطان محمد تغلق طعام فرستاد در آوند ہاے زر و نقرہ۔ و باعث فرستادن طعام جز ایذا نبود۔ یعنے اگر اہا آرد و طعام بخورد ہمین سخن را مادہ ایذا سازد۔ و اگر بخورد الزام نامشروع کردن درمیان آرد۔ حضرت خواجہ نصیر الاولیا ہیچ نگفت و سختے طعام از کاسہ زرین در دست خود گرفتہ بخورد بداندیشان خائب و خاسر ماندند تفصیل اسماء خلفاے بزرگ کہ معلوم شد انیست +

تفصیل خلفاء

خواجہ کمال الدین علامہ۔ میر خواجہ سید محمد گیسو دراز۔ میر سید محمد جعفر المکی الحسنی۔ ملک زادہ احمد مولانا معین الدین۔ خواجہ معین الدین خرد نبیرہ خواجہ بزرگ معین الاولیا۔ سید علاء الدین شیخ یوسف۔ محمد و جیہ ادیب۔ سید علاء الدین کنتوری۔ قاضی محمد ساوی شیخ سلیمان رودلی۔ شیخ محمد متوکل کشوری۔ شیخ دانیال۔ شیخ قوام الدین۔ قاضی عبد المقتدر مولانا خواجگی۔ مولانا احمد تھانیسری۔ شیخ زین الدین۔ شیخ صدر الدین۔ شیخ سعد اللہ +

خواجہ کمال الدین علامہ

صاحب علم و اہل کمال بود بجہت وفور علم بلقب علامہ مشہور گشت۔ مدام بعبادت حق و ہدایت خلق مشغول۔ جمعے از عالمان دین و ارباب یقین بحضرتش استفادہ میکردند و فیضہا میبردند خلاصہ بخواجہ نصیر الاولیا متحقق است بعد تشریف خلافت بصوب احمد آباد رجوع کرد۔ و بہ فوائد عظیم و ارشاد سلیم گم گشتگان منزل فقر و فنا را رہنمونی فرمود و بعد از دیر بدہلی تشریف آورد۔ و بہ ہدایت و ارشاد توجہ فرمود و سال آن برگزیدہ ایزد متعال در سال ہفتصد و پنجاہ و شش مذکور است رحمۃ اللہ علیہ +

خواجہ میر سید محمد گیسو دراز

خلیفہ مستند خواجہ نصیر الدین نصیر الاولیا است سرِ خیل عاشقان با سوز و گداز دارہاب راز و نیاز بود۔ و در ریاضت و مجاہدت غلو تمام داشت و بسیار طالبان حق را بمقام و مرام خود رسانیدہ شان رفیع و مرتبہ منیع داشت۔ بعد وفات خواجہ نصیر الاولیا۔ بہ دیار دکن رفت۔ و قبولی عظیم یافت و سلسلہ وے در تمام دیار دکن شائع شد۔ و شہرت آن برگزیدۂ آفریدگار بہ لقب گیسو دراز باین جہت است کہ مریدان خواجہ نصیر الاولیاء۔ چوڈولِ وے بر دوش مے بردند۔ میر سید محمد گیسو دراز ہم بدشن بود و جد گیسوے او سبب طوالت در پایۂ چوڈول در آویختند اما میر سید محمد بپاس ادب سکوت تحمل کرد۔ و بہمان اذیت راہِ دراز طے کرد۔ تا آنکہ موے سر شکست خوردند۔ و انواع عقوبت بدوے روے کشاد۔ اما چون خواجہ نصیر الاولیا بر این حال مطلع شد۔ تاسف خورد۔ و بر حسن عقیدت میر سید محمد تحسین و آفرین فرمود و گفت۔ ہر کو مرید سید گیسو دراز شد و اللہ خلاف نیست کہ او عشق باز شد و شیخ محمد چشتی از ملفوظات وے جمع کردہ بجوامع الکلم موسوم کردہ است تاریخ وفات در سال ہشتصد و پنج منقول است۔ خطیرۂ پاکش در قصبہ گلبرگہ نواح دکن مرجع مستمندان است۔ و تا الآن از اولاد پاک نہاد او منصب مشیخت و ارشاد برقرار است۔ رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ سید معین الدین خرد

نبیرہ برحق خواجہ بزرگ خواجہ معین الاولیا است۔ وے اخرد بہ نسبت خواجہ بزرگ میگفتند و این منقبت بس است۔ از بس عابد و مجاہد صاحبِ مقامات علیہ و کرامات زکیہ بود۔ و بے واسطہ کسے از روحانیت حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا استفادہ میکرد۔ بالآخر باشارت جدِ پاک بشرف بیعت خواجہ نصیر الدین نصیر الاولیا مشرف گشت و خرقہ خلافت ہم دریافت۔ تاریخ وصال آن صدر الصدور صفِ اصحاب قرب۔ در سال ہفتصد و شصت و یک منقول است

رحمۃ اللہ علیہ۔ مرقد مطہر او پائین روضہ حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا در مجرہ سنگ سفید واقع است

شیخ صدر الدین حکیم

خلیفہ خواجہ نصیر الاولیا است۔ خواجہ سلطان المشائخ او را بہ خواجہ نصیر الاولیا سپردہ بود۔ از آن او تصانیف خوب یادگار است۔ وفیسنہ زراز زمین مرا و پیدا شدہ بود۔ ہمہ را بہ راہ خدا و مردان خدا صرف نمود۔ و در سال ہفتصد و پنجاہ و نہ ہجری وفات یافت ✦

سید محمد بن سید مبارک کرمانی

خلیفہ و مقرب خدمت خواجہ نصیر الاولیا است۔ و بارو حانیت حضرت نظام الاولیا۔ رالطہ قوی داشت۔ کتابے در باب احوال مشائخ چشتیہ جمع نمودہ است موسوم سیر الاولیا۔ در سال ہفتصد و ہفتاد ہجری سفر آخرت اختیار کرد۔ مولف ذکر شریف سید محمد بن سید مبارک بنظر احتیاط در زمرہ مریدان حضرت خواجہ نظام الاولیا ہم مرقوم کرد ✦

شیخ یوسف چشتی

خلیفہ اعظم خواجہ نصیر الاولیا است۔ ماہر علوم حدیث و تفسیر و کتابے نوشتہ است موسوم تحفۃ الفصائح از بس نافع و بہتر است۔ در سال ہفتصد و ہفتاد و چار وفات یافت ✦

شیخ عبد المقتدر

از اشہر خلفائے خواجہ نصیر الاولیا است دانشمند بزرگ بود۔ درویش صاحب باطن و کامل و اکمل و اوائل او را با فقرا و طریقہ فقر انکار بود۔ و در وسط بصحبت خواجہ نصیر الاولیا رفتہ در آخر از برگزیدگان طریقہ عالیہ چشتیہ گردید۔ قاضی شہاب الدین کہ عالم متبحر بود از

خوشه چینان خرمن او است هشتم محرم در سال هفتصد و نود و یک هجری فوت شد +

قاضی سادی چشتی

عالم و فقیه و درویش کامل بود. تقوی و ورع بسیار داشت. و خلیفه خواجه نصیر الاولیا است و گروه خلائق در سایه توجه او بنجدار سید. چنانچه شیخ اختیار الدین خلیفه او است. تاریخ وفات او در سال هفتصد و هشتاد و نه منقول است +

شیخ سعد الله کیسه دار

خلیفه بزرگ خواجه نصیر الاولیا است. و از شیخ متوکل اجازت و خلافت یافت صاحب معارج الولایت آورده که خضر علیه السلام کیسه باو داده بود و هر آنچه که میخواست از کیسه میبافت از نیجهت بحرف کیسه دار معروف گشت و نیز خرقه خلافت از شیخ جهانگیر سمنانی یافته بود. و در سال هشتصد و شش هجری فوت شد +

شیخ داینال چشتی

از خلفای حضرت خواجه نصیر الاولیا است. نسب شریف او بحضرت عباس بن علی المرتضی منتهی میشود. و موجب مقدم او بهندوستان آنست که پدر بزرگوارش بوجه منازعت برادران ترک وطن اختیار کرده بود. ولادت شیخ داینال در مرز بوم هند واقع شد. و بخدمت قاضی عبد الکریم تعلیم یافت و بدختر قاضی مذکور منعقد شد. و از انجا به دهلی رسیده شرف بیعت و تشریف خلافت حاصل کرد. و بکمال صوری و معنوی مکمل گردید. و بعد از آنکه از حضرت خواجه نصیر الاولیا رخصت وطن یافت و از نواح لکهنو به دیار شرقی رفت قطاع الطریق از کمینگاه پیدا شدند. و همه مال و متاع قاضی عبد الکریم هنگام رخصت دختر خود داده بود بمعرض نهب و تاراج آوردند. و شیخ داینال را شهید ساخته

در آزار اہل و عیال شیخ تہیہ کردہ بودند کہ بیک ناگاہ ندائے مہیب از پیکر شیخ پیدا شدہ
راہزنان معدوم البصر گشتہ از رفتن و گریختن بستوہ آمدند تا آنکہ جماعت لشکریان در رسید
و ہمہ را در بند گرفتہ بجا کم رسانید و خادمان شیخ جنازہ او بر دوش بردہ بموضع ستر گہ مدفون کردند
سال شہادت او ہفتصد و چہل و ہشت بود +

مولانا خواجگی چشتی

از یاران خاص و خلفائے اعظم خواجہ نصیر الاولیا است۔ صاحب اخبار الاخیار آوردہ کہ در آن زمانیکہ
مولانا خواجگی بخدمت مولانا معین الدین اکتساب علوم ظاہر میکرد و باستفادہ فیض باطن بحضرت
خواجہ نصیر الاولیا حاضر میشد۔ مولانا معین الدین عمرانی از صحبت خواجہ نصیر الاولیا باو مانع
میآمد۔ باتفاق وقت مولانا معین را سر فرو ضیق النفس عارض شد و نوبت بانجا رسید
کہ چارہ گران مایوس گشتہ دست کشیدند۔ و مولانا معین از حیات خود نومیدی داشت روزے
مولانا خواجگی گفت کہ ہنگام دوا نماند۔ در باب استمداد دعائے مردان حق باید کوشید
و فی زماننا حضرت خواجہ نصیر الاولیا برگزیدہ بارگاہ قاضی الحاجات و مجیب الدعوات است
اگر در خدمت وے حاضر شدہ عذر و التجا در میان آرند۔ شاید کہ نفس مراد بر دعا نشیند۔
باستماع این معنی مولانا معین الدین بخدمت حضرت خواجہ نصیر الاولیا راہی شد و خواجہ نصیر الاولیا
باطلاع مقدم وے تا بدر خانقاہ بر سم استقبال تکلیف فرمودہ درون خانقاہ بجائے برتر بنشاند
و طبق برنج و جغرات کہ بعالم اسباب منافی امراض او بود پیش نہادہ۔ بخوردنش تکلیف داد
مولانا باکراہ و شدت تمام لقمہ چند خورد۔ و ساعتے نگذشتہ بود کہ نوبت بہ استفراغ رسید و تمام
مواد و مادہ ردیہ خارج شدہ مولانا معین الدین خوشحال گردید و صحت کلی یافت در سال
ہشتصد و نوزدہ وفات او منقول است +

شیخ احمد تھانیسری

خلیفہ خواجہ نصیر الاولیا است زمانیکہ لشکر امیر تیمور بہ دہلی رسید آنہم اسیر گشتہ بود چون فتنہ فرو نشست واو ازدام اسیری رستگاری یافت و در مجلس بادشاہ حاضر شد۔ در میان او و نبیرۂ مولانا برہان الدین صاحب ہدایہ در باب تقدیم و تاخیر مجلس گفتگوئے درشت بوقوع رسید شیخ احمد بر خطا صاحب ہدایہ گفتگو آغاز کرد۔ و تلمیذان خود را شاہ کرد تا از محل خطا و مقام غلط نشان دہند۔ اما بادشاہ مصلحت وقت دیدہ ہر یکے را از طول سخن باز داشت و مباحثہ ختم شد۔ بعد ازین مولانا شیخ احمد بہ کالپی رفت و در سال ہشتصد و بست بمقام کالپی فوت شد۔ مرقد مرجع عوام و مقام برکت و انوار است ✦

شیخ احمد کنتوری چشتی

خلیفہ اعظم حضرت خواجہ نصیر الاولیا است۔ وقتے او بطریق اعتکاف درون حجرہ نشستہ بود بدید کہ شخصے بلبس و صورت جوگیان خاک آلودہ و موئے ژولیدہ در گوشہ حجرہ نشستہ است جوگی سلام بگفت۔ و شیخ جواب سلام داد چون باہم مصافحہ کردند۔ و جوگی سخن گفتن آغاز کرد۔ در دیدہ شیخ ہمہ دیوار و در حجرہ از نسیم وزر نمودار شد۔ اما شیخ التفات نفرمود۔ بمشاہدہ انمعنی جوگی مذکور بر استغنائے شیخ اعتراف کردہ سر در قدم نہاد۔ و مرید شد۔ وفات او در سال ہشتصد و بست و ہفت منقول است ✦

شیخ قوام الدین چشتی و سہروردی

مشہور خلیفہ حضرت خواجہ نصیر الاولیا است۔ صاحب تقوے و حال و اہل دل و شیخ وقت بود و بعد وفات خواجہ نصیر الاولیا بخدمت سید جلال الدین مخدوم جہانیان حاضر شدہ

انتساب کرد +

سید محمد بن جعفر مکی چشتی

اشہر و اعظم خلیفہ حضرت خواجہ نصیر الاولیا است۔ در توحید مقام بزرگ و مرتبہ بسترگ داشت سخن با آنکہ مستانہ میگفت۔ اما خوب میگفت۔ تصنیف ہم دارد موسوم بہ بحر المعانی و رسالہ در بیان اسرار و آثار روح و بحر الانساب کہ در نسب پاک اہلبیت تذکرہ کردہ و نسبت آبا و اجداد خود ہم ثبت نمودہ۔ سن شریف وے قریب دو صد سال منقول است از آغاز حکومت تغلق تا بعہد دولت سلطان بہلول در صدر حیات بود۔ آبائے کرام او شرفائے مکہ معظمہ بودند۔ و بعد ازان بہ دہلی آمدہ در سرہند قیام کرد۔ در کتاب بحر المعانی میفرماید کہ مدت شصت سال در علم ظاہر بودم و در کسب کمال کوشیدم۔ اما از محبوب ازل و مقصود ابد غافل بودم۔ حالائے مہیم آنچہ پیش نظرم آمد۔ بسیار حالات و مقالات ثبت نمودہ کہ فہرست آن موجب طوالت مقصود است۔ وفات او در سال ہشت صد و نود و یک مذکور است +

شیخ علاء الدین علاء الحق

خلیفہ اعظم شیخ عثمان اخی سراج است در آغاز دولت علم ظاہر و سرمایہ دنیا فراوان داشت و بآخر در فقر و سلوک مستدام نہاد نسب شریف او بحضرت خالد بن ولید میرسد۔ زہد و ریاضت او و عبادت تقوے بدرجہ کمال بود۔ و از جملہ مال و منال دنیا ترک اختیار کردہ کمر ہمت در خدمت مرشد برحق چست و محکم بست۔ و چون شیخ عثمان اخی سراج بسیار سفرے ماند و طعام پختہ ہمراہ نے بردند۔ و دیگ طعام بر سر شیخ علاء الحق نے نہادند۔ و او پا برہنہ ہمراہ سواری شیخ میرفت بدان جہت بی ادبی کہ امرائے عظیم الشان بر دند بنظر اکراہ در حال وے نگاہ میکردند را ما از اعتنا نمیکرد۔ روزے چند کس در خانقاہ شیخ علاء الحق فرود آمدند دیگ گربہ او پنہان گم شد قلندران شیخ علاء الحق گرفتہ طلب کردند

گفت اگر بشما از کجا آرم کسے باشد و گفت ماند نیم کہ از کجا پیدا کنی از شاخ آہو پیدا کن شیخ در غضب شد و فرمود بر دیوار ے خود از شاخ آہو خواہی یافت۔ و ہمچنان کہ چون از خانقاہ بیرون رفت گاوے پیدا شد۔ و او را ہلاک ساخت و در مطبخ شیخ علاء الحق خرج بسیار بود۔ و مساکین و فقرا از خون انعام او بہرہ یاب میگشتند۔ و ہر اہل حاجت کہ مے آمد محروم نمیرفت و ہر آنچہ کہ از زراعت و املاک و غیر آن بورثہ خود داشت بہ فقرا و محتاجان ایثار کرد و فات او در سال ہشتصد مرقوم است۔ رحمۃ اللہ علیہ +

شیخ تاج الدین شیر سوار

خلیفہ نامدار شیخ قطب الدین منور۔ ہانسوی است۔ مدام در زہد و ریاضت و محنت بسر بردے آخر۔ کارش بجاے رسید کہ وحوش و دواب و دام رام او گشتند۔ و اکثر بسواری شیر تا بہ ہانسی میرفت و مار خونخوار بجائے تازیانہ در دست میگرفت۔ روزے کہ او بسواری شیر بہ ہانسی آمد پیر روشن ضمیر او بر فراز دیوار نشستہ بود فرمود حیوانات کہ ذی روح باشند در سلک آوردن عجب نیست۔ مردان خدا اگر سنجد ہند سنگ و خشت در رفتار و در آید میگویند کہ ہمو نوقت دیوار حرکت کرد و بہ رفتار آمد۔ قبر او بیرون نارنول نزدیک شہر است و از مرتد پاکش تا الآن آثار مبرات و خیرات ظاہر و باہر است۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ و او را پسرے بود کہ او را شیخن ابدال میگفتند تارک دنیا بود۔ و از اسباب دنیا قدر ضرورت اختیار کردہ۔ دائم بہ یاد حق اشتغال داشت بر در خانہ او سنگ افتادہ بود کہ ہنوز بیرون ملیز خانہ موجود است۔ کاسہ چوبین بالاے آن سنگ مے نہاد۔ مردمان آیندہ و روندہ چیزے مے انداختند۔ و میان شیخن ابدال وقت شام ہر آنقدر کہ در کاسہ مے یافت در وجہ معاش قبول کردہ۔ صرف مے نمود و در ان ایام کہ غلہ گران بود فتوح بسیار آمدے۔ و اگر بہ نرخ ارزان بودے کمتر آمدے۔ گویند کہ شیخن ابدال مرید و خلیفہ پدر خود بود و در ستر احوال خود بسیارے کوشید۔ و از نہجت کہ بہ ذکر خفی بیشتر اشتغال میداشت و بوقت

مشغولی در حجرہ محکم میکرد و صحبت اہل دنیا گاہے نہ نشست اگر از فقرا کسی بر دراو میرفت البتہ
برسم خلق و تواضع نان خشک و کوزہ آب بے آورد و عذر تقصیر میخواست رحمتہ اللہ علیہ ٭

شیخ سراج الدین سراج الاولیاء

پسر بزرگ و خلیفہ حضرت خواجہ کمال الدین علامہ است صاحب مقامات علیہ و کرامات جلیہ و صاحب
درد و محبت و اہل شوق و ذوق بود۔ و در ستورے خرق و کرامت و ربوبیت و الوہیت بسیار
میکوشید۔ پدر بزرگوار ہنگام رحلت او را در خلوت طلبیدہ اشتہ از انعام اولین و آخرین نوازش فرمودہ
بود ازان روز ہر کسے کہ او را میدید مست بادۂ محبت و وحدت میگردید۔ وصال آن برگزیدہ ایزد
متعال در سال ہفتصد و شصت و دو ہجری منقول است رحمتہ اللہ علیہ ٭

میر سید اللہ

قبیلہ و خلیفہ حضرت خواجہ میر سید محمد گیسو دراز است و بزبان غیر آگہی منصب ارشاد و خلافت یافت
صاحب معارج الولایت آوردہ است کہ روزے خواجہ محمد گیسو دراز اہتمام وضو میفرمود و بطرز مذکور
مسح عمامہ از سر مبارک برآوردہ سر زانو نہاد۔ سید اللہ کہ ہنوز خرد سال بود عمامہ میر سید از
زانو برداشتہ بر سر خود نہاد۔ حضرت میر سید گیسو دراز مسرور شدہ فرمود۔ لائق تست مبارکباد
و ازان روز ہر آنکس را کہ بیعت میفرمود مرید میر سید اللہ قرار دادہ تربیتش سعے مے افزود
صاحب اخبار الاخیار میفرماید کہ سید اللہ بانے جمیلہ و عجوزہ محبت در سر داشت و
دارفتہ جمال و شیفتہ حسن ہمیشال او بود۔ بالآخر بسلسلۂ نکاح خود در آورد۔ و بچین بامداد
کہ بمقتضائے رسم ہندیان مقنع مرصع از رخ زیبائے عروس برانداختہ جلوہ دادند۔ نیرنگی عشق
جلوہ دیگر نمود۔ و بیک ناگاہ حالت عجیب و کیفیت غریب پیدا شد کہ میر سید اللہ آہے
سرد از دل پر درد کشیدہ جان عزیز بہ شاہد حقیقی سپرد۔ و عروس ہم مست او را۔ در برکشیدہ بدنبال او

او سفر کرد۔ دہر دو را در پہلوے یکدیگر مدفون ساختند +

شیخ علاء الدین قریشی

مرید و خلیفہ میر سید گیسو دراز است جامع علوم صوری و معنوی بود۔ در گوشہ قناعت و گنج خانہ عبادت ہمہ عمر بسر برد۔ غیر حق بہ چیزے کارے نداشت و حال خود مستور داشت از بسبب خلائق و ہجوم و ہوام نفوز بود در تجرید و تفرید قدم استوار داشت وفات او در سال ہشتصد و پنجاہ و سہ مذکور است +

شیخ ابو الفتح علامی قریشی کالپوی

از مریدان نامدار خلیفہ بادفتار میر سید محمد گیسو دراز است واقف علوم شریعت و ماہر رموز حقیقت بود در زیارت حرم محترم مشرف گشتہ صاحب تصانیف عالی است و نسخہ عوارف المعارف از اشہر تصنیفات اوست۔ وفات او در سال ہشتصد و دو ہجری منقول است۔ رحمتہ اللہ علیہ +

شیخ شاہ میانجی چشتی

بیک واسطہ مرید سید محمد گیسو دراز است درویش کامل بود صاحب تقوے و ورع و زہد و ریاضت و محبت و محنت و در عصرے در ولایت کالپی ہمچو کس از و بزرگ تر نبود۔ او را شیخ الولایت میگفتند مستجاب الدعوۃ بود صد و بست سال عمر داشت صاحب اخبار الاخیار مے فرماید کہ از آغاز ماہ رجب تا بروز عاشورہ در اعتکاف مے نشست و در حجرہ محکم مے بست و بصورت مشغول روزے اکل و شرب زندگانی میکرد چون چنین بر اندن او از حجرہ مے آمد۔ ندا مے داد کہ ہمہ مردمان از رو ے حجرہ دور تر بروند۔ چون فرصت مے یافت۔ قدم از حجرہ بیرون مے نہاد احیانا کسے نزدیک بود ے و نظر شیخ بر او بصورت مے افتاد تا دو روز در حالت بیہوشی و حیرت و غشی میماند آوردہ اند کہ

قاضی شہر۔ بادے دعوے احتساب میکرد۔ روزے کہ شیخ از درون حجرہ بیرون آمد۔ قاضی شہر نزدیک تر استادہ بود۔ چون نظر شیخ بروے فتاد بحال خود نماند۔ تا دو۔ روز بعالم بیخودی و بیہوشی مبتلا ماند۔ آمدہ اند کہ روزے وقت ضحی شہر تقریب احتساب بسر شیخ آمد۔ چون شیخ آگاہ شد و بسوئے قاضی نظر کرد۔ حمالان کہ کفیل چوڑ دول قاضی بودند تا بزانو غرق زمین گشتند و جنبیدن نتوانستند اما قاضی مذکور کہ در تعیین شرح قدم مستحکم داشت۔ از چوڑ دول مغارقت کردہ۔ دُرّہ در دست گرفت و بالائے بام کہ منزل شیخ بود قصد کرد۔ درین اثنا شیخ از در خانہ بروں آمد و دست قاضی گرفتہ در دون خانہ بُرد۔ ناگاہ نظر قاضی بر بینا مے رسید۔ پرسید کہ چیست۔ شیخ صراحی در دست گرفتہ در پیالہ انداخت۔ دید کہ شربت ناب از قند و نبات است۔ ہمدریں محل حضرت شیخ۔ بہ قاضی موصوف اشارت کردہ فرمود کہ بسم اللہ بنوشید! ما قاضی مبادرت نوشیدن نکردہ و بیرون خانہ رفت۔ وفات آن جامع الکمالات در سال ہشتصد و ہشتاد و نہ ہجری مذکور است +

مخدوم حسام الدین فتحپوری

از محبوب ترین خلفائے شیخ عبد المقتدر است بہ مخدوم معروف مشہور۔ و خرق و کرامت مذکور۔ صاحب معارج الولایت آوردہ است کہ او از اولیائے بزرگ و مشائخ باکمال است۔ ہمہ فیض ارشاد او بخدا رسید۔ و شیخ بدھن چشتی از بزرگوارزادگان خدمت اوست منقول است کہ پدر شیخ بدھن او را در عمر شش سال بخدمت مخدوم آوردہ و در برکت عمر و علم صوری و معنوی استمداد و ہمت خواست مخدوم در حق وے دعا فرمودہ۔ بحاصل شیخ بدھن عمر طویل یافت و از اکمل اولیاء و مشہور علماء گردید۔ وفات مخدوم حسام الدین در سال ہشتصد مذکور است +

شیخ ابوالفتح جونپوری

مرید وخلیفہ وشاگرد مجاز خود۔ شیخ عبدالمقتدر است۔ دانشمند کامل وبرگزیدہ روزگار بود در فقر وریاضت مثالے نداشت وصاحب معارج الولایت آوردہ کہ شیخ ابوالفتح در بطن والدہ ماجدہ خود تا مدت چہاردہ ماہ محمول بود۔ ازینجہت شیخ عبدالمقتدر حد اُو تعلق خاطر داشت وشبے کہ شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی در عالم خواب بشارت داد وشیخ ابوالفتح متولد شد۔ چون شیخ جمال الدین مرید شیخ عثمان سیاح بر ولادت شیخ ابوالفتح وارد شد۔ وشیخ ابوالفتح را بانبود فرمود کہ خانہ شیخ عبدالمقتدر از انوار وتجلیات مولود مسعود منور ومعمور خواہد شد۔ الحاصل شیخ عبدالحی در حیات شیخ عبدالمقتدر پدر خود فوت شد وشیخ ابوالفتح از انعام وحلاوت گلزار چشت گل مدعا بدست آورد۔ وصبغہ دستار اولو ارباب گردید۔ وفات او در ہشتصد وپنجاہ وہشت مذکور است ✦

شیخ نورالدین معروف بہ نور قطب عالم بنگالی

فرزند رشید وخلیفہ اعظم شیخ علاءالدین علاءالحق بنگالی است از مشاہیر مشائخ ہند وصاحب ذوق ومحبت وحلاوت بود۔ آثار علیہ وکرامات جلیہ داشت۔ در صدد حیات پدر خود۔ کار خود کار عبادت وریاضت ومجاہدہ ومعرفت بمنزل نامتناہی رسانیدہ فائز مرتبہ الوہیت ومدارج تطبیت گردید۔ صاحب اخبار الاخیار میفرماید کہ خدمت درویشان خانقاہ۔ وبردن نجاست وغلاظت باو مفوض بود۔ روزے درویشے را درد شکم درگرفت۔ واو بہ قضائے حاجت مبیت الخلا رفت۔ وشیخ نورالدین کہ ہمدرین محل درشست وروب بیت الخلا مصروف بود بول و غائط درویش در رسیدہ۔ بر اندامش افتاد وجامہ وجسم او ہمہ غلیظ گشت وبنجاست آلودہ گردید چون حضرت شیخ علاءالحق فرزند دلبند را باین حال نگریست بسیار خوش دلی وخرسندی گشت و

فرمود که حالا بخدمت دیگر مشغول باید شد منقول است که روزے شیخ نورالدین با رهنیم برسر میکشید۔ شیخ اعظم خان که از عمائد دندیسان بادشاه بود۔ بدید و گفت که تا چند در رهنیم کشی و خدمت گزاری فقرا بسر خواهی برد بیا که منصب بزرگ برسانم۔ شیخ نورالدین جواب داد که دولت و ثروت دنیا ناپائدار است و مرا نه شائد و خدمت فقرا بهتر از دولت و ثروتِ دنیا ناپائدار است و مرا نه شائد و خدمت فقرا بهتر از دولت و نعم مے شمارم وفات آن برگزیده صفات در سال هشتصد و پنجاه و یک منقول است۔ واز حضرت او۔ دو پسران بودند۔ شیخ رفعت الدین و شیخ انور که بعد وفات او بر مسند شیخوخت و ارشاد جاے یافتند +

سید اشرف جهانگیر سمنانی

افضل و اشهر عهد خود در مشائخ هندوستان است شرف خلافت از حضرت شیخ علاء الحق بنگالی دریافت و او دیگر پیران طریقت هم فیضها ربوده بود۔ پدر بزرگوار او هادی سفاه سمنان بود۔ چون نوبت بادشاهی باو رسید۔ یکچند بسر برده تارک شد صاحب معارج الولایت از لطائف اشرفی حکایت آورده که سید اشرف جهانگیر۔ ولی مادرزاد بود در عمر هفت سالگی قرآن مجید را بهفت قرأت حفظ نمود و در چهارده۔ سالگی از علوم عقلی و نقلی فارغ گردید۔ و بصحبت خضر علیه السلام مستفیض گشته و به اشارت غیبی سفر هندوستان اختیار کرد و بخدمت حضرت شیخ علاء الحق مشرف شده دولت خلافت حاصل نمود۔ واز وصلان حق گردیده و بجونپور رخصت یافت وفات او در سال هشت صد و هشت هجری مرقوم است رحمة الله تعالے علیه +

قاضی شهاب الدین دولت آبادی

خلیفه مولانا خواجگی است و از سید اشرف جهانگیری نیز استفاده کرد۔ در علوم ظاهر مکرم۔ و در علوم باطن معظم بود تصانیف عالی داشت و از جمله تصنیفات خود یک رساله دارد موسوم بمناقب السادات

که دران ذکر عقیدت و محبت نسبت باهلبیت نبوت باحسن الوجوه بیان کرده و باعث تصنیف رساله
این است که بر سبیل مباحثه و مناظره وقت متضمن ترجیل و تعظیم علما بجهت فضائل علوم و تقصیر
مدارج سادات بنظر فقدان اثبات بدیهه و غیر آن تصنیف کرده بود شبے در واقعه دید که بجهت تصنیف
مذکور حضرت خواجه کائنات سرور عالم نبی اکرم صلی الله علیه وسلم بجانب او نظر قهر و عتاب فرمود
چون از خواب بیدار شد بر کردار خود محجوب گشته تصنیف جدید در مناقب سادات تیب داد
و تصنیف سابق در دریا انداخت وفات او در سال هشتصد و چهل و هشت هجری مرقوم است +

شیخ اختیار الدین ارچی

از خلفای نامی و مریدان گرامی قاضی حشتی است جد و پدر او از نامداران شهر ارچ بودند اما او بسبب غلبه
محبت و تجرید همه دولت دنیا بر باد داده تارک گردید و بتحصیل علوم ظاهر تکمیل ظاهر کرده بنظر اکتساب
امور حقیقت بخدمت قاضی محمد ساوی حاضر شد و بتوجه باطن مرشد برحق بمرتبه کمال رسیده
خرقه خلافت و ارشاد حاصل کرد سال وفات هشتصد و نه رقم نموده اند

شیخ فتح الله اودهی

خلیفه معظم و محب مکرم شیخ صدر الدین حکیم است در اوائل حال در مسجد دهلی درس میگفت چون مرید شد
در ریاضت و عبادت فتح یاب ندیده پیش شیخ صدر الدین شکایت آورد فرمودند تدریس ترک
کن و کتب درس در دریا بینداز چنانچه ترک تدریس کرده کتب درسیه در دریا انداخت و بالاخر از علوم
حقیقت و معرفت کامیاب گشته اکمل اصفیاء زمانه گردید و بسیار طالبان حق را بمقام حق رسانید
چنانچه شیخ قاسم دهلوی و شیخ محمد عیسے از خلفای وے بودند وفات او در سال هشتصد و
بست و یک هجری مرقوم است +

شیخ عین الدین قتال

مرید و خلیفه پدر خود شیخ سعد الله کیسه دراست و نیز از سید امیر ماه استفاده کرد اول بیشتر مائل به تجرد بود و از هر چاه و دریا که برای او آب طلب داشتند غیر از شراب بدست نه آمد۔ چون وقت از حال پدر بزرگوارش نزدیک تر رسید او را بخواند۔ فرستاده در جستجوی او برفت و در میخانه یافته پیام طلب شیخ بر زبان آورد بمجرد استماع نعمی شیخ عین الدین از جای خود برخاست و جام شراب که در دست داشت نوشیده بزمین بزد و بخدمت پدر علیقدر حاضر شد۔ و خرقه خلافت و سرمایه نعمت و خلافت مشرب چشتیه حاصل کرد۔ و از خاصان و برگزیدگان درگاه رب العزب گردید و بقیه العمر در زهد و تقوے بسر برد سال وفاتش هشتصد و بست و دو مرقوم است +

شیخ سارنگ چشتی سهروردی

صاحب دولت و عزت از قوم هنود بود۔ چون باسلام مشرف شد۔ و همشیره او بعقد نکاح سلطان محمد بن فیروز شاه در آمد۔ بلده سارنگ پور بنام خود آباد کرد و بعد از آن مرید شیخ قوام الدین گردید و بهمه مال و اسباب دنیا ترک گفته بسفر حجاز رفت۔ چون باز آمد بصحبت یوسف بدهایر چی مصاحبت اختیار کرد و خرقه خلافت هم پوشید۔ وفات او در سال هشتصد و چهل و هفت مذکور است +

شیخ علم الحق والدین چشتی

خلیفه اعظم و فرزند دلبند شیخ سراج الدین سراج الاولیا است صاحب مقامات بزرگ و کرامات تابناک بود و بریاضت و مجاهده علوے تمام داشت جمعے کثیر از ارباب دل بر همنموی او از ظلمت دار ناپائدار اسباب بمنزل انوار و تجلیات قرب حق فائز گشتند رحمته الله علیه۔ وفات آن جامع کمالات در سال هشتصد و نه بقول دیگر نهصد و یک مشکول است و قول اول مشهور و درستی مستحیل است +

شیخ محمد عیسے جونپوری

خلیفہ شیخ فتح اللہ اودھے است۔ پدرش شیخ احمد عیسے از عمادِ دہلی بود۔ بزمان خرابی ہنگام تاخت آوردن امیر تیمور ترک دہلی گفتہ سکونت جونپور اختیار کرد۔ صاحب خبار الاخیار آوردہ کہ شیخ محمد عیسے در شغولی بسیار غلو داشت۔ و سرِ بہ الوے بود۔ از حال و احوال خود ہیچ خبر نداشت و استخوان مہرہ پشت او دو تا گردیدہ و زنخ بہ سینہ پیوستہ۔ وفات او در سال نہصد و یازدہ ہجری مرقوم است ✦

شیخ شمس الدین طاہر

خلیفہ اعظم شیخ نور الدین قطب عالم است۔ او شیخ بزرگ و کبیر السن بود۔ فیضہا باطنی و استفادہ کامل از روحانیت خواجہ بزرگ معین الاولیا دریافت و خرقہ خلافت از حضرت خواجہ بایزید خورد نبیرہ حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہم پوشید۔ چنانچہ در سیر العارفین مذکور است صاحب العارفین محقق و کامل و ہمعصر شیخ شمس الدین طاہر بود و بشرف ملازمت حضرت خواجہ بایزید خورد بمقام اساعیر اجمیر مشرف گشتہ۔ وفات او در سال ہشتصد و ہشتاد و یک ہجری مرقوم است رحمۃ اللہ تعالے علیہ ✦

شیخ حسام الدین مانکپوری

خلیفہ اعظم شیخ نور قطب عالم است و از اعیان مشائخ عہد خود است جامع بود در میان علوم شرع و طریق و عارف بود صاحب کشف و تحقیق۔ او خود تصنیفات بود۔ رشیق العارفین از ملفوظات او است صبغ پیام بسیار مائل بود۔ و توکل مرغوب اکثر نوبت فطار بجرعہ آب روئے میساد فرمود کہ چون بعزم ملازمت شیخ از وطن بیرون آمدم۔ بہر منزل در عالم واقعہ شیخ خود را میدیدم کہ در برابر من مے بود۔ روزے در کشتی سوار شدم۔ درویشے صوف پوش ہمراہ من بود۔ چون بر ساحل دیار رسیدم۔ ہمون درویش در قعر آب رفت و از چشم نہان شد انگہ کہ بپائے بوس شیخ

مشرف شدم نیک دیدم کہ جمال ایمان درویش کہ بآب افتادہ بود۔ با منظر و پیکر شیخ یکسان بود
و در خط و خال و چہرہ و مہرہ ہیچ تجاوز و تفاوت نیافت۔ وفات در سال ہشتصد و ہشتاد و دو
مرقوم است +

شاہ کاکو چشتی

خلیفہ نامی و گرامی شیخ نور الدین قطب عالم است و نسب وے بچند واسطہ با حضرت خواجہ بدر الدین
فرید الاولیاء مے پیوندد۔ و از شیخ پیر محمد چشتی لاہوری فیض ہا یافتہ بود۔ و بہ تلقین و تعلیم خلائق سعی
موفور کرد۔ در لاہور سکونت ورزید و کشف و خرق بسیار از وے بوقوع آمد۔ وفات او در سال ہشتصد
و ہشتاد و دو مرقوم است۔ رحمۃ اللہ علیہ +

شیخ یوسف ایرچی چشتی

آبائے او از خوارزم بہ ایرج آمدند۔ و شیخ یوسف اگرچہ خلیفہ شیخ اختیار الدین بودہ است۔ اما از خدمت
سید جلال بخاری و شیخ راجو قتال فیضہا ربودہ صاحب تالیف است صاحب تاریخ محمدی
از مریدان و معتقدان او است و آوردہ اند کہ روزے شیخ یوسف در خانقاہ ہنگامہ سماع گرم داشت
و ہمدمان محل جان داد۔ وفات او در سال ہشتصد و سی و چار مرقوم است +

شیخ پیارا چشتی

از مریدان سید یداللہ نبیرہ سید محمد گیسو دراز است و در ترتیب و تکمیل بخدمت خواجہ گیسو دراز یافتہ بود
آوردہ اند کہ چون او را ملازمت شیخ دست داد فرمود کہ اگر پیش ازین با کسے تعلق محبت داشتہ باشی
در معرض بیان آری۔ التماس کرد کہ بنظر آموختن طریق عشق حاضر آمدم و ہیچ ندانم کہ عشق چیست
و از کجا مے آید فرمود در اظہار واقعات سابق اغراض نباید کرد۔ آنہمہ بغرض دنیا و مثوبت نسبت

التماس کرد که در اوائل بر زن هندو فریفته بودم و دولت دیدار دست نمیداد بالآخر زنار گرفتم و در صنم خانه نشستم که او را ببینم باستماع اینمعنی خواجه گیسو دراز او را در بر گرفت و فرمود که البته در منزل عشق مقام عالی داری میخواستم که چون تو عشق طلب و محبت مشرب بدست آید یا بمنزل عشق شاهد حقیقی رهنمونی کنم۔ چنانچه او را در حیاله بیعت کشید و در اندک زمان بمرتبه تکمیل رسانید وفات او در سال هشتصد و شصت و پنج مرقوم است ✦

شیخ محمد المعروف به شیخ مینا چشتی سهروردی

صاحب ولایت و دیار لکهنو بود و از زمان صغیر آگهی به ظل حمایت و سایه عاطفت شیخ قوام الدین تربیت یافته به شرف بیعت و تشریف خلافت مشرف گردید۔ وجهت موسوم گشتن بلقب مینا اینست که شیخ قوام الدین را پسرے بود موسوم به شیخ نظام الدین مینا و او بهوائے هوس۔ و تقاضائے نفس در زمره ملازمان سلطان محمد بن فیروز شاه بادشاه دهلی منسلک گردید۔ بدینوجه شیخ قوام الدین از وے نفرت تمام داشت۔ چون شیخ نظام الدین به قصد معذرت و تالیف پدر خود بوطن رسید و در صحن خانقاه براسپ او انگذشت شیخ قوام الدین ازین ادائے گستاخ برآشفت و در حق او دعاے بد کرد همین که گامے چند نه پیموده بود از پشت فرس بزمین آمد و هلاک شد در آنوقت شیخ قطب الدین که از مریدان خاص شیخ قوام الدین حاضر بود باو فرمود که حق سبحانه تعالے ترا پسر خواهد داد موسوم به محمد مینا گشته بجائے فرزند من معروف و مشهور خواهد شد۔ الحاصل به برکت و تصرف دعائے شیخ همچنان بوقوع آمد و منظور نظر شیخ قوام الدین گردید و خرقه خلافت از شیخ سارنگ چشتی هم دریافت و جانشین و صدر آرائے سجاده مشیخت و ارشاد گشت صاحب اخبار الاخیار آورده که شیخ محمد مینا ولی مادرزاد بود۔ چون بسن صبیان رسید او را در دبستان بنشاندند و استاد گفتن بسم الله اشارت کرد یفور نخواند۔ چون گفتند که بگو الف گفت که الف باز گفتند بگو ب۔ در جواب گفت که چون الف گفتم به گفتن ب حاجت ندارم درین محل

چند معانی حقائق بر زبان آورد منقول است که او به ترک و تجرد غلو بسیار داشت و اهل عیال نخواست
شب ها بر سر دیوار نشسته عبادت میکرد تا از غلبه نوم محفوظ ماند و بر سطح فرش خار و خسک گسترده
منتظر می نشست و در موسم زمستان برهنه تن در آب سرد تر کرده در صحن خانقاه بے سایه سایبان
و سقف مراقب و مشغول میگشت القصه در مسند و در طلب بود گاهے احتجت و استراحت
نیاسود و وفات او در سال شصت و هفتاد منقول است رحمة الله علیه +

شیخ رفعت الدین

پسر بزرگ شیخ نور قطب عالم بنگالی است از پسران بزرگ صاحب حال بود او میگفت که والله من
از سگ بازار کمترم و مدام متوکل و عسرت زندگی میکرد و از اهل دنیا نفرت کلی داشت
رحمة الله علیه +

شیخ انور

پسر خرد شیخ نور قطب عالم بنگالی است و رحالت گدایانه بسخاوت شهرت تمام داشت گوسفندان را
می پروردند و بزمان فربهی فروخته بدل فقرا میکردند و خود از گوشت آن چیزے نمیخوردند روزے شیخ
حسام الدین از وے پرسید که مخدوم زاده عشق چه باشد فرمود مردان حق چشم فراز کرده
می بینند که دوست می آید یا پیام دوست دگر نه بکشودن چشم چه حاجت است +

شیخ محمود اجن قدس الله سره

خلیفه پدر بزرگوار خود یعنی خواجه علم الحق والدین است و صاحب سلسله سهروردیه شطاریه بود و
نیز بیک واسطه سلسله خلافت وے بحضرت خواجه گیسو دراز میرسد و نیز از جاها فیضها دریافت
صاحب مقام عالی بود بریاضت و ورع فقید المثال و فقر و فاقه را بسیار دوست داشت و از صحبت

امرا و اغنیا نفور بود شبها بعبادت و مشغولی بسر می برد۔ و از غایت بیداری و مشغولی چشمان او غیرت گلستان بود ندو از جمال او عالم مستی مینائی وحدت و حقیقت ظاهر و باهر بود و جمعے از ارباب دین و اصحاب یقین بدلیل تلقین و ارشاد او بمقام حق رسیدند۔ وفات او در سال نهصد مرقوم است +

راجی حامد شاه چشتی

خلیفه شیخ حسام الدین مانکپوری است بزرگ و صاحب نسبت درست بود در زمان سلطان شمس الدین التمش جد بزرگوارش سید شهاب الدین از کرویز آمده سکونت دهلی اختیار کرده۔ آورده اند که راجی حامد شه در اوائل وضع سپاهیانه داشت و آخر بصحبت شیخ حسام الدین مانکپوری پیوست و از جمله صفیاء زمانه گردید۔ بعلم ظاهر بقدر ما یحتاج معرفت داشت اما عالمان دین و ارباب یقین در دائره ارادت و حلقه اطاعت او بودند۔ وفات او در سال نهصد و یک مرقوم است۔ رحمته الله علیه +

راجی سید نور

فرزند رشید حامد شاه راجی است بسیار بزرگ و صاحب حال و کریم النفس بود و مدت العمر بعبادت و ریاضت شاقه گزرانید۔ رحمته الله علیه +

شاه سید

خلیفه شیخ حسام الدین مانکپوری است به اوائل صاحب دولت و ثروت بود و آخر به ترک مال و منال پرداخته در خدمت شیخ پیوست۔ و بعد تکمیل خرقه خلافت یافت۔ آورده اند که او را بانے تعلق محبت بود۔ او هم ترک هوس دنیا کرده به فقر و توکل قناعت کرد۔ وفات او در سال نهصد و سی و سه مرقوم است +

شیخ بہاء الدین جونپوری

از مشاہیر مشائخ آن دیار است خلیفہ شیخ عیسے است در منزل تجرد پائے استوار داشت و بعبادت و ریاضت گزرانید۔ و خلافت او از حضرت راجی حامد شہ ہم متیقن و معتبر است۔ وفات او در سال نہصد و چہل و ہفت مرقوم است ✦

شیخ دانیال چشتی

مرید و خلیفہ راجی حامد شہ بود و صحبت و از حضرت خضر علیہ السلام۔ و فیض باطن از روحانیت حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والاولیا حاصل میکرد۔ و بہ ثبوت پیوستہ کہ حضرت خواجہ بزرگ او را باشارہ باطن بخضر علیہ السلام حوالہ کردہ و این ابیات ہندی در معارج الولایت و شرح العروف العالیات از و مذکور است ؎

جگ جگ عمر جو حضرت خواجے — حضرت نبی رسول نواجے
دانیال جو پر گھٹ کنیان — حضرت خواجہ خضر ہت دنیا

مخفی مباد کہ شاہزادہ دانیال بن اکبر شاہ بادشاہ در خانہ ہمین شیخ دانیال متولد شدہ بود و بادشاہ بہ ہمنامی شیخ پسر خود را معروف کرد۔ و شیخ دانیال در سال ہفتدم جلوس اکبر شاہ کہ زمانہ تولد شاہزادہ دانیال است در اجمیر سکونت داشت۔ و بعد تولید شاہزادہ سالہا در صدد حیات بود۔ و آخر بسال نہصد و نود و نہ وفات یافت۔ شیخ دانیال از اجمیر نبود امّا بہ سبب غلبہ محبت و روحانیت خواجہ بزرگ بیشتر در اجمیر قیام ورزید۔ و در جوار آستانہ عالیہ حضرت خواجہ بزرگ بیشتر در اجمیر قیام ورزید۔ و در جوار آستانہ عالیہ حضرت خواجہ بزرگ باختر سوئے محل سکونت داشت۔ و در زمانیکہ حرم محترم بادشاہ را بہ جہت مصائب سفر ناگور و نظر آنکہ زمانہ وضع حمل قریب تر بود بحکم بادشاہ قیام اجمیر ناگزیر افتاد۔ قصر رفیع و مکان وسیع

برابر حجره شیخ بنیاد کرده بنظر همسایگی شیخ که خالی از خیر و برکت متصور نبود۔ برای مولود مسعود مخصوص ساختند۔ هنوز ازان تعمیر رسیع نشان باقیست و مجاوران روضه حضرت خواجه بزرگ معین الاولیا که بجهت جهالت و ناواقفیت حال شیخ دهنال را از اجداد خود قرار داده وجه ولادت شاهزاده در منزل شیخ موجب عتبار و اعزاز خود میدانند۔ غلط فاش و تقصیر تحقیق است۔ برلاف و گزاف ایشان گوش نباید داد۔ سلسله پیران طریقت شیخ دانیال که از کتب ملا فسیط بوضوح پیوست انیست شیخ دهنال مرید راجی حامد شاه خلیفه شیخ حسام الدین مانکپوری خلیفه شیخ نور قطب عالم بنگالی خلیفه شیخ علاء الحق بنگالی خلیفه شیخ عثمان اخی سراج خلیفه حضرت شیخ نظام الدین سلطان المشائخ قدس اسرارهم ✦

شیخ حسن طاهر

خلیفه راجی حامد شه از خدمت سید نور بن جامد شه فیضها در ربوده۔ و از اوائل دردمندی و طلبی شعار کرده۔ و بمشائخ و فقرا صحبت گرم داشت غلبه غلبه و شهرت مشیخت راجی حامد شه اصناف خلق حاضر خدمت شده بسلسله ارادت پیوست و بطلب سلطان سکندر از جونپور به دهلی آمد و سکونت اختیار کرده۔ و در عبادت و ریاضت شاقه بسر برده کافه انام را رهنمونی منزل حق فرموده در فاتحه سال نهصد و نه مرقوم است ✦

مولانا اله داد چشتی جونپوری

عالم با عمل و فقیه بیمثیل بود۔ هدایه و کافیه و مدارک را شرح فرمود۔ و شرف بیعت و خلافت از راجی حامد شه دریافت۔ منقول است که مولانا شیخ طاهر با و سلسله محبت مستحکم داشت و ایشان با یاران همدم بودند۔ روزے مولانا اله داد بطریق طنز و مزاح بیعت نسبت راجی حامد شه سخن ها گفت شیخ حسن گفت که در صحبت حضرت راجی حامد شه افتاده بسلامت بدر آید۔ البته سخن شما

لائق گفتن و شنفتن متصور است الحاصل مولانا الہ داد بمعیت مولانا حسن بخدمت راجی حامد شاہ رسیدہ مسائل چند کہ حل آن مشکل بود در پیش آورد۔ وراجی حامد شاہ از منصوبہ مولانا حکایت آوردہ تفصیل اجمال و تسہیل اشکال بوجہ احسن فرمود۔ ہماندم مولانا الہ داد سر در قدم آورد و بیعت کرد۔ و بریاضت و مجاہدہ اشتغال ورزید۔ وفات او در سال نہصد و بست و سہ مرقوم است رحمۃ اللہ تعالے علیہ +

شیخ محمد حسن پسر شیخ حسن طاہر

جامع بود میان علوم حال و قال و آیتے بود در مشائخ نسبت و جمال چون از حجرۂ خلوت بر قضائے مشیخت جلوہ میکرد۔ ہر آنکس کہ نظر بروے مے انداخت تکبیر میگفت۔ و در محیط حیرت و محویت غرق میگردید۔ بہ سلسلہ قادریہ ہم توسط داشت۔ سالہا در مجاورت مدینہ نبوی بسر برد۔ روز ام در افطار شام زحمت کشیدے و بعد نماز شام درون حجرہ رفتہ بعبادت معبود حقیقی کار ہا کردے۔ وفات در سال نہصد و چہل و چہار مرقوم است +

شیخ عبد الرزاق جھنجانہ

مرید و خلیفہ شیخ محمد حسن طاہر است۔ صاحب کرامات و کشف خداوند خوارق عادات بود۔ و بہ اہلبیت نبوت و ائمہ سالت اعتقاد تمام داشت و او را با شیخ امان پانی پتی مباحثہ و مناظرہ بسیار بود و وفات در سال نہصد و چہل و نہ (۹۴۹) مرقوم است +

شیخ امان پانی پتی چشتی

اسم گرامی عبد الملک و لقب امان اللہ مرید و خلیفہ شیخ محمد حسن طاہر چشتی نبیرۂ راجی حامد شاہ است در مشرب قادریہ شاہ نعمت اللہ ولی واسطہ دارد۔ در باب مسئلہ تقریر بلیغ و بیان وسیع داشت

در تصوف و توحید از وے کتب و رسالہ چند یادگار است بالخصوص رسالہ اثبات الاحدیت
از و است و نیز بر لوایح مولانا جسام شرح دارد۔ و سفر مود اگر پایہ نصف و در میان با بند مسئلہ توحید بر
منبر و مینار باید گفت و فرمود کہ در اوائل حال بر اثبات توحید دو دلیل داشتم اکنون شانزدہ دارم و گفت
زیرو بشے ما بر دو حال مبنی است۔ تہذیب اخلاق و محبت اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و فات
آن جامع صفات در سال نہصد و پنجاہ و ہفت مرقوم است۔ رحمۃ اللہ علیہ +

مولانا احمد شوریانی

از اولاد پیر کبار است و بعلوم ظاہر و باطن مرید و شاگرد شیخ اسحاق بن شاہ کاکو چشتی است و از
دیگر بزرگان طریقہ چشتیہ نیز نعمت فیض و صحبت حاصل کردہ بہ ہر دو ریاضت عدیم النظیر و
مشغولی بسیار داشت و فات او در سال یکہزار دی مرقوم است +

سید علی قوام

از اہل کمال بود اصل وے از سادات سوانہ و مرید و خلیفہ شیخ بہاء الدین جونپوریست بقبول فتوح
بسیار داشت بہ ہیچ خادم خدمت نمیگفت و زحمت نمیکشید و فات او در سال نہصد و پنجاہ
ہجری مرقوم است +

شیخ ابو دھن جونپوری

پسر شیخ بہاء الدین جونپوری بود کبیر السن و ضعف بغایت داشت کہ بے دستیاری کسے قوام نمیتوانست
اما در حالت وجد چنان رقص میکرد کہ جوانان تنومند متحمل تصادم او نمے توانستند و فات او
در سال نہصد و ہفتاد و شش مرقوم است +

شیخ جمال الدین جمن چشتی

مرید و خلیفہ پدر عالیقدر خود حضرت شیخ محمودؒ راجن است و نیز خلافت خاندان مغربیہ از شیخ احمد کھٹو دارد و صاحب جد و حال و اہل فضل و کمال بود۔ در یاد حق غلو بسیار داشت۔ و بتوکل و حیرت سروکار۔ جامع شریعت و طریقت بود و حادی محنت و محبت دل و اغدار داشت و دین اکتساب معین و معاون شکستہ دلان در دو محنت۔ در ہنمائے رہروان منزل ہیبت بود و سودائے عشق در سر و جلوہ شاہد حقیقی در بر داشت۔ سالہا در کنج اعتکاف نشست و حصار قلعہ پندار و نفس بہ نیروئے ریاضت و محنت بشکست۔ قبول عام و تالیف تمام داشت۔ جمعے ارباب دل با و مائل بود و صف مشائخ دیار ہند را بہ نمونی وارشاد تا بہ سراپردۂ قرب و اتصال رسانید۔ مدام جویائے رضائے الٰہی و مقلد ارشاد سالک پناہی بود رحمۃ اللہ علیہ۔ زمان وصال سنہ نہصد و ہشتاد و دو مرقوم است و بغضے اختلاف نیز دارد

شیخ حسن محمد چشتی

خلیفہ اعظم حضرت شیخ جمال الدین جمن است در علوم ظاہر کامل زمانہ و در امور حقیقت و معرفت یکتا و یگانہ۔ آیتے بود از جمال شاہد ازل۔ و در ولایتے بود از مدائن علم و عمل۔ خدیو مشرب چشت۔ و صدر نشین انجمن بہشت بود۔ صاحب مقامات علیہ و کرامات جلیہ و آثار زکیہ مشتاق جمال و متحیر منظر حال مجلس سماع دوست تر داشت۔ دردمند بود و بہ احوال مستمندان رو طلب بے پرداخت زمان وصال پاک در سال نہصد و ہشتاد و دو مرقوم است

حضرت شیخ محمد چشتی

مرید و خلیفہ پدر خود خواجہ شیخ حسن محمد است امین امانت ہائے اولین و آخرین و صامت

اموال خزائن بصفوت و یقین صاحب زہد و ورع خلاصہ آفرینش و آرایش اصل و فرع برگزیدہ خاص بارگاہ الٰہی مہبط انوار و اسرار نامتناہی صاحب جمال جمیل الشیم کریم النفس کرم مجسم بود شب زندہ دار و ابدا داشت یدام در حالت سکر و ذوق زندگی میکرد دوست محنت و عدو راحت بود صاحب مرات ضیائے آوردہ است کہ چون بغلبہ محبت و ارادت بنظر زیارت عتبات عالیات و مصر دہلی فائز شد و بر مرقد مبارک حضرت خواجہ نصیر الدین محمود نصیر الاولیا رسید و دولت پابوس دست داد و مصلائے سنگ مرقد شگاف پیدا کرد و حضرت شیخ محمد در دن مزار داخل شد چون بیرون آمد نان و حلوا در دست بود و نعلین و عصا و خرقہ و مصلے کہ در پہلوئے خواجہ نصیر الاولیا پیوند زمین کردہ بودید باو مفوض گشت ازان روز ہر آنکس کہ بروے دمیدید دیافتہ حال و پرداختہ جمال میگردید مولد او احمد آباد گجرات است و زمان وصال او در سال نہصد و پنجاہ و شش مذکور رحمتہ اللہ علیہ +

شیخ علاء الدین بن شیخ نور الدین اجودھنی

از اولاد حضرت خواجہ فرید الدین مسعود الاولیا است صاحب اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ جامع علم و حلم و با اہل دنیا سروکار نداشت و از جملہ کمالاتی حظ نفس و آسایش چیزے بخود راہ نداد ے۔ او را فرید ثانی میگفتند و بارد حانیت حضرت خواجہ قطب الاولیا توسط داشت در سال ہشتصد و ہفتاد و دو فوت شد +

شیخ جلال الدین قریشی

بہ تحقیق نرسید کہ در بیعت کدام شیخ وقت بود۔ اما مشرب خوشتر داشت و مباطن سلوک و در ظاہر جذب بیشتر در و میانہ بسر میبرد۔ و از لباس بقدر ستر عورت کفایت کردہ بود۔ و علوم معقول و منقول را بحقیقی ہمہ بر لوح زبان داشت میفرمود یک مرید ہشام نام دارم کہ

دسلاوہ وعیال سر میزند۔ واکثر میخواند ع

خام بدم پختہ شدم سوختم

صاحب الاخبار الاخیار نسبت مرقوم کہ در اوائل بود اعشق مجاز در سر بود۔ و در اندک زمان بعشق حقیقی گرفتار آمد۔ وفات او در سال نہصد و چہل و ہشت منقول است +

سید سلطان بھڑائچی

او درویش صفا کیش و مرد باہمت و مروت بود۔ مرید شیخ علاء الدین اچودھنی است۔ و او خاندان خطاب نیز تعلق داشت پیر ہن قصیر و وحشت دامنگیر او بود گویند ہندو زنے در سر سودائے داشت۔ اسلام آوردہ بود۔ و قبیلہ او پیش بادشاہ فریاد برد۔ بادشاہ باد گفتہ فرستاد از زنے مذکور مفارقت اختیار کند۔ او تیغ در کمر بست و از خانہ بیرون آمد۔ و جواب داد کہ زن مذکور مسلمان شدہ است باز تصرف کافران دون جائز نباشد پیادگان شاہی باستماع این سخن بر خود کشیدند و دگر ہیچ نگفتند۔ وفات او در سال چہل و نہصد و نہ مرقوم است +

شیخ یوسف معروف شاہ جوسی

بحضرت خواجہ فرید الدین فرید الاولیا نسبت آبائے دارد خرقہ و کرامت در ورثہ داشت بادشاہ تبسی عازم بیت اللہ شد۔ و در انجا بہ مدینہ نبوی حاضر و بعد حصول شرف زیارت ہنگام عاودت در آسیر آمد و اہل و عیال را از وطن طلبیدہ اشتہ سکونت برہانپور اختیار کرد وفات او در سال نہصد و پنجاہ و ند مذکور است +

شیخ نظام الدین چشتی

سید شاہ یوسف جوسی است گویند کہ او دو سہ سال در شکم مادر متکف ماند۔ او بہ فر حجاز

ہم رفتہ بود و بشرف بیت اللہ و بیت النبی مشرف گردید۔ او صاحب خرق و کرامات بود۔ آثار علیہ
از و بظہور آمدند و وفات او در سال نہصد و ہشتاد و پنج مذکور است +

شیخ حمزہ ہرسو قریشی

از اولاد شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی است و سلسلہ پیران او بخواجہ سید محمد گیسو دراز
می پیوندد۔ صاحب کشف و کرامت و اہل عشق و محبت بود۔ در اوائل در خدمت ملوک منسلک
بود بالآخر بارادہ غیبی ترک گفتہ بزیارت حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیاء در مدینۃ الولایت
اجمیر آمد و در انجا بہ شیخ حمزہ مخدوم کہ ہمنام او بود و طریقہ مجددیہ دارد ملاقی شد
و انعام باطن یافت۔ ازان بعد از شیخ احمد مجدد شیبانی انتساب کرد۔ و در قصبہ ہرسو۔ کہ از
نارنول قریب سہ فرسنگ است۔ طرح اقامت انداخت و سادات ہرسو کہ از علوم مے بہرہ
و از پاسداری وضع آوارہ بودند تربیت فرمود۔ از کشف و خوارق او حکایت ہا دارند کہ درین
مختصر گنجائش ندارند۔ وفات او در سال نہصد و پنجاہ و ہفت منقول است رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میر سید عبد الاول

مرید اولاد خواجہ بندہ نواز گیسو دراز است از علوم معاملے بہرہ وافی داشت و تصانیف نیز دارد
بر صحیح بخاری شرح و حاشیہ نوشتہ۔ اکثر بہ نواح دکن و گجرات رفت و بہ زیارت مدینہ منورہ
و مکہ معظمہ مشرف گردید۔ وفات او در سال نہصد و شصت و ہشت مرقوم است +

شیخ مہتا گاگرونی

درویشے کامل و صاحب حال بود۔ در تربیت اندوہ انسانیت خواجہ بزرگ معین الاولیاء حاصل
کرد۔ آوردہ اند کہ او تا مدت بست سال خدمت مزار کردے جاروب کشی اختیار نمود۔ بعد آن

باشارہ روحانیت حضرت خواجہ بزرگ مرخص گشتہ قصبہ گاگرون رفت و سکونت ورزید وفات او در سال یکہزار و سہ بوقوع آمد +

مولانا عبداللہ سلطانپوری

انا کابر علما و اعاظم فقرا بود و تشرع و عارف و متورع در سی سال بفرد بدعت بسیار کوشیدے در آواخر زمان بجناب مخدوم الملک ستاز بود۔ اما چون آن بادشاہ دین الہی احداث نمود و شمس پرستی اختیار کرد شیخ باو در جہاد سرگرم شد و از بنجہت بحق او حکم اخراج از دیار ہند عائد گشت بچپار بسفر حجاز اختیار کرد۔ چون باز آمد او را مسموم کردند۔ و در سال یکہزار و شش وفات یافت رحمتہ اللہ تعالے علیہ +

شیخ جلال کلسی

در عہد شیر شاہ بادشاہ بامارت منسوب بود۔ اما ہمہ دولت دنیا را ترک گفتہ بسلسلہ بیعت و خدمت حضرت شاہ محمد چشتی مشرف گردید و بجاہائے دیگر نیز رفت و فیض ہا ربود۔ وفات او در سال یکہزار و سیزدہ مرقوم است +

شیخ قاضی خان ظفرآبادی

مرید و خلیفہ شیخ حسن ظاہر ست میباحب است طاعت و اذکار است بود و بیفر موقتا بہ بی سال جا نہا کندیم بادشاہ وقت دیہات باو میداد۔ اما قبول نکرد و توکل پسر بر د۔ آخر بہ شیخ عبداللہ پسر او فرمان بطریق پیشکش فرستاد۔ او ہم انکار کرد و چیزے نگرفت قاضی خان در سال نہصد و ہفتاد منقول است رحمتہ اللہ تعالے علیہ +

شیخ عبدالعزیز بن شیخ حسن طاہر

خلیفہ اعظم قاضی خان است از مشاہیر شیوخ بودہ است در تقلید دین و تعمیل شرع یگانہ روزگار و شہرہ آفاق بود در جنس خدا شفقت بسیار کردہ۔ در پایہ ہمم و صبر بلند پایہ بود خلق کثیر بہ فیض صحبت او بخدا رسید و جمعے در ذیل حمایتش بر خصم پیروز مظفر و منصور گردید وفات او در سال نہصد و ہفتاد و پنج مذکور است رحمتہ اللہ علیہ +

شیخ سعدالدین خیرآبادی

مرید و خلیفہ شاہ محمد مینا است در آداب بیعت و حد طریقت احتیاط عام و دستگاہے عظیم داشت صاحب تصرف و تعلق الہی بود و سماع بسیار غلو داشت و در علم نحو و فقہ و اصول صاحب تصنیفات عالی است۔ اکثر اہم یدان و متبعان بسیار بودند از جملہ ایشان شیخ صفی صاحب وجد و حال و اہل فضل و کمال بود۔ و شیخ مبارک سندیلہ جامع شرع و طریق و سرمست صومعہ کشف و تحقیق بود۔ وفات مخدوم شیخ سعد در سال ہشتصد و ہفتاد و ہفت مذکور است +

میر سید محمد کالپی

در اوائل از امیر ابوالاعلی نقشبندی ہمصحبت بود۔ چون بہندوستان آمد و بزیارت مرقد مطہر حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیاء در مقام اجمیر مشرف شد باشارہ روحانیت حضرت خواجہ طریقہ چشتیہ اختیار کرد و فیضہا دریافت و بمراتب اعلی رسید و در وجد و سماع مشغولی بمرتبہ غلبہ داشت و ہر سال بزیارت مزار فیض آثار حضرت خواجہ مے آمد و خدمتے کرد و وفات او در سال بکہزار رسی و یک مرقوم است +

سید عبد الجلیل چشتی

برگزیدۂ آفاق بود و بظاہر دست بیعت بہ کسے نداد۔ اما از روحانیت حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا تربیت یافتہ و در شجرہ کہ بمریدان خود میداد بلا واسطہ کسے بحضرت خواجہ سلسلہ خود پیوند میکرد۔ وفات او در سال یکہزار و چہل و سہ مذکور است ✦

شیخ محمد عبد الرشید جونپوری

سلسلہ ارادت او بچند واسطہ بہ شیخ حسام الدین مانکپوری منتہی میشود۔ و از دیگر حضرات طریقت نیز انعام و اکرام یافت۔ از اکمل مشائخ عہد خود بود۔ در آغاز تدریس میکرد۔ و در آخر از ہمہ گرفت صاحب تصانیف بود۔ ذکر جہر دوست داشت۔ شیفتہ محبت و وارفتہ سماع بود۔ اشعار ہم میدارد تخلص شمسی میکرد۔ وفات او در سال یکہزار و پنجاہ و پنج مرقوم است ✦

شیخ احمد گیسو دراز

صاحب حال و قال و وجد و سماع بود و بمباحثہ و مناظرہ اکثر مے پرداخت و مسائل علانیہ میگفت پیرو طریقہ چشتیہ بود و با خواجہ سید محمد گیسو دراز نسبتے خاص داشت۔ از ینجہت بہ درازیٔ جعد و گیسو مائل بود۔ وفات او در سال یکہزار و پنجاہ و ہشت مرقوم است ✦

پیر محمد سلون

جامع علوم صوری و معنوی بود و سلسلہ او بواسطہ شیخ عبد الکریم بہ شیخ حسام الدین مانکپوری میرسد مریدان او صاحب کمال اند خلقے باو رجوع بود و قبول عام داشت۔ در دیار گجرات۔ شیخ عہد خود بود۔ وفات او در سال یکہزار و ہفتاد و چہار مرقوم است ✦

شیخ پیر محمد الکھنوی

درویش کامل و متوکل و بشرف زیارت حرمین شریفین مشرف واصل او از جونپور است اکتساب علوم دین از علماء دیار دہلی و لکھنو بجد غایت رسانیدہ در بیعت شیخ عبد اللہ سیاح چشتی مرید کرم شد و بخش کامل ربود وفات او در سال یکہزار و ہشتاد ہجری بوقوع آمد +

حضرت شیخ یحیی مدنی چشتی

خلیفہ اعظم حضرت شیخ محمد چشتی است تکمیل علوم دینیہ در مدینہ منورہ بمرسانیدہ۔ صاحب وجد و حال، عادی فضل و کمال مرجع اولو الارباب و ملجا اصحاب صداقت مآب بود۔ صاحب تالیف و تصنیف است آیینہ نور و صدر نشین بزم قرب و حضور بود دیدہ بینا گوش شنوا کہ کمال مرتبہ عارفی است۔ او را حاصل بود و شکر راحت و شکایت زحمت پیش او ہموزن بود۔ ہر آنچہ میگزشت بران قانع بود۔ دریاد حق از خود فراموش۔ دور شکر بادہ وحدت بیخود و مدہوش سالہا بریاضت و مجاہدہ کار فرمائے میکرد۔ مدتے در گوشہ تنہائی و زاویہ اطاعت بنشست جمغفیر۔ و خلق کثیر۔ انعام و اکرام از مادہ فیضش مدد بود۔ و بسیاران از کلبہ تیرہ و تار جہل و انکار۔ بر ہنمونی او تا بمنزل عرفان و اقرار فائز گردیدند۔ مریدان و متبعان او از بس صاحب خرق و کمال بودند۔ و در دیار گجرات علم صفوت و طریقت برافراشتہ۔ و در دیار ہند شمع ایمان و ایقان را فروغ دادہ آوازہ آنہم کہ از ہر کرہ و مہ ہمہ مشتاق او بودند۔ و خدمت و صحبت او را بجا۔ و بر حق مید اشتند۔ وفات آن جامع کمالات و خلاصہ موجودات در سال یکہزار و یکصد و چہل و یک ہجری منقول و مذکور ہست۔ رحمۃ اللہ علیہ +

حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی

بن حاجی نور اللہ بن شیخ احمد بن شیخ حامد از اولاد حضرت امیر الاسلام شیخنا ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اصل آبائے وے از ترکستان است۔ پدر بزرگوار او بزمان دولت شاہجہان بادشاہ در دہلی فائز شد حضرت شیخ کلیم اللہ را شرف بیعت بواسطہ حضرت شیخ یحییٰ مدنی است در علوم دینی شہرۂ آفاق و در ریاضت و عبادت طاق بود آورده اند کہ با حضرت شیخ ابو الفتاح قادری ہم نسبت داشت و یکچند در صحبت او بسر برد و خرقہ نقشبندیہ از خدمت امیر محترم لاہوری در بر راست کرد۔ در مجالس سماع بسیار خرم و انبساط میفرمود۔ واصلے از سلسلۂ غیر اند۔ آن وقت باریاب نمے شد۔ و در خانقاہ مسدود میکرد جمعے گم گشتگان راہ و متفحصان غیر آگاہ را چراغ ہدایت بنمود۔ و از تاریکی گم گشتگی غیر آگہی بر آورده در طلعت جاوید کامرانی فائز گردانید۔ آثار عالی و اطوار متعالی داشت تلقین و ارشاد اہل اللہ بسیار میکوشید۔ گرمی صحبت او احتراق عشق و التہاب محبت میان جان پیدا مے کرد۔ دل مشغوف در بر و دقائق مکشوف پیش نظر داشت از راحت استراحت بیزار۔ و با درد و محنت محبت سر و کار۔ امام الطریق۔ سرشار بادہ تحقیق و جام رحیق بود۔ بہ رفاہ۔ استکراہ و خصومت و منازعت با جمعیت جاہ داشت زمان وصال او در سال یازدہ "۱۱۴۲" صد و چہل و دو مرقوم است۔ مرقد پاکش در شاہجہان آباد فسحائے بازار خانم متصل بہ حصار سنگ سرخ است بزبان شورش دہلی مجرد احاطہ منہدم شدہ بر باقیست۔ فہرست اسماء خلفایش انیست +

فہرست خلفاء

شیخ نظام الدین اورنگ آبادی۔ سید بڈھن۔ حافظ محمود۔ شیخ جمال الدین۔ شیخ حامد سعید

قاضی شیخ عبدالولی ۔ شاہ ضیاء الدین ۔ شاہ اسد اللہ ۔ شاہ جلال الدین ۔ شاہ مداری ناگوری ۔ محمد ہاشم ۔ آوردہ اند کہ حضرت شیخ تصانیف بسیار بود ۔ تفسیر قرآن القرآن سواء السبیل عشرہ کاملہ مکتوبات واقعات کلیمی الہامات کلیمی وغیرہ ۔ از حضرت شیخ چہار پسر و پنج دختر بودند ۔ حافظ حامد حمید ۔ حافظ فضل اللہ ۔ احسان اللہ خواجہ محمد ۔ نام دختران بی بی رابعہ کہ بہ محمد ہاشم خلیفہ حضرت مینکوحہ شد ۔ بی بی فخر النساء کہ بہ شیخ عبدالرحیم منسوب بود ۔ بی بی زینب کہ در حبالہ عقد شاہ میر آمد ۔ و نیز دختر چہارم بعد فوت دختر اول بسلسلہ زوجیت محمد ہاشم پیوستہ بود ۔ و حال دختر پنجم از نظر نگذشت ۔ و ایشمہ فرزندان و دختران از بطن خاتون دوم در معرض وجود آمدہ بودند ۔ قطعات و ابیات در تاریخ وفات حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ؎

موسیٰ امت کلیم اللہ عصر — بود مقبول دو عالم از قبول
سال وصلش ہاتف از کلک جلی — زود رقم شد حشر با آل رسول

ایضاً

فضل و کمالش بیش بودہ — مرہم قلب ریش بودہ
سال وصالش گفت ہاتف — قطب زمانہ خویش بودہ

ایضاً

چو از دنیا بفردوس برین رفت — پے گلگشت خلد جاودانی
دو تاریخیست بہر سال وصلش — برآید مدعا از ہر چو خوانی
یکے موسیٰ ثانی کاشف دین — دگر عرفان دین موسیٰ ثانی

حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی

جامع علوم شرع و طریق جامع اسرار عرفان و تحقیق ۔ مرجع الفقر ملجاء العرفا بود ۔

وجد و سماع را دوست داشت۔ و در محیط حیرت و هیبت مستغرق سلسلهٔ نسب پاک او
به حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منتهی میشود۔ و از بزرگان شیخ الشیخ شہاب الدین
سہروردی است۔ آوردہ اند کہ بطلب علم بخدمت حضرت شیخ کلیم اللہ حاضر شدہ
بعد از فراغ علوم ظاہر در تحصیل امور باطن اکتساب کرد و محنت و ریاضت شاقہ کشیدہ
مرتبهٔ کمال تکمیل رسانید و بہ آثار رفیع و اطوار منیع و مقامات بلند نشان ارجمند فرق
عزت برافراشت و قبول عظیم و دستگاہ کلیم داشت۔ و در دیار دکن نزول کرامت فرمودہ
در بلدهٔ اورنگ آباد دکن سکونت اختیار فرمود۔ و طالبان راہ یقین و عیان و اشراف
دین را بہ رہبری متقین و ارشاد بمنزل مقصود رسانید۔ صاحب تصانیف بود
اشہر تصانیف او رسالهٔ نظام القلوب است۔ فہرست نام نامی خلفائے گرامی اینست

فہرست خلفا

خواجہ کامگار خان۔ محمد علی۔ خواجہ نور الدین۔ مولانا فخر الدین سید شاہ شریف۔ شاہ
عشق اللہ۔ غلام قادر خان۔ محمد یار بیگ۔ محمد جعفر۔ شیر محمد۔ کرم علیشاہ و غیرہ اینہا کہ
فہرست ایشان معلوم نشد۔ زمان وصال پاک در سال یازدہ صد و چہل و دو مرقوم است و مرقد
مطہر در بلدهٔ اورنگ آباد ملک دکن مسجود انام و مطاف خاص و عام است۔ آوردہ اند کہ حضرت
او را با حضرت شیخ کلیم اللہ محبت و مولفت بمرتبهٔ عشق بود۔ چنانچہ بعد وفات شیخ
در گوشهٔ محمول و عسرت و محنت و در کنج تنہائی و فراق چندے بسر بردہ بودند کہ تقاضائے
طلب از مطلوب حقیقی در رسید۔ و مزید بر آن زحمت مفارقت و مہاجرت نہ پسندیدہ لاجرم
بجہت اتمام حجت ظاہر امراض معتد عارض حال شدند۔ و قریب تر از زمان رحلت شیخ
محمل زندگانی از این سرائے فانی بعالم قدس جاودانی بر بستند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ صاحب
مناقب فخریہ آوردہ است کہ دران زمان کہ شیخ نظام الدین بخدمت شیخ کلیم اللہ
اکتساب علوم میکرد روزے حضرت شیخ از مجلس تذکیر برخاستہ بدون ہمراہی رفتن

میخواست کہ شیخ نظام الدین از جائے خود بر خاستہ نعلین مبارک حضرت شیخ بنہاد و عرض کرد ؎

سپرد بتو مایۂ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را

حضرت شیخ رفتنان حضرت شیخ یحییٰ مدنی یاد آمد کہ بوقت عزیمت سفر حجاز فرمودہ بود کہ جوانے زیبا منظر نظام الدین پیش شما در مجلس تدریس خواہد آمد و شعر مذکور بر زبان حال خواہد آورد شاید کہ او را بہ تشریف خلافت و شرف بیعت مشرف بگنبید۔ و ایں ہمہ نعمت و کرامت نسبت کہ بشما رسیدہ است حق اوست۔ ازاں روز حضرت شیخ بدرجہ غایت متوجہ گردیدہ در اندک زمان شیخ نظام الدین را بر مرتبہ کمال رسانید ؛

خواجہ فخر الدین فخر جہان چشتی دہلوی

سند الاصفیا۔ قدوۃ الاولیا۔ امام المتقین صدر الولایت محبوب رب العالمین محب النبی خواجہ فخر الدین فخر جہان چشتی دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز فرزند ارجمند و خلیفہ حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی است۔ عالم علوم صوری و ماہر رموز معنوی بود ہنگام ولادتش خواجہ کلیم اللہ خرقہ و کلاہ خود با او ارزانی داشتہ بود۔ در سن شانزدہ سالگی از علوم عقلی و نقلی بہرہ یاب شدہ بکسب ریاضت و عبادت اشتغال فرمود۔ و بر ہمنوئی کافہ انام سعی موفور مرعی داشت و بدیل ظل اعطافش جہان جہان برکات و حسنات بر جہان و جہانیان نزول فرمودہ خلائق از خوان نعمتش بہرہ یاب شدہ ناصیۂ ارادت بر سنگ آستان پاکش مے سودہ و ہر ان زمانیکہ بزیارت روضۂ حضرت خواجہ بزرگ بایر فائز شدہ۔ بعد از ادائے فرائض خدمت مزار بسوئے خانقاہ شریف کہ جانب دکن از مسجد بزرگ کہ بسبب شاہی ماقع است توجہ نمودہ با حضرت صاحب سجادہ کہ او اولاد پاک حضرت خواجہ بندگی بودند تا دیر پایہ دوستی و قدم یکجہتی بر جا داشت و ہمدیں اثنا فضائل و حقیقت آگاہ شاہ رشید الدین کہ از نبائر پاک حاجی حرمین شریفین حضرت خواجہ یحییٰ مدنی نجومیت

رحمتہ اللہ علیہ پانزدہ فرمود و با خواجہ فخر جہان و پسر زادہ بر جادہ صفا فحہ و معانقہ کردہ بگجا شتند
دران زمان و مکان از فیض کلام و اثر کمال دیدار و در محو جمال ۔ دستحیر مقال بودند ۔ واز
بندگان خدمت ہر یکے را کسوت سعادت در بر و آئینہ صفا و صفوت پیش نظر بود و بہمدران
صحبت حضرت پیر زادہ بر جادہ شیخ المشائخ سید صبغۃ اللہ علی احمد چشتی اجمیری نسخہ شرح مثلث مجددیہ
حضرت خواجہ فخر جہان گزرانیدہ بود ۔ کما قال فی مخبر الاولیاء ۔ مریدان و معتقدان خواجہ
فخر جہان را پایان نیست ۔ وصال پاکش بہ سنہ یازدہ صد و نود و نہ ہجری
بوقوع آمد و در دہلی کہنہ بجوار مزار فائض الانوار حضرت خواجہ بختیار یاے یافت رحمتہ اللہ علیہ

آفتاب فلک ہدایت نیر اعظم برج ولایت شاہنشہ کشور غوثیت و قطبیت فخر العارفین مظہر
انوار الصمد حضرت خواجہ نور محمد مہاروی قدس سرہ ۔

اسم گرامی بہل بود و لقب پاک نور محمد کہ از حضرت خواجہ فخر جہان یافتہ بودند ۔ نقل است کہ گوشہ
چشم محبت حضرت خواجہ فخر جہان بحق ایشان روز افزون بود ۔ چون ہمیں معنی مشتہر و مشہور شد
زنے از مریدان خدمت خواجہ فخر جہان میخواست کہ بجمال جمیل خواجہ نور محمد تسکین دیدہ میل
طلب نماید ۔ تا بحیلۂ دعوت خواجہ فخر جہان در کمین گاہ مدعا بنشست ۔ قضا بکہ ما حضر آوردند
و ہر یکے بہ شغل خوردن استعداد کردند ۔ ایشان مذکور از حجاب غرفہ میدید ۔ چون نظرش بجمال
حضرت خواجہ مہاروی افتاد ۔ بچشم ظاہر از حسن صورت متعراد دیدہ ۔ در دل اندیشہ
کرد کہ میلان خاطر خواجہ باین منظر دیگر ۔ ۔ ۔ ۔ از چیست بفور آن حضرت خواجہ
مہاروی بکشف باطن آگاہ شدہ فرمود ۔ مائیصاحبہ ۔ خواجہ فخر جہان کہ بر حسن صورتم
فریفتگی و شیفتگی دارند ۔ چشم ناقص بدین معذور است لیلے را بچشم مجنون باید دید
مثل است کہ وقتے حضرت خواجہ مہاروی عریضہ بطلب او داد کہ بخواندن آن دولت مالی

مجلس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ روزے باشد بخدمت حضرت خواجہ فخر جہان ارسال داشتہ
بود بپاسخش ہر آنچہ از حضرت ایشان کتابت رسیدہ بود باسمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
بتفصیل یاران و سلوک یاران در قید قلم خواہند آورد و صحبت را اثرہا است از صحبت
خشک مزاجان متنفر خواہند بود۔ مے باید کہ صحبت شما در حق ایشان اثر کند۔ واز ورطہ
غفلت بدر آیند۔ یک آدم کہ از شما نام خدا آموزد۔ بہ از عبادت لازمی شما است۔ بیچارہ
محمد یعقوب بسر تکلیف کشیدہ تا اینجا آمد۔ و دو بار کہ مراسلہ شما آن صاحب سلامت رسانید
حق تعالے جزائے خیرش دہد در دین و عقبے۔ و ما در اگاہے سماع مے شنوند۔ یا بالکلیہ
قطع کردہ اید گاہ گاہ شنیدہ باشند۔ مے سازد عمل توجہ را کرم کنید یعنی مراقبہ ہمراہ
یاران مے کردہ باشند۔ بہ نیت اینکہ گرمی ایشان در جلسہ اثر کند۔ تبعیت کہ مرید میکند
شاگرد نمیکند۔ عادت اللہ ہمین قدر جاری شدہ است پس ہمین قدر باید رفت کیفیت
خود چہ نویسد۔ قال ہم ضعیف چہ جائے حال۔ مگر از دعائے صاحب حال تمنا دارم ع
ہوائے وصل تو دارم اگر خدا خواہد ✦ درودے کہ معتد بہ لمعاتے رویت
جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم است۔ نوشتہ میشود۔ طریق خواندن این است نماز فجر
بوقت اول بخواند۔ و بعد آن درود را خواند۔ بلا تعیین عدد تا اشراق یک جلسہ کند الا
دوم و سوم بوالدہ خود بستہ خواہند گفت درود شریف این است۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ واہل بیتہ کلھم بارک
وسلم۔ صل وسلم علیہ یعنی نبیرہ او بخواند و بارک وسلم نخواند محاری ایام بحسب
خیر الانام صلوا اللہ علیہ موجب شکر و ثنا است کہ حق تعالے آن محب حقیقی را بفیوضات
ذاتی مستفید ساختہ۔ اتباع حقیقت خویش سترا و جہرا عنایت فرماید و بدرجہ تکمیل رساند
ایماے برائے ترقی برزخ رفتہ لہذا برائے استرضاے شریف درسلم مفید میداند
حالا این قدر جرات نمیکردم بسم اللہ الرحمن الرحیم سالک بجانب مدینہ منورہ سترہ

زادها الله شرفا و تعظیما متوجها بالقلب و الوجه نشیند و از سائر اطراف شعور خود را کشند و بهمان
یک طرف همت خود صرف نماید۔ و از مدینه منوره و بر دو شه بهشت که عبارت از سقف
و جدار است و ازان بهم مضجع متبرکه و ازان بهم جد شریف متوجه باشد و این درود بخواند
اللهم صل علی سیدنا محمد النبی الامی و آله و اصحابه و اهل بیته و بارک وسلم
وصل وسلم علیه و علیهم۔ اول نفس خود را حبس کند و در یک حبس بست و یکبار
ادا کند۔ همچنین تا نه نفس و طریق خواندن به نهج دیگر نیست که مستقبل قبله بنشیند جسم نور
از خود جدا ساخته در جسم نوری شیخ خود فانی کند و صلواة مذکور لک مرتبه بخواند شغل مفید
امر شریف با احمد را البطرف است بگوید۔ یا محمد را البطرف چپ در دل ضرب یا رسول الله
زنده و ضرب را البطور اسم ذات زنده و اسلام و الاکرام میان محمد اکبر مرد غریب و محب صادق است
اعانت و حق ایشان خواهند کرد چندے در خدمت خود دارند۔ و مزاج ایشان دریابند
اگر توجه فی الجمله حاصل اعتقاد در خدمت شما بسیار دارد پس همه دارند۔ و درین هر دو عمل
مذکور شما مختارند هر کرا که خواهند تعلیم کنند فقط

حضرت خواجه مهاروئے این دوهره بسیار میفرمود +

دوهره

بھلے ہوئی ہر میری سر سے ٹلی بلائے جیسے تھے ویسی بھئے اب کچھ کہا نجائے

و این بیت هم بسا اوقات زبان معجز بیان میفرمود . . . . . .

بیت

گو که پیر شدی ذوقِ عاشقیت نماند شراب کهنه مستیِ دگر دارد

و له

ست اگر دنی کمشی بار غمِ عشق آرے شتر مست کشد بار گران را

میفرمودند که انسان کامل جان عالم است۔ و فوت شدن او فنائے تمام عالم فرمود

معصیت منافی وحدت نیست ہر کس را کہ اعتراف وحدت بر زبان و صداقت آن در دل باشد دیگر سببے نیست کہ موجب زوال وحدت او گردد۔ روزے کسے این بیت در خدمت التماس کرد۔ شعر حافظ ؎

نقاب و پردہ ندارد نگار ما بکش ۔۔۔ تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

فرمودند اگر پردہ باشد۔ پردہ بجز اردغیر ہستی موہوم پردہ دگر نیست فرمود۔ حصر انجام بایمان است شفاعت خواجہ شفیع الانبیا ہم موقوف بر استقامت ایمان باشد۔ شخصے پرسید کہ جسد اولیا در گور چہ حالت دارد۔ فرمود جسد اولیا حکم بر روح دارد۔ و جسد ایشان را بمجاورت روح نگاہ دارند چنانچہ عالم ابدال آنجا طیار باشند بہ جسد پرواز کنند۔ دلیل اینست کہ قوت روح ایشان بگرانی جسد غلبہ دارد۔ ازین رو مرگ اولیا محض از چشم ظاہر پوشیدن است فرمود اہل شہود آنانکہ بوجود انکار دارند از مقام شہود منزل بعید جا دارند والا نہ اگر بر مقام شہود صعود بودے از وجود ہم انکار نہ کردے در آنوقت خلیفہ اعظم حضرت نور محمد ناروالہ زمین خدمت بوسیدہ التماس نمود کہ کسانیکہ مسلوب باشند از انکار وجود ہم خبر ندارند۔ فرمود این ہم درست باشد۔ اما مشاہدہ ایشان منطنہ است کہ آنرا مشاہدہ پندارند۔ وگرنہ ہمینی از دائرہ امکان عقل خارج است کہ کسیکہ ملتان و لاہور دیدہ باشد۔ ازان تجدد انکار گراید۔ شخصے پرسید کہ در نفسانیت را ہم دوائے ہست۔ فرمود آرے اگر کسے بکند۔ اما مریضے نمیتم کہ طالب علاج کند۔ باز عرض کرد کہ من خود مریضم لیکن نمیتوانم استعاج کنم فرمود این ہم غنیمت است کسیکہ خود را مریض میداند گاہ بگاہ درمان پذیر باشد۔ فرمود کہ شغل پاس انفاس را باین ترتیب باید کرد کہ ضم ہاء اللہ را باشباع بخواند تا حرف واؤ پیدا آید و در وقت مد نفس اللہ بہ دم گویند یعنی دم لسان دل باشد و در وقت جذب نفس ہو بہ دم گویند ہمان معنی در ترتیب یعنی بوقت جذب نفس اللہ و بوقت دم بالا بردن ہو بگوید۔ کہ مرغوب و مطبوع نیست و حکمت اصاق زبان بہ ارتفاع کام ہنگام ذکر

پاس انفاس معین توجه است و نسبه معمور خواجه کلیم الله جهان آبادی فرزندان ارجمند در سلسله قادریه
شرف بیعت بخشید۔ میفرمودند که طریقه چشتیه مبنی بر مشقت و ریاضت است و دامن
حضرت محدث الاعظم وسیع و فراخ است که همه را میپوشد۔ فرمود سُتُور المؤمن شفاء مختص
بر مومن کامل نیست بلکه بحق عوام هم بالش دارد۔ اما امتیاز اینست که علی قدر ایمان شفا میرسد
زیرا که از ایمان هیچ کس کلیه خالی نیست شخصے پرسید که علما تعظیم کفار نمیکنند اما اهل الله که در تبجیل کافر دقیقه
نگذارند حالانکه در طریقت و شریعت مخالفت نیست فرمود آرے در شریعت و طریقت خلاف قبایح اما اختلاف
فهمیدن است و ضعف علما و طائفه اهل الله هرگز کسے را بر درستی باید دانست آنانکه عظمت کفار نمیکنند نظر بر
کیفر کردار ایشان میکنند که چشم عالمان عرفی غیر از اسباب ظاهر چیزے دیدن نمیتواند و اهل الله تعظیم بر حقیقت ایشان
روا دارند زیرا که در نظر اهل الله حقیقت ایشان نیک تابنده نقل است وقتے حضرت خواجه مهاردی کوٹ معظم
تشریف آورد مولوی احمدے که فاضل عدیم المثال بود حاضر خدمت شد و التماس نمود که حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین گیلانی
قادس الله سره آورده است که طعام المرید حرام علی الشیخ۔ پس حضرت شما را کدام وجه
دعوت مریدان حلال باشد۔ فرمود که از صنف مریدان عالم مثل حضرات اصحاب
رسول کسے کمتر باشد و از جمله مشائخ به سید کائنات صلی الله علیه وسلم هیچکس نمیرسد
وازان رو که حضرت سید البشر علیه الصلوٰة والسلام دعوت اصحاب لبیب خاطر
قبول میفرمودند۔ بناء علیه برائے ما و یاران طریق ما هین حجت بمرتبه سنت است۔
به شنفتن جواب مولوی احمدی لب حسرت گزید۔ و بحال خود سکوت ورزید +

مولانا سید شاه نیاز احمد چشتی

خلیفه معظم و محبوب محترم خواجه فخر جهان رض است صاحب راز و نیاز۔ و خدا سوز و گداز در علوم
ظاهر یکتائے زمانه و در باب کشف و کرامت فقید المثال و یگانه۔ به سماع بسیار غلو داشت
و با وجود استغراق بمرتبه غایت مانوس بود۔ جمع کثیر از بلاد و امصار دور و دراز در بند ارادت و

قید محبت او گرفتار بودند۔ و بسیار طالبان جلوہ شاہد حقیقی را بمنزل حق رسانید آوردہ اند چنانچہ
پدر بزرگوارش این کہنہ بساط را بہ دار السرور رحلت نمود۔ مجمل زندگانی بر بست حضرت شاہ در زمان
غیر آگہی و خوردی بود۔ و زیر دامن پاک والدہ ماجدہ خود کہ رابعہ عصر بود۔ تربیت و پرورش یافت
و چون زمان آگہی دست داد۔ در سن نوزدہ سال بخدمت حضرت خواجہ فخر جہان شرف بیعت
حاصل کرد۔ و بالتفات و توجہ خواجہ در اندک زمان تکمیل کردہ بہ تشریف خلافت و مثال اجازت
و ارشاد مامور گردید۔ و لوائے مشیخت و عظمت در صفحۂ عالم برافراشت و نیز حضرت شاہ را
واسطۂ ارادت بہ جناب شاہ عبد اللہ بغدادی قادری متحقق و متیقن است حضرت شاہ را
نظم بسیار است۔ کلام دل گذار و مضامین توحید در باب عشق و محبت و سلوک معرفت و سلوک تعلیم
دارد چنانچہ دیوان نیاز کہ در زمان ہند و عجم معروف است۔ از حضرت او مرغوب عام
و مطبوع تمام است۔ و در مجلس صوفیان حق آگاہ اکثر غزلیات دیوان بزبان می آرند۔ و حظ
وافی و حلاوت کافی مے یابند۔ وفات آن جامع کمالات در سال یکہزار و دو صد و پنجاہ
مرقوم است۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ خلفائے حضرت شاہ بسیار بودند و ہر یکے عاشق موالے و مولع
و متبوع را بر جادۂ خلافت و ارشاد جانشین و صاحب مقام حضرت شاہ پسر بزرگ او حضرت شاہ نظام الدین ہلوی است کہ با وصاف حسن
و لائے رب ذو المنن یگانۂ آفاق و در علوم ظاہر و باطن بے یاضت و محنت و ذوق و حلاوت سر آمد
روزگار است و نام نامی و سلسلۂ گرامی حضرت شاہ بوجود با وجود او بر جا و برقرار است و بہ
ہدایت و ارشاد و رہنمونی و تربیت معتقدیان سلسلہ طریقت مساعی جمیلہ و تردوات
جزیلہ مرعی دارد و سلمہ اللہ تعالے۔ برادر خورد او حضرت شاہ نصیر الدین کہ تربیت و تکمیل در
حین پدر عالیقدر دریافتہ در اکتساب مجاہدہ و محنت اقصے الغایت کوشیدہ بود
و جمال پاک و جلوۂ بیمثال داشت و صاحب حال و اہل کمال بود۔ و بہ سبب بعضے حوادث زمانہ
از خدمت برادر بزرگ مفارقت اختیار کردہ بودن قصبہ بداؤن پسند فرمودہ مدتے در
تلقین و رہنمونی مشتاقان جلوۂ حقیقت و وارفتگان بادیۂ فقر و معرفت کار فرمائے کرد

وبالآخر قیام دار فانی غیر مطبوع شمردہ سفر آخرت اختیار نمود و در قصبہ بداؤن مدفون شد رحمۃ اللہ علیہ

واز خلفائے حضرت شاہ نیاز احمد۔ یکے میاں مسکین شاہ بود۔ نام اصل غلام محمد۔ در اوائل اناغنیا بود۔ بالآخر ترک اسباب دنیا کرد۔ وطریقہ قادریہ اختیار کرد۔ بعد ازاں باشارت حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا در خدمت حضرت فائز گردیدہ بشرف خلافت سرفراز و نامور شد وبدستوری بوطن جیسور مامور گردید۔ ودر انجا فتوح عظیم وقبول عام حاصل کرد و ہمانجا وفات یافت

خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس اللہ سرہ العزیز

سلطان الزاہدین برہان العارفین کنز السالکین سرتاج واصلان حبیب سبحان کہ نامی واسم گرامی محمد سلیمان بن زکریا بن عبد الوہاب است۔ آوردہ اند کہ روزے والدہ پاکش مشکیزۂ آب بخانہ خود مے برد۔ درویشے کہ بلباس و زبان ہندیان معرفے داشت در سر راہ او را دید و گفت سبحانہ اللہ تعالے شانہ کہ از بطن پاکت سلطان مشارق و مغارب بمنصۂ شہود خواہد آمد۔ وسلیمان زمان خواہد شد میگوئید کہ پدر بزرگوارش وقتیکہ ازین دار فنا پائدار القرار رحلت فرمود۔ عمر شریفش بیش از چہار سال نبود۔ چون بسن آگہی رسید از علوم دینیہ فراغ تمام حاصل کرد۔ و بدرین زمان غلغلہ تشریف آوری حضرت خواجہ مہارو دکوٹ مٹھن شنیدند چنانچہ بعیت میاں احمد علی بلدہ اوچ رفتہ بشرف بعیت پایہ عزت برافراختند منقول است کہ حضرت خواجہ سلیمان جہان را در لوازم مراتب عبودیت تمام بود میگویند کہ خواجہ فخر جہان بہ خواجہ مہاروی اشارہ فرمودہ بود کہ شاہبازی از کوہستان مغرب پرپرواز خواہد کشاد۔ باید کہ او را از دام علایق خود دار ستن دہی زیرا کہ نعماے اولین وآخرین بنام نامیش رقم زدہ اند منقول است کہ خواجہ سلیمان جہان بعد حصول تشریف بعیت با یار مرشد برحق قصد دہلی فرمود۔ اتا بقصبہ رواڑی رسیدہ بود کہ خبر وصال خواجہ فخر جہان جاگزین گوش ہوش گردید۔ باستماع این معنی خیلے متحسر و متغیر شدے واو آوردہ اند کہ بعد اتمام سفر بصوب مہار شریف توجہ فرمودہ تا چند سال در ریاضات

ومجاہدات گزرانید۔ اکثر بہ فکر چہرہ و شغل باس انفاس و قوت قلبی اشتغال فرمودند و ہمدرین زمان کتب صوفیہ مثل اداب المطالبین و لواسحہ و عشرہ کاملہ و فصوص الحکم وغیرہ بمجدمت حضرت فقیہہ صوری و معنوی خواجہ مہاروی گزرانیدند۔ روزیکہ در مسجد خدا بخش مہار دولت پابوس مدبست آمد۔ خواجہ سلیمان را دیوان حافظ در دست بود۔ حضرت خواجہ بکمال لطف بخواندنش ایما فرمودند۔ خواجہ سلیمان جہان باین بیت آغاز کرد ؎

کمال صنعت مشاطہ شاید کہ روے زشت را زیبا نماید

باستماع این بیت خواجہ مہاروی از بس خوشدل و مسرور گشتہ از راہ وفور محبت و شوق فرمودند ؎

بگو کہ پیر شدی فوق عاشقیت نماند شراب کہنہ مستی دگر ندارد

نقل است کہ روزے بر مکان نواب غازی الدین خان مجلس سماع برپا بود و قوالان غزل مولانا جام بنیاد کردہ بودند ؎

از مدرسہ بہ کعبہ روم یا بہ میکدہ اے پیر رہ بگو کہ طریق صواب چیست

خواجہ سلیمان جہان را ذوق غالب آمد و بوجد در آمدند۔ تا آنکہ دست از کار و بار از اختیار برفت و بہمان عالم حیرت و بیخودی گردذات پاک حضرت خواجہ مہاروی میگردند و شربت خوان آلودہ از دیدۂ نم دیدہ مے تراویدند۔ و تا دیر بہمین حال و احوال در گزشت۔ آوردہ اند کہ چون حضرت خواجہ مہاروی راز مان آخر فرا پیش آمد۔ خواجہ سلیمان جہان حاضر خدمت بودند۔ خواجہ مہاروی از یاران جلسہ استفسار فرمود کہ از رویلہ کسی خبر دارد عرض کردند ہیچ آگاہے نداریم فرمود۔ خیر۔ ماشاء اللہ بخود خواہد آمد ؎

کشتہ کہ عشق دارد گذاردت بدنیسان بجنازہ گر نیائے بمزار خواہی آمد

میگویند کہ دراین ایام خواجہ سلیمان جہان بوطن مالوف قیام داشت۔ شبے در حالت مراقبہ باضطراب در خاطر و اشتیاق در دل جائے گرد و دولت حصول ملازمت و دولت دیدار زمام اختیار بدست اختیارے سپرد۔ و خواجہ سلیمان جہان از بالائے تخت

خویشتن را بر پشت زمین بسیند اخت و در همان شب تیره و تار کردکش جلیپائے ماہ خان
مہر نگار بود۔ بود۔ مے یار دمد گار پائے اشتیاق در منزل طلب بنہاد در اثنائے راہ زنے
ملاقی شد و گفت زود برو۔ قافلہ تیار است القصہ بروز ششم بجال بیقرار در قریہ مہار شریف
رسیدند و بسمت پایین خواجہ مہاروی زانوئے ادب بست فرمودند۔
آنگاہ خواجہ مہاروی بسے حاضران جلسہ توجہ کردہ ارشاد فرمودند کہ من باین رو ہیلہ
راز ہا دارم۔ ساعتے چند خلوت مقصود است باستماع انعینی یارانِ جلسہ از ہم جدا شدند۔
و بزم صحبت و انجمن خلوت گرم بازاری یافت۔ و خواجہ سلیمان جہان از دولت وصال و
سرمایہ کمال مالا مال شدہ عزم رخصت و شرف وداع دریافتند بعد ازین خواجہ مہاروی سفر
عقبیٰ و مآل ایزد متعال اختیار فرمود۔ و در تاج سرور مدفون شد۔ رحمۃ اللہ علیہ منقول است
کہ روزے در خانقاہ شریف پاک پٹن مجلس سماع برپا بود۔ بیک ناگاہ خواجہ سلیمان جہان تبسم فرمود
مردی نمود اصحاب حضرت استفسار کرد فرمود کہ زہے شان نیاکان و خواجگان ما کہ اینہمہ
علو پایہ حضرت علیہ السلام را درین بزم عالی یارائے دم زدن و مجال آنا دن نیست
حتے کہ از مصاحبت یاران جلسہ جائے قرار نمیگرد۔ اما شرف حضوری بزم گرامی از دست
نمیدہد بشاہد انعینی خندہ و نے حیائے آید۔ نقل است کہ سید احمد مدنی صاحب حرم محترم
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم با سیاء حضرت ختمی پناہے در تونسہ شریف آمدہ۔ در سلسلہ
بیعت معزز و مباہی شد۔ و خواجہ سلیمان جہان او را بشرف خلافت مشرف کردہ
وداع فرمود۔ نقل است کہ لعل خان بلوچ والی منگوٹہ بزمان حکومت خود عجوزہ از قوم بلوچ
بماہ بیداد گرفتہ برد۔ و بادائے نامشروع مصاحبت کرد۔ گریہ ہا از قوم بلوچ بداد خواہی بیداد بخدمت حضرت
خواجہ سلیمان جہان جمع آمدند حضرت اعلے بر حال و احوال ایشان اطلاع یافتہ بصحبت کے از بندگان خدمت خان مذکور پیام فرستاد و از
تعدی و ظلم اجتناب کردن نصیحت فرمود۔ او عریضہ طویل بہیئۃ و تزویر تحریر کردہ فرستاد
چون بشرف مطالعہ در آمد نشان نگین خان مذکور کہ بر صفحہ عریضہ منقوش بود بدست خاص

مالیده دور راند اختند۔ و در همان حالت قصه زبان آوردند که ملک بست و درویش است هر کرا
خواهد میدهد۔ فرمود که آن خبر آوردند که قریب به چهار هزار سوار از سمت خراسان تاخت آوردند
و مال و مسال عجب و نخوت لعل خان در معرض نهیب و تاراج رسید۔ و او خود هم بدست غنیم اسیر و
دستگیر شد۔ نقل است که اسد خان حاکم ملک سنگهڑ در خمار نشه غرور و کبر۔ آزار بندگان خدا را امید اجابت
مظلومان چند سجده حضرت فریاد رسانیدند۔ روزیکه خان سجده مست حاضر بود بنظر انتباه
و تهدید سخنهای چند باو گفته فرمودند که اگر از۔ ازار دستم دست باز نداری فرماندهی ملک بقوم
سکهه خواهد رسید۔ چنان که از دولت سعادت و کرامت اولیا منکر مطلق بود۔ بر گفته حضرت
گوش ننهاد۔ تا آنکه بعد از مرور ایام چند جنود سکهان بامر ستیز و آویز دلیرانه وجست و خیز
مردانه بکار آورده اسیر کردند۔ و حکومت ملک بانها قرار گرفت۔ نقل است۔ فرمود خواجه سلیمان
جهان که دعوی مرشدی و مولائی کسی را نرسید که در دور و حضور از خبرداری بندگان خود
غافل نباشد۔ و بر حال و احوال ایشان توجه فرماید و به اعانت و حمایت پردازد۔ درین
محل مولوی سلطان محمود که صاحب ارشاد بود التماس کرد که با آنکه بنده را باجازت بیعت
گرفتن مامور فرموده اند۔ اما این چنین صفت و قوت در خود نمی بینم پس حال و مآل من چگونه خواهد شد۔ ارشاد فرمود حالا اجازت
بیعت گرفتن شما بر دست همت خود منحصر داشته ایم۔ حضرت خواجه سلیمان جهان در واقعه دیدند که بر قرآن ایستاده اند۔ انبوه خلق گرد
از مولانا محمد عابد پرسید که تعبیر واقعه چیست عرض نمود که برای جهان آرا مبرهن شده است که حضرت ایشان را بر امر حق قدم محکم است
خواجه سلیمان جهان بسیار پسندیده و شکر انعام حضرت واهب العطیات بجا آورده اند که چون حال ما صفر نموده ارشد حضرت خواجه
سلیمان جهان فرمود۔ خدا خیر کند۔ از آن وقت مرض نزله عارض شد۔ و روز بروز ترقی گشت۔ با اینهمه در اوقات
خللے واقع نشد۔ تا آنکه شدت مرض تقاضا کرد۔ و ناتوانی و نحافت بحد غایت رسید
وقتے که زمان وصال قریب تر بود۔ حضرت خواجه سلیمان به نگار سلام میکردند و دست
حق پرست بر سر مے نهادند۔ اما از کسے نشانی پیدا نبود۔ که شاید این چنین حرمت و سلام
باشد۔ چون وقت تهجد فرا رسید باشارات در ادائے نماز مشغول گشتند۔ و او راد معمول خواندند

بعدازان رئے توجہ بسوئے حضرت خواجہا متوجہ فرمودہ استفسار کردند کہ کیست میاں صالح محمد حشتی
کہ حاضر جلسہ بودند التماس کرد قبلہ عالم بخش صاحبزادہ شماست آنکہ حضرت خواجہ ما بادل
دردرسیدہ عرض کردند کہ ہنگام مرحمت و انعام است بندہ را قبول فرمایند کہ در خدمت فقرا
و مجاورت مزار سعادت مرہدی و دولت ابدی دریابد۔ باستماع ایں خواجہ سلیمان جہان بسیار
خوشدل و ازیں مسرور گشتند۔ و حضرت خواجہ ما را دکنار لطف و عاطفت تنگ تر
گرفتہ و نعمتہائے اولین و آخرین تفویض فرمودہ لب پاک بر دہن مبارک حضرت
خواجہ مانہادہ و نفخت فیہا من روحی بزبان حال ادا فرمودند و بعد ازیں قامت پاکدا
کردہ۔ پائے مبارک دراز کردند۔ و جان خود را بجانان سپردند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
فہرست خلفائے حضرت خواجہ سلیمان بسیار است۔ اما اشہر ترین خلفائے کہ بخلافت
حقیقی علم مشیخت برافراشتند چہار یار بودند +

اول محمد یاران کہ صاحب وجد و حال و خود بکمال بود۔ در نشہ بادۂ حق محبت سرشار
و در مقدمہ خرق و کرامت نامور و نامدار +

دوم مولوی محمد علی ہکنڈوی کہ دل داغدار محبت و جگر جراحت کدہ پیکان موت داشت
دلدادۂ وجد و سماع جان باختہ لمعارف حقیقت شعاع مطیع سلیمان جہان۔ و جہان مطاع
مستغرق تلازم تفرید و تجرید شناور دریائے تعریف و توحید +

سوم حافظ محمد علی شاہ خیر آبادی جامع محبت و عشق غواص دریائے فنا فی اللہ سیراوج
بقا باللہ صوفی صفا کیش۔ درویش سینہ رئیس۔ بہ فقر و سلوک معرف و بخرق عادت
مشہور +

چہارم مولانا احمد۔ حاوی شرع و طریق خازن خزینہ کشف و تحقیق مخمور خمکدۂ عرفان و
سرمست کیف وحدت و ایقان رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین +

مولانا نور محمد ناروالہ

خلیفہ اعظم و محب محترم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی است۔ ہمراز و مساز و یار غار شیخ خود است عالم علوم نقلی ماہر رموز رسمی حقیقی آوردہ اند کہ او مآغاز عریضہ متضمن بر اشتیاق و فور غلبہ ارادت بحضرت خواجہ فخر جہاں فرستاد۔ جوابش دادند کہ اگر تمنائے شرف بیعت است بہ میاں صاحب نور محمد مہاروی درخواست باید کرد۔ بوصول جواب بامتثال امر قضا وضع مہار نمود۔ و شرف پائبوسی حضرت شیخ دریافت و تشریف بیعت حاصل کرد۔ و بہ اندک زمان اکتساب کامل و استفادہ کردہ کار خود بہ تکمیل رسانید۔ نقل است کہ ایشان قبل وقت مرگ بیاران خدمت فرمودہ بودند کہ دم آخر اول قوالان گفتن اشعار عاشقانہ سرگرم باشند دوم گویندہ بپید ذبح کنند۔ سوم دو چہار تن ذکر اسم ذات بطریق جہر جاری دارند چنان ہنگام در رسید۔ و آن عاشق پاک باز جان بجانان سپرد۔ تمام مدققین لفظ ہو ہو از قلب پاک او جاری بود۔ و مردمان کہ جمع بودند صاف می شنیدند۔ تاریخ وفات آن برگزیدہ آفاق ششم جمادی الاول در سال دوازدہ صد و چہار مرقوم است۔ و از حضرت مریدان و پیران بسیار بودند و سلسلہ پاک او ہنوز برقرار است رحمۃ اللہ علیہ +

قاضی عاقل محمد بن قاضی محمد شریف

خلیفہ راستین محبوب و نشین خواجہ نور محمد مہاروی است صاحب علم صوری و معنوی کاشف رموز باطنی و ظاہری و مائل و شیفتہ وجد و سماع بود۔ از آبا و اجداد او مشیخت و خانقاہ داری مستمرہ جاریست۔ آوردہ اند کہ او بعد تشریف بیعت در اندک ایام بمقام عالی و مضجع گرامی فائز گردیدہ بقدر تکمیل رسید و جمعی طالبان را در سایہ تربیت خود در مقام قرب حق رسانید۔ خلفائے بسیار بودند کہ از تلقین و ارشاد نوائے زہد و ورع برافراشتند

وفات آن صاحب کمالات در سال دوازدہ صد و بست و نہ ۱۲۲۹ مرقوم است و بعد وفات ایشان
خلیفہ و فرزند ارجمند قاضی احمد علی بر سجادہ مشیخت وارشاد تمکین فرمود و بہ ہدایت خلق خدا رہنمونی کرد۔ درینولا حضرت شیخ غلام فرید کہ صاحب بذل وایشار و اہل درد و اضطرار است بر جادۂ مشیخت قیام دارد و سلسلہ اجداد کرام را رونق تازہ و زینت بے اندازہ میدہد
سلمہ اللہ تعالے +

حافظ مولانا محمد جمال

از اعاظم خلفائے خواجہ نور محمد مہاروی عارف کامل صاحب جد و حال و خد و کمال و مقال بود۔ و تا مدت دراز در خدمت شیخ بسر برد و بیعت او باشارہ روحانیت شیخ ابو الفتح رکن الدین نبیرہ شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین ملتانی رقم نمودہ اند منقول است کہ حضرت شیخ قسمت جامہ دنان باو مفوض بود۔ احوال برکت اشتمال او بسیار است کہ درین مختصر گنجایش ندارد۔ وصال آن برگزیدۂ ایزد متعال در سال دوازدہ صد و بست و شش منقول است۔ و مثال خلافت او بہ شیخ خدا بخش نے رسیدہ بود کہ بعد وصال شیخ در ادائے حق تلقین و ہدایت سعی جمیل بجائے رسانید۔ و در رسالہ اسرار کمالیہ کہ اقوال حافظ مولانا محمد جمال از نظر مولف گذشت بطریق اقتصار اینست۔ فرمود در وضو مانند جوانان زودی باید کرد۔ و در نماز ہمچو ضعیفان۔ عجز و انکسار۔ روزے سید امیر شاہ نماز بامداد بہ عجلت ادا میکرد۔ و آداب قیام و قیود ملحوظ نداشت فرمود برخوردار تو در مدت قلیل نماز را خراب میکنی۔ من بجا بہ از صد سال میخوانم و بزودی و ضبط آوردن نمیتوانم میفرمود۔ الوضو علی الوضو نور علی نور است و میفرمود کہ شیخ رکن عالم را در سلسلہ چشتیہ از حضرت سلطان المشائخ نظام الاولیا اجازت است۔ و میفرمودند کہ از جملہ یاران حق سبحانہ تعالے بحضرت تونسوی فضیلت توکل دادہ است +

حضرت خواجہ الہ بخش چشتی تونسوی بارک اللہ تعالیٰ بقائہ

گوہر شاہوار قلزم معرفت سرپرآرائے دیہیم اسرار حقیقت اسوۂ اصفیا۔ قدوہ اولیا صدر نشین اصحاب قرب و حضور شمع شبستان انجمن نور مرشدنا و مولانا حضرت خواجہ الہ بخش چشتی تونسوی بارک اللہ تعالیٰ بقائہ فہیرہ و صاحب مقام حضرت خواجہ سلیمانؒ جہان است آیتیست از انوار الٰہی و اسرار نامتناہی بر سجادہ شریعت قدم استوار و بر سجادہ مشیخت و طریقت اقتدار دارد و گرمی بزم او سرد مہری نفس و زمہریر ہوا و ہوس را معدوم ساخت و آئینہ خود بینی پندار۔ از حرقت جمال او گداخت حلہ توحید و تفرید پیکر موزون او بے کم و کاست حسن صنعت عرفان و معرفت بر قامت زیبائے او راست آمد خلق حسن دارد۔ و خوان پہن کسوت صوف او بر اطلس و دیبائے شاہان حرف ریزند و بہ دستیاری مایہ توکل و پائداری مایہ استغنا سے ہند بادشاہے میکنند الحق ذات پاک او مستجمع صفات و مظہر کمالات است و از جمال و کمال اولیا صوفت پوش و خرق و عادات اصحاب حق بین حق نیوش یاد میدہد ؎

اے چہرہ زیبائے تو رشک بتان آذری — ہر چند وصفت میکنم در حسن ناں بالاتری
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام — بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری
ہرگز نہ آمد در نظر چیزے بخوبی بہ تر — شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری

فقیر مولف بشرف بیعت افتخار دارد۔ ہر چند کہ ہوس دنیا نمے گزارد۔ و از فیض خدمت و صحبت آن جناب آفرینش و سرمایہ دانش باز میدارد۔ و با وجود ہمہ تن تنگدستی و سراپا آزردہ مندی جذب ناتمام۔ و سعی ناکام با انجام نمیرسد۔ باشد کہ بخت مساعدت کند و توفیق حق رفاقت۔ تا ازین فرو مایگی خودی و خود آرائی درگذشتہ بمشت استخوان بر ابنل سگان کوئے تونسہ شاہ و کف خاک را غبار راہ درویشان حق آگاہ کنم۔ اما سر انجام ایں ہمہ بر گوشہ چشم رعایت و خواست خداوند گارم منحصر و موقوف است بقول حافظ شیراز ؎

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ۔ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

در آن زمان کہ خواجہ ما بتقریب زیارات عتبات عالیات سر زمین دار الخیر اجمیر را سیر اب و شادات گردانیدہ بود ۔ بندۂ نادرم خریدہ ۔ در خلوت و جلوت شرف حضوری داشت اللہ اللہ زہے زمان بود ۔ و خہے مکان کہ غیر از انوار و تجلیات و برکات و حسنات چیزے دیگر بہ نظر نیامد و بہ فور اکرام و انعام و بندہ پروری و بندہ نوازی آن مخدوم آنام و خورشید چشت لازید کامیابی جاوید مقرون حال داشتم در آن ایام مصرب خیام کلبہ احزانم بود ۔ کہ شہ کلاہ من بہ افسر شاہ انجم سپاہ ہمسری میکرد ۔ از آغاز بامداد تا بہ نصف شب آلف در ہجوم و اژدہام عام از کثرت حاضران خدمت مشید کہ یکے بر دیگرے می افتاد ۔ و بعضے طفال و مردمان ضعیف الحال پامال میشدند در انجمل تماشاے قدرت حق و تصرف قبول خواجہ ما حصر بدیں داشت نہ بشنیدن و بعد آنکہ از خدمت مزار حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا خلعت رخصت حاصل شد بنظر زیارت حضرت خواجہ سراج الاولیا عزم گجرات فرمود ۔ فقیر ہمرکاب بود چون بہ قصبہ مہانہ رسیدند ارادہ پاک پٹن کردند ظاہر شد کہ راہ آہن خراب است و اجارے کالسکہ نجارد مرض توقف بادراک انجامید خیلے تحسر و یاس عاید حال ہمراہیان خدمت گردید ۔ و فقیر بسا درت عرض حال نمود ۔ فرمودند کہ رجوع ما بحضرت پیران ما است نہ بر کالسکہ نجار شما ۔ القصہ بعد نماز مغرب شخصے از قوم ہنود کہ لالہ رام نام دارد و اہتمام تعمیرات راہ آہن با و مفوض است بمن ملاقی شد و از ان رو کہ پیش ازین با و شناسا بودم خیلے زحمت کشید و در تواضع باز نکرد و گفت کہ یک کالسکہ درستے دارم اگر پسند فرماید چہار تن را براحت تمام تا بہ پاک پٹن میبرم و بازے آرام باستماع این مژدہ مسرور شدم و بدل آوردم کہ خیر حضرت خواجہ ما ۔ و صاحبزادہ محمود بہ بنراغ کلی تا بمنزل مقصود آمد و رفت خواہند فرمود ۔ و درین دیار غربت و مسافرت این ہم غنیمت است ۔ چون شرف حضوری یافتم ۔ و عرض داشت کردم ۔ تبسم فرمودند ۔ کہ اہل معرکہ را از شرف زیارت محروم داشتن و تنہا رفتن خوش نمے آید ۔ خیر برخاستہ رفتم و بجاے خود نشستم ۔ تا آنکہ قریب

بیک ربع شب گزشته بود که همان لاله رام بر سر بالینم رسید و گفت که هشت منزل کالسکه دستے
غیر طلب به بواعث ضروریه از چوکیات قرب و جوار در رسیدند و برائے سفر بست و
هشت تن کفایت میکنند همین که او سخن تمام کرد بخدمت رفتم و عرض کردم مسرور
شدند و به مردان معرکه قریب به بست و چهار تن بودند امر فرمود که بعد از فریضه بامداد سامان
سفر درست کنند القصه علی الصباح برکاب فیض انتساب تابه پٹن رفتیم و دولت
زیارت مزارات پیران سلسله نصیب ما گردید و از انجا عزم احمد آباد فرمودند - و بعد زیارت
عتبات عالیات عثمان عزیمت بصوب اورنگ آباد معطوف فرمودند - و فقیر دلگیر و برادر
طریقت محمد یعقوب خان که از عمائد و اعیان اجمیر است عزرخصت دریافتیم - درین
چند روزه سفر حضرت خواجه ما چندان نوازش و اکرام فرمود که در گفتن نمے آید آرے خواجه
را شاید که بر بندگان بخشاید ؎

خوش آنکه تو باز آئی و من پائے تو بوسم — در سجده فتم خاک قدم هائے تو بوسم
آنجا که تو رفتی نفسی جائے گرفتی — آنجا روم و گریه کنان جائے تو بوسم

فرع ثانی اصل دوم باب سوم

خواجه علاء الدین احمد صابر

مهر سپهر توحید و استغراق سر خیل برگزیدگان آفاق واقف علوم باطن و ظاهر خواجه علاء الدین احمد صابر
خلیفه اعظم و داماد حضرت خواجه فرید الدین فرید الاولیا است در اوائل حال خدمت
قسمت لنگر باو مفوض شد - اما تا مدت دوازده سال از طعام مطبخ یک دانه در دهن نینداخت
به ادراک انعمی حضرت خواجه فرید الاولیا مسرور گشته به لقب صابر مستاز فرمود - و به تشریف
خلافت مفتخر نموده و بر حکومت دهلی مثال نوشته باو مفوض کرد گفت که اول بخدمت

جمال الدین ہانسوی رفتہ و نقش نگین شیخ بر مثال مذکور گرفتہ قصد دہلی کنند۔ آمدہ اند کہ چون خواجہ صابر بہ ہانسی رسید۔ در حالت سکر و ذوق کہ دام مزمن حال او بود۔ بہ سواری چوڈول اندرون خانقاہ برفت و از چوڈول فرود نیامد۔ ہر چند کہ ازین احوالے غیر معمول خواجہ جمال مکدر شد۔ آما تا در خانقاہ استقبال کرد۔ و بر صدر جائے داد۔ و با ہمدگر نماز شام ادا کردہ۔ بعد فراغ از نماز خواجہ صابر بمثال حکومت از کیسہ برآوردہ۔ بہ خواجہ جمال نمود۔ و تزئین نقش نگین بہ خواست کرد و ہمانوقت بیکبارگاہ باد تند بوزید و چراغ گل شد۔ خواجہ صابر بفور بر روئے چراغ دم کرد و چراغ بر افروخت۔ خواجہ جمال بمشاہدہ ہمچنین حال بمثال از دست خواجہ صابر بگرفت پارہ کرد و فرمود کہ بیچارہ دہلی تا بہ آتشین خرقان جہان سوز شما نذار و خواجہ صابر شنیدن این سخن در غضب آمد و فرمود کہ تو مثال من پارہ پارہ کردی و من سلسلۂ ترا پارہ پارہ کردم۔ پرسیدند از اول با آخر گفت از اول بعد ازین خواجہ صابر را رخصت گردید و با جودہن رسیدہ حسب حال در خدمت خواجہ فرید الاولیا عرضداشت کردہ۔ بعد از مرور ایام چند خواجہ صابر بہ اجازت خواجہ فرید الاولیا بسمت کلیر توجہ کردہ۔ ہمونجا سکونت ورزیدہ و ہدایت خلق خدا سے موفور بجائے رسانیدہ و کارہائے نمایان کردہ سال وفات آن صاحب کمالات ششصد و نود مرقوم است رحمۃ اللہ تعالے علیہ +

شیخ شمس الدین ترک پانی پتی

مرید و خلیفہ بزرگ خواجہ علی احمد صابر است صاحب مقامات عالی بود۔ و برہان قویہ داشت و صاحب سیر الاقطاب مینویسد کہ او را نسبت خلافت بہ خواجہ فرید الاولیا ہم صادق است چون خواجہ علی احمد صابر رخصت یافت در قصبہ کلیر رفت۔ شیخ شمس الدین ہم معیت اختیار کرد و بیشتر در خدمت خواجہ علی احمد صابر بسر برد۔ چنانچہ بعد وفات خواجہ علی احمد سلسلہ صابریہ بنام او انتظام یافت سلسلہ نسب او بہ امام حنیفہ بن علی مرتضے کرم اللہ وجہہ منتہی میشود۔ و آوردہ اند کہ از خطہ کلیر مفارقت کردہ۔ در قصبہ پانی پت سکونت اختیار کرد۔ و در صحبت

شاہ شرف بوعلی قلندر ہنگامہ محبت گرم داشت وفات او در سال ہفتصد و پانزدہ و بروایت ہفتصد و بیزدہ مرقوم است رحمتہ اللہ علیہ +

شاہ سربانی لاہوری

از اعاظم علما و خلفاے شیخ شمس الدین ترک است بمرتبہ غایت مشغولی و استغراق داشت غواص دریائے محبت و بادیہ پیماے منازل فنا فی اللہ بود وفات او در سال ہفتصد و چہل و نہ مرقوم است +

شیخ جلال الدین پانی پتی

صاحب حال و خد یو کمال بود خلیفہ شیخ شمس الدین ترک است شناور دریائے فنا فی اللہ و شیر میدان نبرد بقا باللہ است اصل نام محمد بن محمود است و از حضرت شیخ خود جلال الدین خطاب یافت سلسلہ نسب او بہ حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ منتہی میشود بسیاح بسیار دوست داشت سیف زبان بود مدام بمراقبہ و اعتکاف مے ماند و کتاب زاد الابرار از تصنیفات او است و دو کرت بشرف حرمین شریفین مشرف شدہ بود خوان کرم او بس وسیع بود بسیار فقرا و مساکین بہرہ میافتند وفات او در سال ہفتصد و شصت و پنج مرقوم است رحمتہ اللہ علیہ +

شیخ احمد عبد الحق ردولی

خلیفہ مستند شیخ محمد عرف شیخ جلال الدین پانی پتی است صاحب کشف و کرامت و خرق و عادت بود در مقام طریقت بمقام عالی و منصب گرامی داشت از ابتداء وارفتہ عشق و سرگشتہ محبت بود بالآخر بخدمت شیخ فائز گردیدہ بمقام بلند و پایہ ارجمند رسید و اکتساب

علوم ظاہر نجدمت شیخ تقی الدین طے نمودہ۔ و در صحرا و بیابانہا مدتے سکونت ورزید و بمجاہدت
کشیدہ و در لوائے ریاضت و طاعت حق سبحانہ تعالے کوشید۔ منقول است کہ او در سیاحت
بود۔ یک شب جمعہ در مسجدے وارد شد۔ مسلمانان محلہ اذان میگفتند۔ و او ہم بہ گفتن اذان او خواست
کرد۔ پرسید کہ سبب تکرار اذان چیست گفتند کہ بروایت قوی بما رسیدہ است کہ اگر شب جمعہ
ہفت بار اذان بگویند حق سبحانہ تعالے از آفات و بلا بندگان را محفوظ و محروس دارد۔ فرمود
درین کار مرا معذور دارید۔ زیرا کہ اگر کسے خدائے را بنظر آسانی و آسائش خود ستائش کند
بندہ خدا نباشد۔ نقل است کہ او را با شیخ نور قطب عالم نوبت ملاقات دست داده بود۔ و با شیخ
فتح اللہ اودھی ہم صحبت او موافق نیامد۔ زیرا کہ شیخ فتح اللہ طریقہ زاہدی در پیش داشت
و شیخ احمد در مشرب عشق و محبت مستغرق۔ چنانچہ مدتے در گورستان تکیہ زد و بدست خود قبر
کاویدہ قریب شش ماہ در آن قبر مشغول ماند۔ نقل است شیخ احمد میفرمود کہ منصور ظرف عالی
نداشت۔ از غیبت ماده اسرار بیرون زد۔ مردان حق کسانند کہ دریاہا بنوشند و آرد غ نیارند
و نیز میفرمود کہ نظامی گنجوی شاعر ناقص بود از آنکہ گفت بشعر

صحبت نیکان ز جہان دور گشت　　خوان عسل خانہ زنبور گشت

و میگفت صحبت مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم چنانکہ صحابہ را بود۔ صاحبان حال و خدمہ
مشربان کمال را اکنون حاصل است۔ آوردہ اند کہ او در مسجد جامع پیش از ہمہ میرفت و جاروب
میکشید۔ آنا نمیدانست کہ مسجد جامع کدام طرف است۔ چون مریدان او۔ ذکر لفظ حق
بہ جہر میکردند۔ برصدائے ایشان میرفت و در سلسلہ او معہود است کہ بہر کار حق حق حق
گویند۔ و میگفت کہ ذات پاک حق بے نام و بے نشان است۔ اگر اسمے از اسماء آن ذات
پاک را اطلاق کنیم بہتر از اسم حق نباشد کہ معنی اسم حق سزاوار ہمہ کمالات و ثابت بذات است
و در رسالہ انوار العیون شیخ عبد القدوس در توجیہ این اجمال سخنان حسب اصطلاح ایشان
گفتہ است و مشہور است کہ چند مریدان سلسلہ او بر ہمین کلمہ جان دادہ اند و در خانقاہ او

از غیب ہمین ندا مے آمد۔ وفات او در سال ہشتصد و سی ہفت مرقوم است رحمۃ اللہ تعالیٰ فہرست خلفاے نامدار۔ وے ایں است ؛

فہرست

شیخ محمد عارف فرزند دلبند حضرت شیخ و شیخ محمد نبیرہ حضرت شیخ و شیخ عبد القدوس و شیخ جلال الدین تھانیسری و شیخ عبد الغفور اعظم لوری و شیخ جان جونپوری وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ؛

شیخ شبلی بن شیخ جلال الدین پانی پتی

خلیفہ معتبر پدر بزرگوار خود است جامع علوم شریعت و طریقت و در شرب فقر اشان عالی داشت و بہ تجرد و تفرید یگانہ۔ و بہ عشق و محبت یکتاے زمانہ بود۔ ہر دو پاے او بوجہ مرض بیکار بودند۔ آنا در غلبہ سکر و وجد بنوعیکہ ہیچ آسیب بپاے او موثر نمے بود۔ رقص میکرد روزے در خیالات عم بزرگوار او شیخ ادریس در رسید فرمود کہ باباشبلی از بر خاستن تو در خلائق غوغا بر میخیزد و میگویند کہ شبلی کرامت خود آشکارا میکند باستماع ایں شیخ شبلی بنشست۔ و تا آنکہ در صدر حیات بود گاہے در عالم تواجد قیام نفرمود۔ و بسیاران تشنہ بادہ حقیق را سیراب و گم کردہ رہان بمنازل تحقیق را بمقام حق فائز کرد۔ و ہدایت و تلقین او عام بود کہ کسے محروم نمے رفت۔ وفات او در سال ہشتصد و پنجاہ و دو مرقوم است رحمۃ اللہ علیہ ؛

شیخ بہرام چشتی

خلیفہ شیخ جمال الدین پانی پتی است۔ بتکمیل سکونت برنادہ اختیار کرد۔ و بار بحکم شیخ در بیڈولی اقامت ورزید۔ صاحب سیر الاقطاب آوردہ است کہ حاکم قصبہ در تعدی مجاوران پرداختہ بر سر زمین کہ وجہ معاش ایشان بود۔ بہ ارادہ ضبط کردن زمین مذکور وارد شد

مجاوران فریاد و آه آغاز کردند۔ بیک ناگاه حاکم مذکور از پشت فرس بالا شده۔ در هوا معلق استاده و بعد ساعتے بروئے زمین افتاد و قریب بہلاک رسید۔ آنا با آخر بشفاعت و دعائے مجاوران صحیح گشت و از ارادہ ناصواب خود باز آمدہ۔ در خدمت مجاوران سعی موفور بجائے رسانید سال وفات او ہشتصد و پنجاہ و چہار ہجری مرقوم است +

شیخ عارف چشتی

خلفاء رشید و خلیفہ اعظم شیخ احمد عبد الحق است بعد وفات حضرت شیخ بر سریر مشیخت جلوہ فرمود و طالبان حق را در مقام مقصد رسانید صاحب معارج الولایت آوردہ است کہ شیخ احمد عبد الحق را چند پسران بوجود آمدند۔ آنا در صدر حیات نماندند بالآخر شیخ عارف متولد شد و عمر طبعی یافت و شیخ عارف صاحب حال و خدیو کمال عابد و مولع بود۔ از وے پسرے بوجود آمد۔ شیخ محمد کہ در تجرید و تفرید مثال خود نداشت۔ بالخصوص شیخ عبد القدوس گنگوہی از مریدان او است وفات او در سال ہشتصد و پنجاہ و نہ ہجری مرقوم است رحمۃ اللہ علیہ +

شیخ بختیار چشتی

از مقربان و یاران شیخ احمد عبد الحق است آوردہ اند کہ در آغاز حال تا مدت شش ماہ شیخ بختیار شام و سحر بخدمت حضرت شیخ عبد الحق حاضر میشد۔ آنا ہیچ التفات نہ کردند۔ پایان کار روزے نظر لطف بسوئے او کرد۔ و بقرار بر سطح زمین بینداخت و چندے حالت دگرگونی بیخودی بسر برد۔ بعد ازیں حضرت شیخ یک جرعہ آب در کام و دہن او تراوید کہ بفور از حال شورش و بیخودی در گذشتہ بمقام امتیاز رسید۔ و تحوف فائز گردید۔ و بہ تکمیل و تربیت مشرف شد وفات او در سال نہصد و ده مرقوم است +

شیخ عبد القدوس گنگوہی چشتی

مرید و خلیفہ شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبد الحق است صاحب علم و عمل جامع اصول شرع و طریق سرشار بادہ تحقیق بود۔ اگرچہ نسبت ارادت ظاہرہ شیخ محمد داشت اما تربیت و تکمیل باطن از حضرت شیخ احمد عبد الحق متحقق است و بہ روحانیت حضرت شیخ پیوستہ بود صاحب تصانیف است۔ آوردہ اند کہ زمین مے کاوید و بہ معاش میکرد و اگر چیزے زائد مے بود بذل فقرا میکرد صاحب اخبار الاخیار میفرماید کہ او را مریدان و بندگان بسیار بودند از انجملہ شیخ بہورو بود کہ در اوائل حال بہ صحبت او زیستی سر و کار داشت و بالآخر بہ فیض و التفات شیخ تکمیل یافتہ بمرتبہ اعلیٰ فائز شد و یکے از مریدان او شیخ عمر نام داشت کہ بسیار صاحب نسبت و محبت بود۔ و در مقام عالی کار فرمائے نیکرد۔ و حضرت شیخ را اولاد بسیار است وفات در سال نہصد و چہل و پنج ۹۴۵ مرقوم است رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ عبد الکبیر چشتی

فرزند ارجمند و خلیفہ حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی است صاحب بذل و کرم۔ خدا دوست فقیہ محتشم یگانہ در محیط فنا فی اللہ و خواص متلزم بقا باللہ بود۔ آوردہ اند کہ سلطان سکندر بن بہلول بادوتن ندیمان خود بقصد امتحان در خانقاہ شیخ وارد شد۔ حضرت شیخ تکہ گوشت آہو پیش سلطان و نان و یخنی و حلوائی رطب پیش روے سلطان بنہاد کہ سلطان و ندیمان او ہمین نیت کردہ بہ ارادۂ امتحان آمدہ بودند۔ بوقوع آمدنی سلطان متحیر شد۔ حضرت شیخ فرمود۔ بابا جائے عجب و حیرت نیست حق سبحانہ و تعالیٰ دوستان خود را در معرکۂ ارباب دنیا شرمسار نمے پسندد وفات او در سال نہصد و چہل و ہفت ۹۴۷ مرقوم است۔

شیخ جلال الدین تھانیسری

خلیفہ نامدار حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی است اصل قومے بلخ است بالاوہفت سالہ بود کہ حفظ قرآن بہم رسانید و در ہفدہ سالگی از علوم بہرہ مند گشتہ۔ درس میگفت بالآخر از خدمت حضرت شیخ فیوض ظاہر و باطن در ربود۔ و بمقام بزرگ و منصب سترگ فائز گردید۔ آمدہ اند کہ او را در سماع غلو بسیار بود۔ روزے غزلے بہ الحان خوش گوش خوردہ از فرط ہیام بر سطح زمین بیفتاد و ہیچ گزند نرسید باز وجودش بسیار خوارق کبر بظہور آمند۔ وفات او در سال نہصد و ہشتاد و سہ مرقوم است +

شیخ عثمان برنی پیر

خلیفہ سعادت پیوند و فرزند ارجمند شیخ عبد الکبیر است و در باب منصب سجادگی با برادران خود او را منازعت و مناقشہ روے داد۔ آما آخر کار منصب مذکور بر ذات او قرار گرفت وفات او در سال نہصد و نود ہجری مرقوم است +

شیخ محمد صدیق لاہوری

صاحب علم و کمال بود و شاگرد عظیم داشت و تدریس و تلقین طالبان علوم ظاہر و باطن مدام میکوشید۔ و خلق بسیار از نواحی پنجاب از خدمت او فیضیاب بودند۔ فہرست پیران او بچند واسطہ بہ شیخ شمس الدین ترک پانی پتی میرسد وفات او در سال نہصد و نود ہجری منقول است +

شیخ نظام الدین بن شیخ عثمان زندہ پیر پانی پتی

مرید و خلیفہ پدر بزرگوار خود است بصفت ریاضت و محنت موصوف و بہ فضائل خرق و کرامت مشہور بود۔ بہ اسباب دنیا سروکار نداشت و بہ عسرت و توکل معمول ساخت و این ہر دو برادران صاحب کمال و حال بودند۔ شیخ کمال الدین اسم گرامی برادر اوست کہ مدام در حالت سکر و استغراق مشغولی داشت وفات او در سال یکہزار و شانزدہ ہجری مرقوم است ✦

شیخ نظام الدین تھانیسری

مرید و خلیفہ شیخ جلال الدین تھانیسری بود نام پدر بزرگوارش شیخ عبد الشکور است جامع علوم ظاہر و باطن۔ مستجمع کمالات صوری و معنوی حاوی رموز شرع و طریق و ماہر اسرار عرفان و تحقیق صاحب صبر و رضا۔ و با من فقیر تسلیم بود۔ و خائن عیب پیش نظر داشت و از انجا کہ صوف کثیر و بذل وافر اختیار کردہ بود۔ پادشاہ وقت جلال اکبر بادے حسد برد و بہ ناحق در حق او حکم اخراج از دیار ہند صادر کرد۔ اول بجانب حرمین شریفین رفت و بعد شرف زیارت چون باز آمد۔ در برہان پور رسید و بہدایت خلق خدا مشغول شد اما بادشاہ بمرتبہ ثانی دست تظلم و تعدی دراز کرد۔ و شیخ مغر اللہ ناچار بہ مادر الہند شتافت و از انجا بہ مدینہ منورہ رجوع نمود۔ آوردہ اند کہ او صاحب تصانیف است شرح سوانح امام غزالی شرح لمعات قدیم و جدید تفسیر نظامی رسالہ حقیقت رسالہ بحیہ از اشہر تصانیف اوست و او را در سلسلہ چشتیہ شرف خاص است کہ در سخن تصوف مقلد کسے نیست بلکہ از مکشوفات و تصفیات خود در قلم آورد۔ وفات او بسال یکہزار و بست و چار ہجری مرقوم است ✦

شیخ سلیم چشتی صابری لاہوری

خلیفہ کامل شیخ محمد صدیق لاہوری است جامع بود میان عشق و محبت سماع و شکر و ذوق
فقر مقام بلند و پایہ ارجمند داشت و در حالت سماع بسیار مشغول می بود۔ چنانچہ نوبت بہ بخار
روح بیمار رسید۔ و تا دو سہ روز بحال خود نمی آمد۔ و یاران جلسہ او را تن بچیان میدانستند و
تکفین و تدفین او بہ پرداختند صاحب تصانیف ہم ہست۔ و کلام او از لبس منزہ
و لطیف و شیرین است و نیز اشعار دارد۔ وفات او در سال یکہزار و سی (۱۰۳۰) ہجری رقم نمودہ اند ۔

شاہ اعلے چشتی پانی پتی

صاحب مرتبہ رفیع و مدارج منیع و مرید و خلیفہ شیخ نظام الدین پدر خود است و یک طرفہ
خلافت از حضرت نظام نارنولی کہ سلسلہ او بحضرت شیخ حمید الدین صوفی السوالی خان گوری
منتہی میشود پوشیدہ نبود۔ چنانچہ این بیت گواہ عدل است ؎

نظامش پیر و ہم پدرش نظام است　　نظام در جہان ہر سوے تمام است

و شیخ الہ دیا مرید وے ملفوظ او موسوم بہ بحر الجواہر ترتیب نمودہ است صدر اصل نام شیخ عبد السلام
است و از خدمت مرشد کامل حضرت شیخ نظام نارنولی مخاطب بہ شاہ اعلے گردیدہ
آوردہ اند کہ در اوائل شاہ اعلے چشتی بقید سپاہگری بود و در سلک ملازمان امیر خانخانان
تعلق داشت۔ بعد از یک چند بخت بیدار یاوری کرد۔ و ترک علائق ملازمت گفتہ
بوطن مالوف آمد۔ و باشارت پدر عالیقدر در زاویہ عبادت و گنج و قناعت بنشست روزے
با آنکہ در حجرہ محکم بود بصورت مثال حضرت شیخ نظام نارنول درون حجرہ پدیدار آمد
و گفت کہ قسمت شما نزد ما محفوظ است۔ باید کہ خویشتن را در نارنول برسانی۔ از آن زمان بخیلے
مستی و بیخودی در حال شیخ شاہ اعلے مستولی گشت۔ ہمدران حالت فائز نارنول گردید

بہ سعادت دست بوسی ملازمت حضرت شیخ معزز و مشرف شدے و در اندک اوقات بہ سبیل ظاہر و باطن بہرہ در کامیاب گردید۔ نقل است کہ در خلافت شاہ شیخ اعلی چشتی چاہے بود کہ آب آن قدرے شوریت و تلخی داشت۔ روزے حضرت شیخ چند کاس کہ معروف بہ تبرک آستانہ حضرت خواجہ قطب الاولیا است۔ درون چاہ بینداخت و فاتحہ گفت بعد ازیں کہ آب از چاہ برآمد۔ از بس لطیف و خوشگوار بود و فات آن مایہ برکات در سال یکہزار و دہ و سہ منقول است۔ آوردہ اند کہ بعد وفات وے نزاعے از متعلقان سلطان وقت تعمیر روضہ او بنیاد نہاد۔ بعضے متہم تعمیر در واقعہ دیدند کہ شیخ میفرماند کہ از گرانئے سنگ چبوترہ مزار بچہ تابوت شکست خوردہ و پارہ خشت بپائے من رسیدہ باد امتہم بہ تعمیر واقعہ بہ پرداخت چنانچہ بمواجہ اکابر و اہالی شہر تختہ تابوت برداشتہ پارہ خشت کہ در واقع تا بہ زانوے شیخ رسیدہ بود۔ بدر آوردند۔ در آنوقت کہ انگیہ نعش حضرت شیخ را بچشم حال دیدہ بودند بستم میگفتند کہ ہیچ آسیب نرسیدہ۔ و جلوہ جمال و وجود خط و خال بصورت اصلی برقرار است۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

شیخ صادق گنگوہی چشتی

خلیفہ اعظم شیخ نظام الدین تھانیسری بنجی است در زہد و ورع عدیم النظیر و محسود معاصر بود افغانان را عزیز تر داشت و میفرمود کہ استحکام و اعتبار ایشان در مقدمہ دین بسیار است مریدان او اکثر صاحب تسلیم و رضا بودند۔ چنانچہ شیخ داؤد فرزند ارجمند او را بانعامے چند دون نشان خبث باطن جہانگیر بادشاہ دہلی در حبس شدید نگاہداشت و از غایت صبر متحمل کردو تا مدت دراز در شداید بسر برد۔ وفات حضرت شیخ صادق در سال یکہزار و دہ و شش مرقوم است۔ و تفصیل خلفائے نامدارے ایشت۔ شیخ ابراہیم۔ شیخ عبد الہادی کہ در شاہ آباد است و از سیمائے او آثار انوار و تجلیات طالع و ساطع بودند۔ و گاہے تیر دعائے او ہدف مدعا خطا نکرد۔ شیخ عبد السبحان کہ در سہارنپور [illegible] عظیم الخرق عادت شہرت تمام داشت

از حضرت شیخ صادق یک رسالہ در باب سلوک یادگار است کہ از پس نافع و کارآمد است

سید علی خواص چشتی

مرید و خلیفہ شیخ نظام الدین بھانیسری بود از مشائخ باکمال و مشائخ صاحب حال و مقال و در مقام بلخ بشرف بیعت و مرحمت خلافت مشرف شدہ بود و بعد از تکمیل در ملک افغانستان اقامت گزیدہ و قوم افاغنہ یوسف مریدی معتقد او بسیار بودند۔ و بشیر بحق رسیدند چنانچہ مولانا در روزہ و پسر مرحوم شیخ عبد الکریم در باب فضل و کمال شہرت کلی دارند۔ وفات او در سال یک ہزار و چہل مرقوم است +

حاجی عبد الکریم چشتی

پدرش شیخ مخدوم الملک عبد اللہ انصاری در طریقہ چشتیہ صابریہ مرید و خلیفہ پدر خود است و چون پدر عالیقدرے را اکبر شاہ بادشاہ دہلی از دیار ہند خارج کرد۔ او بہ حرمین شریفین سفر اختیار فرمود۔ شیخ عبد الکریم ہم ہمراہ او بود۔ و مناسک حج بجا آورد و چون در ہندوستان معاودت فرمود۔ پدر عالیقدر او را مقربان سلطنت مسموم کردند۔ و او در لاہور سکونت اختیار کرد و بہدایت خلق و یاد خالق اکبر مشغول گردید و بمرتبہ دیگر ہم روانہ سفر حجاز گشتہ بعد زیارت عتبات عالیات باز بہندوستان آمد خواتین کرام مقتدر شیخ اکثر مشہور میگویند کہ روزے مسمی شیر نام ریشم باف بہ شیخ ملاقی شد و متاسف گفت کہ امسال فرض حج است نیستی ہیچ صورتی کسانیکہ در طواف و ادائے فریضہ حج حاضر باشند۔ شیخ فرمود میخواہی کہ ہمچنان باشی عرض کرد کہ خیر ما گر کرم فرماید ہمہ او لے است۔ شیخ فرمود چشم بپوش ہمین کہ او چشم پوشید خوشحال شد در معیت شیخ در مقام عرفات بدید۔ و بفراغ تمام مناسک حج بجا آورد۔ بہ ثبوت پیوستہ کہ از حضرت چہار پسران بودند۔ اول شیخ یحییٰ۔ دوم شیخ الرحمٰن۔ سوم شیخ عبد الحق چہارم شیخ اعلے حضور از ایشان شیخ یحییٰ از پس مولع و متورع صاحب حال و خدا یوقال بود

وجمعے کثیر بہ تبیض و ارشاد او بمرتبہ اعلے فائز شدند۔ چنانچہ شہرت دارد کہ سمی خیر کہ در فتن ہندی
وراہزنی ید طولے داشت بہ اہتمام کار خود در ہور آمد۔ و بسیار پیروی کرد۔ اما کشود کار دست داد
آخر شبے بہ خانقاہ شیخ یحییٰ جرأت کرد و نقب زد۔ و در اس گاؤ نزد راہ نقب بہ تعمل
بُرد۔ اما چون از نقب بدر آمد۔ قوت بصر نا مساعدت کرد۔ و از رفتن راہ عاجز شد۔ بانتظار
بہ خویشتن بلرزید و از ہمان راہ نقب بہ در دہ نزد اس کرد۔ در گوشہ خانقاہ مایوس البصر
بنشست۔ چون صبح دمید۔ در روشن شد۔ خادمان درگاہ او را دستگیر کردہ بحضرت
شیخ حاضر آوردند۔ و او ہمہ احوال بے کم و کاست ظاہر کرد۔ حضرت شیخ بنظر ترحم
کہ مقتضائے صفت صاحبدلی است۔ دست حق پرست بر چشم او مالید۔ بفور نقد بصر
کامل العیار گردید۔ و دیدۂ بینا یافت۔ و در سلک مریدان شیخ منسلک گردید۔ تا مآب قبار
شد۔ وفات شیخ عبد الکریم در سال ہزار و چہل و پنج مرقوم است +

مولانا درویزہ پشاوری حشتی

مرید خلیفہ میر سید علی غواص است جامع علوم ظاہر و باطن بود۔ و بسیار ولایت شیخت و مناقب
تدریس و تسلیم مستور داشت۔ و در استیصال روافض و ملاحدہ بسیار میکوشید۔ و با اکثر
روافض و ملاحدہ مباحثہ کردہ الزام داد چنانچہ تفصیل این اجمال در کتاب مخزن الاسلام
بشرح و بسط مرقوم است و صاحب معراج الولایت بر کتاب مذکور حاشیہ نوشتہ است۔ و
بشرح مکلمات الوافیات موسوم ساخت۔ وفات مولانا درویزہ پشاوری بسال ہزار و
چہل و ہشت مرقوم است رحمۃ اللہ تعالیٰ

مولانا عبد الکریم حشتی

فرزند مولانا درویزہ پشاوری در خلیفہ میر سید علی غواص است در سنہ تا تکمیل

از پدر خود یافت۔ و او را آخوند کریم داد نیز گویند۔ و او هم این نام را اختیار کرده بود در کار شریعت بسیار احتکام داشت۔ از مقال او کتابچه کتاب مخزن الاسلام منتج است علوما یا و ظاهرا و باهرا و در کتاب خلاصه بیان حق الخلاص نوشته از منقول است که بزرگات و شخصے قصد امتحان هر دو بخش او آمد۔ چون بر دو بیش نظر کرد تبسم فرمود و این علامت قطبیت رقم نموده اند۔ وفات او در سال یکهزار و هفتاد و دو هجری مرقوم است رحمة الله تعالے علیه +

شیخ پنجو چشتی

از مشائخ کاملین وقت بود۔ و در عبادت و محبت سرگرم و بسیار رو بطریق مولانا در روزه پشاوری شعار داشت۔ و در تسلیم و تعلم سر و کار۔ و اشعار هم میگفت۔ و شیخ جمالاک و شیخ شاه جهانپوری و غیرهما کثرها از خدمت او استفاده کرده و فیض ها دریافت وفات او در سال یکهزار و بفتاد و سه مرقوم است +

شیخ ابو الخلاق چشتی

انا کار روزگار و مشائخ باوقار است و ارادت و محبت او به شیخ سلیم صابری چشتی متیقن۔ صاحب زهد و کمال و اهل فرع بود۔ تمام عمر در ریاضت و ارشاد و هدایت بسر برد وفات او در سال یکهزار و یک صد و هشت مرقوم است +

میران شاه بهیکه چشتی صابری

از مشائخ پایه بلند و مقام ارجمند بود۔ و سلسله عالیه وے بچند واسطه به شیخ احمد عبد الحق ردولی منتهی میشود صاحب جذب و وجد و سماع و عشق و محبت۔ و با اصحاب و نیاز سر و کار داشت و اشعار بزبان هندی متضمن به حقائق و معارف بسیار گفت وے امریدان و مبتدیان صاحب حال و مقال بسیار بودند۔ شیخ اعلم الدین جالندهری از اشهر خلفائے اوست۔ و نواب بکهاری خان از مریدان اوست و مشهور است که نواب مذکور در اوائل حال مفلس و محتاج بود۔

بالآخر بہ برکت دعائے شیخ۔ شاہ بھیکہ ہمکنار عروس دولت و کامرانی گردید بقول ضعیف وفات
او در سال یکہزار و یک صد و بست و پنج مرقوم است رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ +

شیخ محمد سعید چشتی صابری

سرمست خمخانۂ کشف و تحقیق بود۔ در شہر قصور من مصنفات لاہور سکونت داشت اوائل حال بہ مزدوری
محنت و معاش میکرد۔ روزے بار غلہ بر پشت گاؤ مے برد۔ اتفاقاً پالیش بلغزید و بشکست
و غلہ کہ بر پشت گاؤ بار کردہ بود بہ بیفتاد۔ حالا در بیابان کہ پر از شور و فساد بود۔ نہ مجال
ماندن داشت۔ نہ یارائے رفتن۔ چون نزدیک شب بہ کمر رسید۔ بہ یک ناگاہ سوائے مرقع پوش
از پنہائے مرغزار نمودار شد۔ او در اضطراب افتاد۔ دو آنست کہ کسے بہ قصد نہیب و
تاراج مے آید۔ چون سوار نزدیک تر شد بہ نوک نیزہ کہ در دست داشت بر جراحت پائے
گاؤ اشارت کرد پائے گاؤ درست گردید۔ و نیز بہ اشارہ نوک نیزہ باز بر زمین افتادہ را بر پشت
گاؤ محکم بنہاد۔ روان شد۔ بمشاہدہ آنعینی شیخ محمد سعید از جائے خود بدوید۔ و دست ارادت
در رکاب سوار زدہ چشم و روبر پائے او مالیدن آغاز کرد۔ و بہزار تضرع و الحاح بدریافت
نام نامی و اسم گرامی التماس کرد۔ فرمودند کہ نام من علی ابن طالب اسد اللہ الغالب است این
بفرمود و از چشم مردم نہان گردید۔ ازان روز شیخ محمد سعید ہر چہ داشت در راہ حق ایثار کرد۔
و بعبادت و ریاضت و محنت و محبت شعار و زید و بسلسلہ چشتیہ صابریہ ارادت آوردہ
در اندک زمان از مقبلان درگاہ الٰہی شد۔ خرق و کرامت او بسیار و مشہور شہرہ و دیارات
و سلسلہ عالیہ او بچند واسطہ بہ شیخ جلال الدین تھانیسری منتہی میشود۔ وفات در سال
یکہزار و دو صد و چہاردہ ۱۲۱۴ مرقوم است +

مولوی غلام مصطفےٰ چشتی صابری

در طریقہ چشتیہ بزرگ صاحبدل و مستجاب الدعوات و در علوم ظاہر و باطن رفیع الدرجات سلسلہ ارادت او بچند واسطہ بشیخ شمس الدین ترک پانی پتی مے پیوندد و وفات وے در سال بحذف دو صد و شصت و ہفت مرقوم است۔ و سید شاہ چراغ سبزواری از خلفائے وے در لاہور بود۔ مرد میدان نبرد و محنت و خوش حال و صاحب کمال است +

شاہ بہلول چشتی صابری

خلیفہ بزرگ حضرت شاہ بھیکہ چشتی صابریست صاحب علم و فراست و فہم و کیاست بود۔ واز معقول و منقول بہرہ وافی داشت۔ صاحب تصنیف است و صحبت مناظرہ و مباحثہ او بہ مولوی جان محمد ترک اکثر اوقات بود و وفات او در سال یازدہ صد و ہفتاد منقول است +

شاہ لطف اللہ صابری

از مریدان و ملتزمان میران شاہ بھیکہ چشتی صابریست مسکن او انبالہ من مضافات پنجاب بود۔ از زمان طفولیت تربیت و تکمیل بخدمت پیر روشن ضمیر بہم رسانید و کتابے مشتمل بر احوال شیخ موسوم بہ ثمرۃ الفواد ترتیب داد۔ وفات او در سال یازدہ صد و ہشتاد و ند کور ست +

سید علیم اللہ بن سید عتیق اللہ

زادوبوم او قصبہ جالندھر از توابع پنجاب است۔ مرید شاہ ابو المعالی و خلیفہ میران شاہ بھیکہ صابری ست۔ وے را تصنیف بسیار بود۔ و در تنظیم کلام ہم مہارت تمام داشت۔ خلیفہ او

شیخ عبداللہ۔ در احوال شیخ کتابے موسوم بہ اسرار العلیم جمع نمودہ است وفات در سال دوازدہ صد و دو مذکور است +

سید علیشاہ چشتی صابری

خلیفہ سید علیم اللہ بود و بعد وفات بر مسند مشیخت تمکین یافت و عمر گران مایہ در تلقین ہدایت ارباب ارادت بسر برد۔ وفات او در سال دوازدہ صد و سیزدہ منقول است +

شیخ خیر الدین مشہور بہ بیرشاہ

خلیفہ شیخ سلیم چشتی لاہوری است۔ در آخر عہد خود بوالے مشیخت برافراشت بہ سماع و وجد در اقصے الغایت غلو داشت۔ و بمہمانی فقرا بسیار اہتمام میکرد۔ مریدان بسیار بوند وفات او در سال دوازدہ صد و بست و شش منقول است۔ و در لاہور مدفن دارد +

حافظ موسی چشتی مانکپوری

از ملتزمان سلسلہ میران شاہ بھیکہ و خلیفہ ارجمند شیخ اعظم چشتی است در بولہ سودائے آگہی و خمار بادہ حقیقت ترک علائق عالم اسباب گفتہ در زاویہ عزلت و کنج عبادت نشست و بتکمیل کمال و تربیت حال کسے سبقت نبود۔ در جذب و تسخیر پایہ عالی داشت در عالم تحیر و تواجد بر ہر کسے کہ نظرے انداخت بسوئے خود میکشید و از جاے ربود۔ وفات او در سال دوازدہ صد و چہل و ہفت مذکور است +

غلام معین الدین عرف شاہ خاموش

مرید و خلیفہ حافظ موسی مانکپوریست بسیار عبادت و ریاضت بعمل آورد۔ و عمر گرانمایہ در

دیار دکن صرف نمود۔ امرا و اعیان آن دیار۔ دیرا از بس عزیز و محترم داشتند و بخیرات و مبرات توکل و عسرت او بہ کامرانی و شادمانی ہمقرین می نمودند۔ بعد وفات او مقبرہ عالی بر سر مزار بنا نمودہ اند۔ و دروازہ بہشتی از پاک پٹن آوردہ در حوالے مزار نصب نمودہ۔ والحال بر جادۂ مشیخت او سید محمد ہاشم چشتی صابری کہ بشرف بر ادرزادگی ہم امتیاز دارد۔ صاحب مقام اوست مرد پاک طینت زیبا منظر است و بہ صفت حسن اخلاق موصوف۔ اکثر در خدمت درویشان میگزراند۔ و بہ اسباب دنیا زیاد رغبت ندارد ✦

اصل دوم باب سوم از سلطان التارکین صونا گوے چشتی

سالک مسالک تفرید و توحید عارف معارف توکل و تجرید شمع سبستان صدق و تمکین شیخ حمید الدین قدس سرہ العزیز نسب پاکش بحضرت سعید بن زید میرسد۔ او از عشرۂ مبشرہ بود۔ روزے حضرت خواجہ بزرگ را او قاتے خوش بود۔ بہ اہالی و موالی خدمت ارشاد فرمود کہ امروز دست دعا دراز و در اجابت باز است۔ ہر کسیکہ از دنیا و دین چیزے مطلوب دارد بر زبان آرد۔ یکے دنیا طلبید۔ و دیگرے عقبے خواست۔ الگہ کہ حضرت خواجہ بزرگ بسوئے خواجہ تارکین توجہ فرمود التماس نمود کہ غیر از رضاے حضرت خواہش دیگر نیست۔ باستماع این معنی حضرت خواجہ بزرگ از بس خوشدل و مسرور گشتہ فرمود التارک الدنیا و الفارغ العقبے ازان روز خواجہ حمید الدین بہ سلطان التارکین ملقب شد خواجہ تارکین در تربیہ سوال مضاف ناگور داشت روزے خواجہ بزرگ معین الاولیا فرمودند کہ اولاد معین الدین و حمید الدین یکیست۔ و این فرمان قبل از پیوند خویشی بود و ہمچنان بظہور آمد۔ تفصیل این اجمال در ذکر اولاد حضرت خواجہ بزرگ بمعرض مقال خواہد آمد ان شاء اللہ تعالے۔ خواجہ تارکین را تصنیف بسیار بود۔ میفرمود سلوک را مرتبہ اول انیست کہ از ہر دو جہان فارغ باشد و مقصود انیست کہ خود نماند راہے

درپیش است از بس تاریک۔ آنا از مطلع وحدت ماہ منیر طلوع کردہ اند۔ برخیز۔ و دولت جاوید دریاب۔ و بستر استراحت بگذار۔ ادعائے محبت کسے را میزید کہ ہوس لایعقل و چشم را بخواب آشنا نکند۔ پرسیدند کہ در طریقت و شریعت امتیاز چیست۔ فرمود شریعت غیر طریقت و طریقت غیر شریعت تن بجان است۔ اصل ہر دو یکیست۔ خواجہ تارکین را با شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی در باب سلوک و فقر مراسلات و مکاتبات بسیار بودند و شیخ بہاء الدین ہر چند بہ تحریر جوابات وے پرداخت۔ آنا از عہدۂ جواب آن برنیامد و بالآخر بعجز و اعتراف گرائید۔ او را تصانیف بسیار است و اشعار نیز دارد۔ و اشہر تصانیف او۔ اصول الطریقہ است آوردہ اند کہ او را در موضع سوال قریب دو طناب زمین بود کہ بہ ترش پرداختہ وجہ معیشت میکرد۔ کفاف اندک و عیال بسیار داشت۔ او صاحب مقامات علیہ و کرامات جلیہ و براہین زکیہ بود۔ در تجرید و تفرید قدم مستحکم داشت ہمت عالیش از دنیا و عقبے رفیع تر بود۔ و در ادراک تصوف مقام عالی۔ و در توحید مکان منیع ست و از متقدمین مشائخ دیار ہند بود عمر طویل یافت و معین مودکہ بعد از فتح دہلی و لادت اول کہ بخانۂ مسلمانان بوقوع آمد میسنم و از زمان حضرت خواجہ بزرگ تا اوائل سلطان المشائخ شیخ نظام الدین محبوب الاولیا قدس سرہ در صدر حیات بود۔ و سلطان المشائخ کلمات او را از تصنیفات او انتخاب نمودہ بدست خود نوشتہ و از ان صاحب سیر الاولیا نقل کردہ است۔ و آن ہیست اول مرتبہ از مراتب راہ علم ست علم باید کہ بے علم عمل درست نہ آید۔ دوم مرتبہ از مراتب طریقت عمل است کہ بے عمل نیت را وجود نباشد۔ سوم مرتبہ از مراتب درگاہ نیت است کہ بے نیت صحیح عمل خبر باطل آید چہارم مرتبہ صدق است۔ اگر صدق نباشد عشق روے ننماید۔ پنجم مرتبہ عشق است اگر عشق نباشد توجہ درست نہ آید۔ ششم مرتبہ توجہ است۔ اگر توجہ نباشد سلوک نہ آید ہفتم مرتبہ سلوک است۔ اگر سلوک نباشد در پیشگاہ نکشاید ہشتم در پیشگاہ کشادہ باید

تا مقصود روے نماند الغرض از کلمات فیض آیات ادبیاران ان اہل سلوک و فقر ذوقے وحلاوتے دارند۔ وفات خواجہ تارکین در سال ششصد و ہفتاد و سہ تاریخ بست و نہم ربیع الثانی بوقوع آمد۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ مرقد مطہر و مدفن پاکش در قصبہ ناگور بجائے خواص و مرجع عوام است۔ و خواجہ تارکین را پسرے بود شیخ عبد العزیز نام خرقہ خلافت از پدر بزرگوار خود پوشید۔ و بعین جوانی در حالت سماع برفت۔ میگویند کہ روزے مجلس سماع برپا بود۔ و قوالان بر این تکرار میکردند ؎

فائدہ در گفتنِ بسیار چیست　　جان بدہ و جان بدہ و جان بدہ

شیخ عبد العزیز نعرہ بے اختیار زدہ فرمود۔ دادم۔ دادم۔ دادم و جان بحق تسلیم نمود۔ او را سہ پسران بودند۔ از انہا حضرت شیخ فرید بر مسند ارشاد تمکین فرمود و از اولاد پاکش بسا فرید عصر و وحید دہر بوجود آمدند تاریخ وفات شیخ عبد العزیز ششصد و ہشتاد و یک ہجری است

شیخ فرید الدین بن شیخ عبد العزیز

خرقہ خلافت از خدمت جد اعلی خواجہ تارکین می یافت عالم با عمل و فقیہ بے مثیل بود روز و شب بمجاہدت و ریاضت اشتغال مے نمودند سینہ را نمدار محبت و جگر بر شتہ آتش مودت داشت تذکرہ سرور الصدور از ملفوظات خواجہ تارکین جمع کردہ اوست عمر شریفش قریب بصد سال بود۔ بزمان محمد تغلق بادشاہ بہ دہلی رفتہ بود۔ و ذالنجا لجالم مستی بادہ محبت دور افتادگی و شوق زیارت مرقد جد پاک خود معاودت کرد در سال ہفتصد و پنجاہ و دو از ین جہان فنے بنیان درگزشت ؛

شیخ مخدوم کبیر چشتی

اولاد پاک شیخ فرید الدین نبیرہ حضرت خواجہ تارکین است صاحب حالات علیہ و کرامات جلیہ

جامع علوم منقول و معقول حاوی آئین فقه و اصول صاحب تصنیف کتاب ضوء مصباح السالکین کافل نام از فیض بخشش کامیاب گشته بمقام اعلی رسید و آئین هدایت و ارشاد از وجود با وجودش آرائش و التزام زیبا یافت بالآخر بجهت تفرقه که از دست بُرد کفار در نواح ناگور روی داد و بر جمهور اهل اسلام استداد و بیداد غلبه کرد ترک سکونت ناگور نموده به گجرات رفت و همونجا بتاریخ پنجم ربیع الاول سنه هشتصد و پنجاه و هشت ازین جهان بیمدار بدالقرار رحلت فرمود۔ رحمة الله علیه ✦

مخدوم خواجه حسین ناگوری چشتی

بسیار بزرگ بود۔ میان شرع و طریق و کشف و تحقیق جمعیت تمام داشت جمهور خلائق بر ولایت و عظمت او اتفاق است گنجینه اسرار الٰهی و خزائن انوار رسالت پناهی در نهاد خانهٔ دانش متمکن و مامون بود موصوف و مشهور است بزهد و ریاضت و اتقاء و از اولاد شیخ فرید الدین نبیرهٔ خواجه تارکین است و بخدمت حضرت شیخ کبیر در ولایت گجرات سالها بسر بُرد۔ و بعد از اکتساب علوم و حصول خلافت بوطن مالوف معاودت فرمود۔ و در آن ایام که از چیره دستی بیکر پرستان حوالی دار الخیر اجمیر مسکن و دوام گشته بود۔ و از آثار اسلام و اهل اسلام علامتے پیدا نبود۔ مدتے مجاورت روضهٔ منیفهٔ خواجه بزرگ معین الدین چشتی اختیار کرد۔ و بعبادت و مجاهدات مشغول شده من بعد باشارت روحانیت حضرت خواجه بزرگ باز به ناگور آمد و بتعلیم علوم دین و تلقین ارباب یقین سعی موفوره بجا آورد۔ از تصنیفات او یادگار بسیار است تفسیر نور النبی و رسائل و مکتوبات وغیره و نیز سوانح شیخ احمد غزالی را شرح نموده است۔ و اما حضرت صدر النبوت سید کائنات علیه الصلوٰة و السلام بدرجه غایت محبت بود و هر چه داشت از خانه و باغ و جاه همه را در تسمیه نسبت حضرت صلے الله علیه وسلم وقف نمود و

نقل است کہ او روزے مجلس جد بزرگوار خود ترتیب دادہ و طعام بمردم قسمت نمودہ
بود و حصہ خود بانتظار افطار نگاہ داشت ناگاہ چہار تن از عالم غیب آمدہ یکیک
ایشان را نشناخت و آمدند ہر یک بہ مرض خدام مبتلا بآن حدیقہ ریم و خون
از ابن انگشتان میچکید و طعام طلب کردند مخدوم خواجہ حسین قسمت خود را بذل فرمود
و آن ہر چہار تن بادائے نامطبوع خوردن آغاز کردہ بتقبیل آنحضرت مخدوم مشروکردند
و او کہ غلبہ حال و طلب کمال داشت بلا اکراہ بطیب خاطر متوجہ و مائل شدہ ہمہ را درکشید
آوردہ اند کہ از ہمانروز بر حضرت مخدوم فتح الباب گردید۔ نقل است کہ مخدوم خواجہ حسین
جامہ کہن و شوخگن میپوشید۔ و تبرک و تجرید زندگی میکرد۔ بیش از دو جریب قطعہ اراضی
نبود کہ بترددش می پرداخت۔ و وجہ معیشت میکرد۔ کفاف اندک و عیال بسیار داشت
اما بہ نذور و فتوح مائل نمے شد۔ و از اسباب دنیا نفرت و با توکل و عسرت رغبت
میکرد۔ روزے در حالت سماع او را تواجد و تحیر درگرفت و بیخودانہ روے بسوئے صحرا
نہاد۔ قوالان ہم در عقبش میرفتند چون بکنار حوض کہ بیرون ناگور واقع است
فائز شد۔ بر صورت حال نیندیشیدہ بالائے صفحہ آب روان گردید۔ اما اثرے
از نداوت آب بر قدم پاکش پیدا نگشت صاحب اخبار الاخیار مے آرد کہ سلطان
ماندو۔ را با حضرت شیخ عقیدت و ارادت بسیار بود حتے کہ نادیدہ جمال در آتش
تمنائے وصال می سوخت و میخواست کہ حضرت او را مہمان کنند۔ اما حصول
این موہبت گرامی موقوف بے وقت بود۔ روزے یکے از باریابان انجمن سلطنت و
ارکان دولت بعرض سلطان رسانید کہ مخدوم خواجہ حسین را با حضرت صدیقہ النبوت
علیہ التحیہ و السلام محبت و تولا بمرتبہ کمال است اگر بہ پیرایہ زیارت مرے مبارک
پیغام طلب بحضرت شیخ فرستادہ شود۔ البتہ حصول مدعا قرین قیاس است۔
سلطان کہ والہ دولت پابوس و ستمند مقدم حضرت مخدوم بود ہمچنان کرد و

بشارت زیارت روے مبارک باشارت مقدم خیر بحضرت مخدوم رسانید بمجرد
وصول ادراک ایشان حضرت مخدوم بہ حمایت شوق پاے طلب در وادی
صعوبت و سفر نہاد و راحت و استراحت را ترک دادہ ہمہ تن اشتیاق و ہمہ چشم انتظار
تا بہ ماندور سید۔ و با آنکہ از مصاحبت سلطان مدام ابا و انکار میکرد مضطر بانہ بایوان
بادشاہ در آمد۔ و جائیکہ روے مبارک نگاہ داشتہ بودند۔ بر ہمونی جذب کامل و ارادہ صادق
خود را رسانید و تحیتہ و سلام گفتن آغاز کرد۔ ہمین کہ لفظ تحیتہ و سلام از لب معجز
نظام بر آمد۔ روے مبارک از خود پرید۔ و بر کف دست حق پرست حضرت مخدوم
نزول کرامت فرمود۔ آوردہ اند کہ سلطان ماندو ہر انچہ کہ بطریق ندور و فتوح بحضرت
مخدوم گزرانیدہ بود۔ ہمہ را در تعمیر قبہ شریفہ حضرت خواجہ بزرگ صرف نمود و از بقیہ
آن دروازہ بلند در آستانہ جد اعلی حضرت خواجہ تارکین بنا کرد۔ صاحب
سیر العارفین و اخبار الاخیار۔ و گلزار ابرار۔ و سیر الاقطاب۔ و مراۃ الاسرار۔ و
مونس الارواح۔ و اکثر ناقلان آثار و اخبار چشتیہ نقل کردہ است کہ وقتیکہ ارباب
عناد و فساد نسبت حضرت خواجہ تاج الدین بایزید بزرگ از اولاد حضرت خواجہ بزرگ
از اولاد حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا بزمان سلطان محمود خلج انکار کردہ بودند
و سلطان خلج در بارہ تفتیش ایشان در پرسش باز کردہ۔ ہمین مخدوم خواجہ حسین
ناگوریست کہ بالتفاق رستم اجمیری و دیگر اکابران ستودہ حال و بزرگان صدق مقال
بدیوان سلطان ادائے شہادت کردہ بود کہ حضرت تاج الدین بایزید بزرگ
لا ریب فیہ از نبائر پاک خواجہ قیام الدین بن خواجہ حسام الدین سوختہ بن خواجہ
فخر الدین بن شیخ الاسلام خواجہ معین الحق والدین حسنی الحسینی چشتی سنجریست قدس اللہ
اسرارہم۔ چنانچہ تفصیل این اجمال در ذکر اولاد و احفاد حضرت خواجہ بزرگ رضی
رحمۃ اللہ علیہ در گزارش نگارش آمدہ است تاریخ وفات حضرت مخدوم در سال

نهصد و یک هجری نوشته اند در آستانه عالیه خواجه تارکین مدفون است رحمة الله علیه و اعلاد پاک او در قصبه ناگور و حوالی و مضافات آن سکونت دارد - و تا الآن بنا بر ایران شیخیت و ارشاد بذات ستوده نهاد ایشان محکم و برقرار است +

شیخ خانو گوالیاری چشتی

از مریدان خویش نهاد خواجه مخدوم حسین ناگوریست از فحول صفیا نام آوران عهد بود و بشرف ریاضت و عبادت تشریف داشت و نیز خرقه خلافت از شیخ اسمعیل خلف شیخ حسین مرست دارد - علاوه آن از روح پر فتوح حضرت شیخ الاسلام معین الاولیا خواجه بزرگ استفاده میکرد - و ارادت و اعتقاد بمرتبه کمال داشت شیخ نظام نارنولی و شیخ اسمعیل برادرش از وی شرف خلافت یافته اند - وفات او بقول صاحب شجره چشتیه در سال نهصد و چهل و هفت منقولست - والله اعلم بالصواب +

شیخ احمد مجد شیبانی چشتی

شیخی بود جامع معقول شرع و اصول و بمدرجه غایت مولع و متورع بود - و در علوم صوری و معنوی تلمیذ و مرید خواجه مخدوم حسین ناگوری است - و نیز از خدمت حضرت خواجه تاج الدین[1] بایزید بزرگ فیضها برده بود - آورده اند که در سر آغاز آگهی بعمر بیست و ده سال از انواع علوم درس میگفت - مولد او نارنول و منشاء او اجمیر - و مدفن او ناگور است - پدر بزرگوارش قاضی مجد الدین بن قاضی تاج الافضل بن شمس الدین شیبانی از اولاد پاک امام محمد شیبانی شاگرد و هم صحبت امام اعظم ابو حنیفه کوفی بود رحمة الله علیه شیخ احمد مجد با قوت علمی در مباحثه و مناظره به اوائل حال غلو داشت - اما بعد از انکه

---

[1] - سیرة حضرت خواجه بزرگ معین الاولیا است ۱۲

بخدمت خواجہ محمد دوم حسین رجوع کرد۔ از سر سودائے شیخوخت قیل وقال درگزشت و
بہ اجمیر آمد و ہفت سال در آن مقام عرش احترام بزہد و ورع و نہیب و تارا ج
نفس نافرجام اشتغال ورزید۔ او را با اہلبیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بمرتبہ
کمال محبت و ارادت بود۔ چنانچہ در عشرہ محرم الحرام و آغاز ماہ ربیع الاول تا دوازدہ
یوم جامہ شستہ و سفید نپوشیدے و در لیالی این ایام بر بستر خاک استراحت کردے
و در مقابر سادات اعتکاف داشتے۔ و ہر روز علے قدر مقدور بنظر ثواب ارواح پاک
رسول و اہلبیت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جنس طعام بفقرا و ایتام و مساکین رسانیدے
و بگریہ ہائہائے و فریاد و آہ سرد کار داشت۔ گویند کہ واقع کربلا را بچشم حال دیدہ
و علاوہ آن اعراس صحابہ کرام و اولیائے عظام مدام بیوم وفات ایشان
ترتیب میداد و بسماع بسیار راغب بود و دست میداشت آثار رقص میکرد
و در مجلس سماع و در غذا ہمچو شیر ولیر نشست۔ قال اللہ و قال الرسول ہا ئین
عظمت و ہیبت بسیار گفت۔ و با اہل جنون و جذب اعتقاد و اثق و ارادہ صادق
داشت و در مقام تعظیم و تبجیل خود باکراہ نظر میکرد۔ و احیانا اگر کسے را مے شنید
کہ او حضرت ختم النبوت علیہ الصلوٰۃ والسلام را در واقعہ دیدہ است پیش آن
با ادب تمام مے نشست و ماجرائے خواب بکمال شوق اصغا نمودہ بر دست و پائے او بوسہ
میداد و مضجع او را باحرمت تمام مے نگریست و خاک آنجا بر چشم و روے مالید و اگر
کسے با سئیے دعوے و خصومت بودے بمنت و سماجت تصفیہ میکرد و در ان
زمان کہ او اجمیر مغلبہ کفر و سطوت کفار پیدا آمد۔ و ناسا نگاہ گبر عظیم بود قلعہ
اجمیر مسلط گردید۔ پیش از ہفت یوم ازین واقعہ باشارت حضرت خواجہ بزرگ۔ ہمین
شیخ احمد مجد اعلان نمود بود کہ یکچند بر این شہر نظر قہر جلال است۔ فرمان حضرت
خواجہ بخیر است کہ جملہ مسلمانان از شہر بدر آیند۔ چنانچہ بروز دوشنبہ سال ہفصد و بست و دو

جماعه اهل اسلام از حصار اجمیر بدر فرستند و سانا ساگا تاخت آورده نهیب و تاراج پرداخت آورده اند که در انوقت از اولاد حضرت خواجه بزرگ شیخ معین الدین ثالث بن شیخ الدین بایزید خورد پنجساله عمر داشت غلام و پرستاران او را از اجمیر ناگور برند - و او بحمایت نیکان و نیکوکاران حضرت خواجه تارکین مصون و محفوظ ماند - و فتن ناگور بجهت این بود که شیخ معین الدین من الام نبیره خواجه تارکین بوده است - زیرا که پیوند خویشی حضرت خواجه مخدوم حسین ناگوری با حضرت خواجه تاج الدین بایزید بزرگ باقوال مستند و معتبر ثابت و صادق است - نقل است که چون شیخ احمد محمد هنگام نیم شب بروضه منیفه خواجه بزرگ می آمد - خود بخود فتح الباب میشد - شخصی بنظر امتحان خواست که بمعیت شیخ احمد درون روضه عالیه درآید - نتوانست در - او را تنگ تر گرفتند و او بهزار گریه و زاری توبه استغفار گفته ازان بند عظیم رستگاری یافت - نقل است که شیخ احمد بعمر شصت و ده سالگی راجه اجمیر بود - و بعمر هشتاد سال رخصت شد - و قصبه ناگور بجوار رحمت ایزد متعال فائز شده در روضه خواجه تارکین مدفون گشت رحمة الله علیه *

شیخ نظام ناربولی چشتی

به کسب ریاضت و عبادت بمرتبه ارشاد و هدایت رسیده از اقران صاحب کمال همه تن غرق بحر محبت و همه چشم حیرت جمال و در دو محنت بود خرقه خلافت از حضرت شیخ خانو کالیاری یافت و تا مدت چهل سال آئین رشد و ارشاد بدستیاری او زینت تازه و آرایش بی اندازه پذیرفت - و جماعت کثیر بطل حمایتش بهره و رشد و حق رسید - او بهر سال بخدمت مرقد قدسی آیات حضرت خواجه قطب الدین قطب الاولیا مشرف میشد - و در انجا بغلبه محبت و وفور ارادت بزیارت آستانه عالی هندالولی حضرت خواجه بزرگ میرفت و از حضرت حق سبحانه تعالی شانه او را در زمان و زمانیان

غیر قبول حاصل بود و نیز شیخ اسمٰعیل برادر شیخ نظام از بندگان خدمت شیخ خانو گوالیاریست۔ در سال نهصد و نود بمضجع جنان استراحت فرمود۔ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ اختیار الدین چشتی

نام گرامی اول اختیار خان بود۔ چون بمساعدت بخت زیارت مرقد بابرکت حضرت خواجہ بزرگ میسر آمد۔ و در آستانۂ عالی معتکف ماند۔ بعد از یک چند باشارت و بشارت حضرت خواجہ بزرگ متوجہ بہ نارنول شد و بخدمت شیخ نظام حاضر شد بدید کہ شیخ بر فراز چارپایہ سرنگون و مخزون نشستہ است۔ چون انچنین مشاہدہ کرد در دل اندیشید کہ ہر آنکس کہ بحال خود مبتلا باشد بہ حمایت و مراقبت دیگران چگونہ خواہد پرداخت۔ شیخ بہ نور باطن و قوت مکاشفہ سر برآورد و فرمود۔ بیا و نیک بیا کہ فرستادۂ حضرت خدیو مشرب چشت حضرت خواجہ بزرگ بودہ حسب حال را باندیشہ بیجا در معرض توقف مفگن۔ شیخ اختیار الدین با تشباہ امینی از خود برفت و باندک نظر عطوفت و عنایت حضرت شیخ از مقبولان درگاہ اسلان حق گردید۔ و بعد تکمیل کمال و تربیت حال خرقہ خلافت و سند ارشاد و اجازت از حضرت شیخ نظام گرفتہ اعزاز خصمت دریافت و بوطن مالوف کہ در حوالی کالپی بود معاودت کردہ در سال یکہزار و یازدہ برحمت حق پیوست +

شاہ اعلے چشتی پانی پتی

صاحب مدارج اعلے و مراتب برتر بود۔ و خرقہ خلافت از پدر خود شیخ نظام الدین داشت و ہم از شیخ نظام نارنولی خرقہ و خلافت دریافت +

نظامش پیر و ہم پدرش نظام است نظام دو جہان بر وے تمام است

و شیخ اللہ دیا مولف سیر الاقطاب کتابے از ملفوظات و منقولات وے موسوم بہ جواہر الاولیاء جمع نمودہ است۔ نام گرامی اُو عبد السلام بود و از خدمت شیخ نظام نارنولی رحمۃ اللہ علیہ چشتی ہوسوم شد میگویند کہ اُو بحوالی خطیرہ شیخ شمس الدین ترک پانی پتی در حجرہ معتکف بود بیک ناگاہ پسر شیخ جمال نارنولی پدید آمد و گفت کہ حصہ باطن تو محفوظ داشتہ ام در نارنول بیا و دریاب۔ ہماندم شاہ اعلے در حالت سکر و بیخودی بہ نارنول رسید و فیض صوری و معنوی ہر انچہ تقدیرش بود دریافت از شاہ دو پسر پوند۔ شاہ منصور و شاہ نور۔ اما پیش پدر بر رحمت حق پیوستند رحمۃ اللہ علیہ

شیخ اسمعیل چشتی نارنولی

برادر و مرید شیخ نظام است و خلافت و اجازت ہم دارد۔ خواجگی نام فقیر مے ریاو صوفی ہا صفا از مریدان خدمت اُو است۔ دیگران از خوان نعمتش بہرہا گرفتہ و ذوق تازہ و حلاوت بے اندازہ یافتہ اند۔ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ کمال الدین حسین بن خالد اجمیری ناگوری چشتی

فراوان دانش و بینش داشت از خدمت شیخ ابراہیم اکتساب کمالات صوری و معنوی نمودہ خرقہ خلافت دارد۔ او خلیفہ شیخ عبد العزیز ناگوری است۔ او خلیفہ شیخ فرید الدین ناگوریست و او از احفاد و خلفائے شیخ حمید الدین سوالی است قدس اللہ اسرارہم۔ بر سخن آنند کہ خالد از نژاد معینہ است۔ تفسیر فرید الدین کہ بسیار فراوان نکات و وجوہ تفاسیر است و اصول انوار در تذکرۂ ابرار مشتمل بر بیان گزارش احوال و انساب مشائخ چشتیہ معینہ تصنیف او است۔ و در احوال خویشتن ہمین برنگاشتہ کہ خالد از کمترین مریدان خواجہ بزرگ معین الاولیا است۔ اما از نسب خود سخنے نگفت

مولانا عالم کابلی در تذکرہ خود آوردہ کہ من در اجمیر شیخ عبدالقادر بن شیخ ابوالفتح را کہ نبیرہ خواجہ معروف بن شیخ حسین بن خالد است ملازمت کردم۔ واز تحقیق نسب او فرمود پدر کلان ما بہ چہار واسطہ بہ شیخ حمید الدین سوالی میرسد +

مولف

کسیکہ شیخ کمال الدین را از اولاد معین الاولیا خواجہ بزرگ معین الاولیا پنداشتہ شاید از بیخبریت بودہ باشد کہ از اولاد پاک خواجہ بزرگ ہم یکے شیخ کمال الدین حسن شیخ احمد بود کہ خلف الرشید حضرت نجم الدین بن قیام الدین بابر بال است و یکیاں اجرا بجہت تجنیس و توحد نام جملہ گزارش در بر گرفتہ باشد۔ اما شیخ کمال الدین را کہ از مریدان شیخ ابراہیم در سلسلہ خلافت خواجہ تارکین شیخ حمید الدین صوفی السوالی ناگوری نوشتہ اند الحق از اولاد و احفاد شیخ حمید الدین صوفی السوالی ناگوریست و این گزارش بہ درستی مجعل است چنانکہ مولانا عالم کابلی در تذکرہ خود حوالہ او و نبیرا یعنی از شجرہ انساب اولاد و احفاد خواجہ تارکین شیخ حمید بن بمعرض تصدیق مے پیوندد۔ کذا فی مناقب الحبیب۔ کمال الدین بن شیخ عبدالقادر بن شیخ ابوالفتح بن خواجہ معروف بن خواجہ مخدوم حسین بن شیخ خالد بن شیخ

سلہ فائدہ۔ پدر کلان اشارت است بہ شیخ خالد کہ سلسلہ نسب او تا بہ خواجہ تارکین چہار واسطہ دارد۔ شیخ خالد بن نظام الدین بن شیخ محمد بن عبدالعزیز بن خواجہ تارکین ۱۲ منہ

* فائدہ در زمانہ حضرت شیخ کمال الدین شیخ احمد نبیرہ خواجہ بزرگ معین الاولیا و شیخ کمال الدین خالد بجد کثیر است مذکور کہ شیخ کمال الدین خالد ناگوری بہ چہار واسطہ از اولاد مخدوم حسین ناگوری است و شیخ کمال الدین معروف شیخ احمد اجمیری ہمعصر اجداد مخدوم حسین ناگوری بودہ باشد۔ چنانچہ شیخ تاج الدین بایزید بزرگ اولاد شیخ کمال الدین اجمیری ہمصحبت مخدوم حسین ناگوری بود و تاج الدین بایزید ابن شہاب الدین بن شیخ کمال الدین احمد اجمیری نوشتہ اند ۱۲ منہ

نظام الدین بن شیخ محمد بن شیخ عبدالعزیز بن شیخ حمید الدین صوفی السوالی ناگوری قدس سرہ اسلامی

شیخ سعید میانہ چشتی

صاحب حال و مرد باکمال بود۔ در باب سماع بیشتر غلبہ داشت نسبت ارادت او بہ شیخ نظام نارنولی بواسطہ شاہ اعلے چشتی مذکور است وفات او در سال نہصد و شصت و ہشت رقم نمودہ اند +

خواجہ ضیا بخشی

در بداؤن بود و در زاویہ خمول بکار خود مشغول التصنیف بسیار داشت سلک سلوک و عشرہ مبشرہ و کلیات و جزویات و طوطی نامہ از آن او یادگار است۔ آوردہ اند کہ وے مرید شیخ فرید است کہ نبیرۂ و خلیفۂ سلطان البتارکین شیخ حمید الدین ناگوری است۔ وفات او در سال ہفتصد و پنجاہ و یک رقم نمودہ اند۔ رحمۃ اللہ علیہ +

باب چہارم

در تذکرہ آستان عالی و بنائے دار الخیر اجمیر و تعمیرات بزرگ و قدیم

ملک راجپوتانہ از اقلیم دوم و خطہ اجمیر نادر راجپوتانہ معروف و مشہور است در آغاز آبادئے اجمیر باسماء مختلف موسوم بود جمیر و حیدرگ و آدمیر و اجیانگر و جلوپور بانے اجمیر اجیپال بودہ است کہ چوپانے گوسفندان میکرد و ابتدا جائیکہ طرح تعمیر

اختیار کردہ بودند۔ درہ کوہ است کہ بہ نال جیپال شہرت دارد۔ بعد آن بعہد راجگان ہند نوشاد در دامن کوہ ٹھبلی آبادی شہر استقرار یافت۔ آنا در سنولا جائیکہ آبادی ہست بعد تعمیر و تدبیر روضہ منورہ حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیاؒ تو قیر و تزئین یافتہ رونیا فیوگا مترقی گشت بالخصوص دیوار شہر و بازار و دروازہ ہائے رفیع الشان و کاخ شاہی و ایوان و اطاق امرا و اعیان سلطنت در لذک زمان بطراز دلفریب و اطوار مطبوع بحکم اکبر شاہ بادشاہ دہلی درست و تیار و معمور و ہموار گشتہ بہ صفائی تازہ رونق مے انداز محمود شیراز و بعد ازاں گردیدہ و بحال کہ زمان فرمانروائی و حکومت دولت برطانیہ است جلوہ دگر بنظر مے در آید و تماشائے عمارتہائے عالی و منازل مصفا و شارع و باغ و باغیچہ دلکشا و کارخانہ جات کالسکہ نجار و راہ آہن و منبع و مخزن آب و دیگر اسباب صنعت و حرفت کہ کارنامہ طلسم حیرت باید گفت در دیدہ دیدہ وران دقیقہ یاب خیرگی مے آرد۔ و دل نظارگیان پاکیزہ نظر از جامے رباید صاحب اخبار الاخیار میفرماید کہ اولاً در ملک ہندوستان بر سر کوہے کہ دیوار بنا کردند ٹھبلی بود کہ در زمان حال بہ قلعہ تاراگڈھ معروف است +

ذکر آستانہ شریف

در ذکر بنائے آستان عالی صاحب اخبار الاخیار فرمودہ است کہ مخدوم شیخ حسین ناگوری کہ ولی کامل و ممتاز عصر بود و بچند واسطہ سلسلہ نسب پاکش بحضرت خواجہ حمید الدین معروف بہ سلطان التارکین ناگوری منتہی میشود۔ و آن زمان کہ دور طوائف الملوکی بود و از غلبہ بیگانہ پرستان در نواحی دار الخیر اجمیر مدہنت و سستی اسلام دست داد و کفر غالب شدہ سالہا در حفاظت و مجاورت قبر شریف حضرت خواجہ معینؒ الاولیاء گزرانید و اکتساب فتوح حال و مآل بدست آورد۔ و زندہ کثیر کہ

سلطان ماندو برسم ہدایا و فتوح بادرسانیده بود۔ قبہ عالی تعمیر کرد کہ ہنوز بر مزار یادگار است و آنہمہ معموره کہ بر سر مزار دیده میشود در سال ہشتصد و پنجاه و نه باختتام رسیده بود۔ و بعد آن قمقمہ طلاء و مشبک نقره و پنجره چوبین کہ بہ نقش و نگار صدف و عاج درست نموده اند۔ بہر زمن و قرن مستزاد گردید۔ و در زمان سلف کہ پنجره چوبین و مشبک در گرد مزار شریف کہنہ و شکست خورده بود الحال بر گرد مزار حضرت خواجہ حسینؒ اجمیری نبیره حضرت خواجہ معینؒ الاولیاء موجود است۔ و نقش و نگار طلاء کہ بر در و دیوار قبہ شریف بکار آورده اند نتیجہ اولوالعزمی حضرت خواجہ حسینؒ اجمیری است کہ از ابیات منقوش ظاہر و باہر است۔

ابیات

خواجۂ خواجگان معین الدین — اشرف اولیائے روئے زمین
در جمال و کمالِ آن چہ سخن — این مبین بود حسن حسین
مطلعے در صفات او گفتم — در عبادت بود چو دُر ثمین
اے مت قبلہ گاہ اہل یقین — بر درت مہر و ماہ سودہ جبین
خادمان درت ہمہ رضوان — در صفا و ضیات چو خلد برین
ذرہ خاک او عبیر سرشت — قطرۂ آب او چو ماءِ معین
جانشین معینؒ خواجہ حسینؒ — بہر نقاشی بہ گفت چنین
کہ شود رنگ تازہ کہنہ ز نو — قبۂ خواجۂ معینؒ الدین

گویند کہ پیش از چند سال کہ تجدید نقش و نگار کرده بودند در ابیات مذکور تحریف نموده آنا بنظر ثبوت ابیات مذکوره بالا نسخہ احسن السیر مولفہ منشی اکبر جہان گواہ عدل است کہ مولف معزا ابیات مذکور بچشم خود دیده و درج نسخہ مسطوره نموده بود۔ . . . جانب شرق ملصق بدیوار قبہ شریف دالان مجمع شنا و خوش طرح ساختہ جہان آرا بیگم بنت شاہجہان است۔ فرش دالان با سنگ بوتلمون و دیوار و در از سنگ مرمر بدرجہ غایت

لطیف و منزہ تر است و بانی آن جمیلہ عفیفہ بود کہ محتاج شرح و بیان نیست او صاحب تصنیف بودہ است۔ مونس الارواح در ذکر حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا جمع نمودہ و بکمال شوق در آخر آن ولولہ محبت و صدق ارادت خود بشرح بسط در ضبط تحریر آوردہ و نسبت خود بروحانیت حضرت خواجہ معین الاولیا قرار دادہ و بشرف بیعت حضرت خواجہ معین الدین رابع نبیرہ حضرت خواجہ معین الاولیا مشرف بود۔ و بسمت دکن پیوستہ بدیوار روضہ شریف جانب شرق قبہ حضرت بی بی حافظ جمال دختر حضرت خواجہ معین الاولیا است و پیش آن قبور صاحبزادگان حضرت محترمہ موجود کہ در زمان طفلی وفات یافتہ بودند و نیز بصوب دکن ملحق بہ دیوار قبہ شریف گنبد خورد خور النسا بیگم بنت شاہجہان بادشاہ است کہ بزبان عوام بنام جنی بیگم شہرت دارد۔ و مزارات ہر دو اہلیہ حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیاء اندرون قبہ شریف حجرہ ایست کہ باختر سمت از مزار فیض آثار نمودار اند بہ تحقیق و پایہ ثبوت رسیدہ۔ جانب شمال پیوستہ بدیوار قبہ عالی مسجد است کہ بہ مسجد جہانگیری اشتہار دارد اما متحقق است کہ دران زمان کہ پیکر پرستان تاخت آوردہ براجمیر متصرف شدہ بودند۔ و سلطان مانڈو حملہ دلیرانہ بکار آوردہ بنائے اسلام مستحکم کردہ ہمین مسجد است کہ تعمیر کردہ بود شاید کہ بادشاہ جہانگیر ہم چیزے ترمیم و تجدید کردہ باشد درینولا ہمو نجا صندل سفیدے سایند و ازینجہت بہ صندل خانہ معروف است + پیش صحن مسجد بمحاذ وسط مسجد مذکور احاطہ کوچک از سنگ سفید جانب شرق نمودار است کہ درون احاطہ و قضائے آن مرقدہائے مطہر مقدس حضرت شیخ تاج الدین بایزید بزرگ و ازواج و اقربائے آن از سنگ سفید مصلا دارند + و متصل بدیوار صندل خانہ سمت شمال مزار حضرت رفیع الدین بایزید خورد و مستورات صالحان متحقق است و بر سر قبور شاخہائے یاسمن آنچنان انبوہ آوردہ

کہ فضائے آن بصورت تفتا ب سبز مشابہت کلی دارد +

وجانب پائین قبہ حضرت بی بی حافظ جمال در پہلوئے دروازہ پا انداز مجرا است
از سنگ سفید کہ درون آن مزار فیض آثار حضرت خواجہ معین الدین خورد و حضرت
خواجہ قیام الدین ببر پال ہٹ سیلا باگھ مرجع انام و زیارت گاہ عوام است و نیز
جانب پائین قبہ عالی احاطہ از سنگ سفید است کہ اورا احاطہ نور گویند معمور است
بدو دروازہ یکے کہ بسمت جنوب است۔ پا انداز دروازہ نام دارد و دیگرے کہ بسوئے
مغرب است۔ بہ یکے دروازہ دہشتی دروازہ و پیش دروازہ پا انداز صحن وسیع از سنگ سفید
نمودار است و اشجار متر ہندی و مولسری کہ گل آن در اقصے الغایت لطیف و خوشبو
باشد در فضائے صحن بقدر سایبان فائدہ میرساند +

و بر خط انتہائے صحن مذکور بسمت دکن دالان وسیع کہ از سنگ سفید است بغایت مطبوع و
دلکش۔ و بہ دالان کرناٹک معروف بنائے آن بر حسن عقیدت رئیس کرناٹک کہ
از شاہ عالم بادشاہ بخطاب امیر الہند ممتاز بود دال است۔ چنانکہ از قطعات
و ابیات کہ بر روے دالان کندہ اند متحقق میشود۔ **ابیات**

در حضور خواجہ ہر دو جہاں — آن معین الدین شہ شاہنشہاں
چون امیر الہند کان عدل و داد — بحر جود آسمان اعتقاد
یعنی آن نواب والا مرتبت — نام والا جاہ عالی منزلت
کامران ملک کرناٹک بود — بندہ خاص خدا بے شک بود
از خلوص نیت و صدق عفیف — بر نہادہ کرسی جائے لطیف
تا بیایند مردم اندرین — موجب برکات باشد یقین
سال تعمیرش ز دل کردم طلب — وجد در خود کرد دل و اکرد لب
سال تاریخش بجو در این دعا — باد دائم قائم این فرخ بنا

از جلوس شاہ پنج وسی طلب شد مرتب در مہ پاک رجب

وپس پشت والان کرناٹک پشتہ حوض جھالرہ۔ ودر گوشہ جنوب ومشرق مقبرہ میر شاہ قلی خان است کہ از امرائے نامدار بود وصوبہ داری اجمیر باو تعلق داشت ودر پہلوئے والان کرناٹک بسمت مغرب برفراز پشتہ حوض جھالرہ مرقد پاک حضرت خواجہ ضیاء الدین ابو سعید بن خواجہ بزرگ معین الاولیا۔ ودر پائین آن مزار فرزند دلبند سید جمیع الدین مشہدی عم سید حسین خنک سوار است مسجد شاہجہانی بسمت مغرب از قبہ عالی ودروازہ بہشتی واقع است۔ زہے شان رفیع وپایہ منیع وصفہ وسیع کہ در اقصائے ہند نظیر خود ندارد۔ از صحن وکرسی وسقف وستون ودر ہمہ مرمر ناب وسنگ نایاب است۔ استحکام ستون ہا بر استقامت آئین دین اسلام برہان ساطع۔ وخم محرابہا بر اقامت صلوٰۃ ورکوع وسجود ارباب نیاز گواہ عدل ودلیل قاطع رفعت وفراز سقف آیت است از علو پایہ واقف وخیرات وحجرات وقف وپایہ منبر کہ در پہلوئے محراب وسط بنا کردہ اند۔ الحق قطرہ الحقیقہ است کہ از حضیض عالم اسفل بہ اوج یقین ومعراج حق الیقین میرساند۔ نجیرانیمہ در شب ماہ کہ شعاع انجم وماہتاب وزمانہ زبان شمع وچراغ بجلا وضیائے سنگ فرش معارض ومقابل مے شود نظارہ کرمک شب تاب وتماشائے چراغان ساحل جوئبار یاد میدہد کہ مے کہ متلزم انوار انوار امواج تجلیات بر میزند۔ سبحان اللہ تعالیٰ شانہ کہ ہر تختہ سنگ در صفا وجلا ہمچون قلب مومن از عیوب وقبوح وزاغ وسواد مطلقاً مبرا ودر ظاہر وباطن مثل مشرب صوفیان صاف طینت مزاو مصفا گویا ہر تختہ سنگ از ذکر وقوف قلبی اجتہاد واکتساب نمودہ است۔ وبر مرتبہ معرفت رسیدہ وازیجہت است کہ روشنی چراغ پیش او پس پشت تختہ سنگ ہو ہو من محسوس ومعلوم میشود۔ **بیت**

زہے صفائی عمارت کہ در تماشایش نگاہ باز نگردیداز در و دیوار

کلیم ہمدانی کہ قصیدہ در باب اتمام مسجد نوشتہ بود از و ابیات چند ثبت نمودہ شد

ابیات

داد بن حرمت اجمیر را فیض قدم سر نوشت سیاکنانش نیست جز خط امان

زین محل فیض ہر جا حت کہ میخواہی بخواہ میتوان صد دستہ گلبست از یک گلستان

مسجدے کان کعبہ ثانیست تاریخش بود کعبہ حاجات دنیا مسجد شاہجہان

و نیز دیگر مادہ تاریخ انیست

قبلہ اہل زمان شد مسجد شاہجہان

و ابیات کہ بر سر پیشانی درہائے مسجد نوشتہ اند و ہم اشعار ذیل بطریق انتخاب

گرفتہ شد ابیات

بہ فرمودہ سایہ کردگار چو کرد این بنا را قضا استوار

نوشتند تاریخش اہل یقین بنائے شہنشاہ روئے زمین

عقب مسجد شاہجہانی مقبرہ حضرت خواجہ حسین اجمیری و در حوالے آن مدفن خاندان صاحب سجادہ معین و مقرر است و تعمیر قبہ حضرت خواجہ حسینؒ بے کم و کاست مانند قبہ حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا است۔ اما آنقدر زیبائش و نگارش ندارد بانی قبہ شاہجہان بادشاہ بود کہ در زمان تعمیر مسجد شاہجہانی قبہ مذکور ہم در سال یکہزار و چہل و ہفت باتمام رسیدہ بود بر سر لوح سنگ در قبہ شریف قطعہ تاریخ منقوش است

قطعہ

شد از توجہ ہادی مرشد معین بنائے مقبرہ باصفائے خواجہ حسینؒ

شہنشہ دوسرا خواجہ معین الدین بلفظ مغز شدہ سال خاتمیت این

و پس پشت قبہ مذکور برشتہ حوض جہالرہ مکان خوش طراز و مطبوع و زیبا از سنگ

سفید معمرہ حضرت شیخ علاء الدین برادر عم اد خواجہ حسین اجمیری نبیرہ و سجادہ نشین
حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا است کہ بزمان حیات او بدیوانخانہ شہرت داشت
و بعد وفات مدفن و مضجع او گردید۔ و از بہجت کہ شانزدہ ستون دارد۔ بزبان عوام
بنام سولہ تہمبہ مشہور است۔ و تاریخ سال تعمیر بر سر محراب شرقیہ منقوش کردہ اند ایں ست

قطعہ

بنائے مقبرہ بنہاد شیخ علاء الدین — کہ باد عاقبتش بخیر ارزانی
جوار مرقد آن شاہباز عرش نشین — کز زیر شہپر او بجنبد مسلمانی
چو کار در پے اتمام سال رفت خرد — بگفت روضہ مرتب بخوان بآسانی

در سمت شرق از منزل آشخانہ و مطبخ مکان وسیع و پائدار متعلق بہ ملتزمان آستان
عالی است کہ در زمان جلال بدفتر تولیت اوقاف علاقہ دارد۔ اما در آن ایام کہ سلطان
محمود خلج در نواحی اجمیر لوائے اسلام برافراشت و ظلمت کفر از میان برخاستہ بود
حضرت تاج الدین بایزید بزرگ بحکم سلطان در تدریس و تلقین اہالی و موالی اسلام
اشتغال میفرمود و شیخ احمد مجد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ۔ و دیگر بزرگان دین شاگرد
او بودند مکان مذکور بجہت نزول گاہ صلحا و فقرا معین و مخصوص شد و در نیولا جائیکہ
مسجد اکبر است در پہلوے خانقاہ منزل سکونت شیخ بایزید بزرگ بود۔ و در
فضائے صحن نقارخانہ علیحدہ حضرت شیخ مغر اللہ قیام داشتند۔ و در
حجرات پیرامون صحن چراغ طالبان علم قرار میگرفتند و در جماعت خانہ کہ
الحال بجائے آن سماع خانہ نواب سر آسمانجاہ معمور شدہ است منزل مدرس بود
و حضرت شیخ بہ علوشان درس میگفت و بہمین وجہ کہ در آنجا جماعت طلبا و علما
درس میگرفتند منزل مذکور بہ جماعت خانہ ہنوز معروف و مشہور بودہ است +
و بیرون حصن حصین آستانہ عالی جانب بہ شرق متصل بدروازہ چرتی مکانیست کہ

بر زمان عوام محل بادشاهی شهرت دارد و آن جائیست که در پهلوئے آنخانه شیخ
دانیال بود۔ اداز ملک پورب بوده است و مرید راجے حامد شده بود که سلسلهٔ ایشان
بواسطه شیخ اخی سراج به سلطان المشائخ نظام الاولیا میرسد و بجهت آنکه شیخ
دانیال را ببرو حمایت حضرت خواجه بزرگ معین الاولیا ارادت و نسبت خاص بود تا مدت
دراز به مجاورت آستان عالی گزرانیده در جوار آستانه عالی سکونت داشت چنانچه
از ابیات ہندی که منقول او است بوضوح میپیوندد ابیات

جگ جگ عمر جو حضرت خواجے — حضرت رسول کریم نواجے
دانیال جو پرگھٹ کنیان — حضرت خضر ہت ہیچ متہ دنیا

و دران زمان که اکبر شاه بادشاه دهلی در سال هفتم جلوس به اجمیر مقدس
آمده۔ یکے از حرم محترم او در زمان ولادت و وقت انکشاف صبح
سعادت نزدیک رسیده بود و تحمل نقل و حرکت نداشت لهذا بنظر حصول خیر و برکت در خانهٔ
شیخ دانیال که از اعز معتکفان ظاهر و منتسبان باطن رو ضه شریف و بقعه منیف بود گذاشته
بودند و بوجه آنکه مولد شاهزاده بخانه شیخ دانیال بظهور پیوسته نام شاهزاده به شیخ دانیال همنام
کردند و بجهت آنکه خانه شیخ برائے عمله و فعله حرم شاهی کفایت نمے کرد۔ در اندک زمان رواق و اطاق
نو برابر خانه شیخ بنیاد کردند۔ گویند که بعد از انکه حرم بادشاه از وضع حمل و سکون لازمی بمقر
دار الخلافته مراجعت نمود منزل مذکور بطریق ایفاء انعام به شیخ دانیال تفویض کردند
تا آنکه شیخ مغر الله در صدر حیات بود قبض و تصرف داشت۔ و پس از ارتحال شیخ مذکور
بر خانه و رواقی مجاوران متصرف گشتند۔ اما بزعم مولف مقابضت مجاوران از بنجهت
بوده باشد که بعد وفات شیخ از ورثهٔ او در دار الخیر اجمیر کسے نه بود۔ و او در حالت تجرید درگذشت
و اصل وے از ملک اودهه متیقن بوده است لهذا اصفی از جماعت مجاوران که بوکالت از ایشان
ملک اودهه اعتبار داشتند بشرط آنکه اگر هیچکس از ورثهٔ شیخ پیدا آید تا که شیخ باو مسترد نمایند خانه و

رواق وسایر اراق شیخ در قبض و تصرف آورده‌اند هنوز از خانه شیخ در رواق شاهی نشان باقی است
و بودن شیخ دانیال در اجمیر از منشاء ابیات اوکه بالامرقوم شد بوجه احسن ظاهر و مبرهن است و از
مقابله سنوات حیات و ممات شیخ و تولد شاهزاده دانیال نیز ثابت پیوسته که شیخ دانیال بعد از
تولد نوزده گلشن اقبال شاهزاده دانیال تا بیست چهارده سال در صدر حیات کار فرمائی میکرد
چنانچه سال ولادت شاهزاده نهصد و هشتاد (۹۸۰) و سال وفات شیخ نهصد و نود و چهار (۹۹۴) مرقوم است
و در مقدمه تصدیق ولادت شاهزاده طبقات اکبری و اکبرنامه و در باب تفصیل احوال شیخ دانیال
نسخه معارج الولایت و خزینة الاصفیا گواه عدل است بعضی مجاوران که نسب آباء و اجداد
خود بحضرت شیخ منسوب مینمایند محول بخرافات است و این گزارش بهر درستی مستحل نمیت صاحب
طبقات اکبری و جامع اوراق اکبرنامه شیخ دانیال را از ذیل درویشان و متکفان نوشته است
نه از خیل مجاوران آستانه قدسی مقام و اگر بنظر حصول ثواب ارادت شیخ دانیال بلفظ مجاورت
یاد کنند خیلے عجب نبود بجهت آنکه شیخ مغفرالله عمره در سایه نوازش و انعام حضرت خواجه
بزرگ معین الاولیاء گورانیده و در زمان اعتکاف و اکتساب در جوار آستان عالی قیام داشته و
بزبان عجم و محاورات عجم مجاور کسے را گویند که بخصوصیت همسائیگی اعتبار و اشته باشد و بمعنی
بمرتبه غایت رشت در زبون است که محض بوجه تجنیس بلفظ و توحد معنی مجاورت غیر آنکه موافقت
و مغایرت سلاسل انساب انتفات نمودند با نسبت فرزندی شیخ و دانیال و امید لاجرم بنظر تصدیق مقال مناسب حال آنرا
کاز طبقات اکبری و اکبرنامه مذکور و لادت شاهزاده دانیال سوا و گرفته چیزی و اوراق نیز نمود شود کذا فی طبقات اکبری وقائع شاهزاده هم سال
جلوس و چون ولادت با سعادت در منزل شیخ دانیال که از مشائخ وقت و صلاح و فلاح
همسایه بود اتفاق افتاده شاهزاده خجسته قدم صاحب اقبال را دانیال نام نهادند انتخاب
از عبارت اکبرنامه خلد الله شرفه و فتیان و صفیه و اعز متکفان بقعه و سید دانیال نام که
در صلاح و فلاح از ناصیه حال او مے تافت خالی ساخته در انجا گزاشته بودند +
در حصار دوم آستانه عالیه که باحاطه بیرونی معروف است در وسط تالاب بزرگ قبه کوچک است

کہ بصحن چراغ تعبیر کنند۔ گویند کہ جلال الدین اکبر بادشاہ از غنیمت فتوحات چیتوڑ یک
چراغان بزرگ آوردہ درون قبۂ مذکور نصب کردہ بود واللہ اعلم بالصواب محاذ قبہ مذکور
آبدار خانہ ہست کہ عوام آب سبیل گویند۔ زیر دیوار سبیل بسمت شمال قبر پاک شیخ ملک فاروقی
الادہمی است و بر سر قبر مصلائے سنگ سرخ ہنوز باقیست و در فضائے آبدار خانہ چبوترہ
وسیع تراست و بر انتہائے آن حجرات و مطبخ آشخانہ واقع است و جانب غرب از صحن چراغ
برفراز صفہ وسیع سماع خانہ بنا نمودہ اند کہ از نتائج حسن اعتقاد و وثوق الفت و ولاء سر آسمانجا
بہادر در ہر نظام دکن بودہ است مکانیست نسیا منظر و دلکش و دلکشا و عمارتیست بغایت محکم
و خوش طراز و مطبوع و مصفا۔ بنائے آن از اجر و گچ نیست بلکہ ہمہ عمارت از سنگ سرخ و سفید
مملو است و در ہمین جا مجلس اعراس حضرت شیخ المشارق والمغارب حضرت خواجہ عثمان
و حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا قدس ارواحہم منعقد میشود و توئی سماع خانہ جانب گوشہ
شمال و مشرق دروازہ کوچک است کہ بخانقاہ شریف حضرت صاحب سجادہ راہ دارد و
متصل بہ عقب سماع خانہ جانب غرب خانقاہ مذکور است و آن جائیست متبرک و مقدس
کہ غسل میت حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا ہمانجا بوقوع آمدہ بود۔ و الحال مقام
مسند نشینی صاحب سجادہ مقرر است چنانچہ بذیل ذکر آئین عرس در آخر باب اول التشرح و البسط
مرقوم شد۔ و در حوالی رواق خانقاہ شریف ملتزمان و منتسبان صاحب سجادہ سکونت دارند +
و در ہمین دیار صحن چراغ دو تا دیگ ہائے بزرگ ساخت مس خالص بودہ اند۔ اول کہ بجانب مغرب است
خیلے بزرگ است و جلال الدین اکبر شاہ بعد فتح چیتوڑ گزرانیدہ بود۔ میر علاء الدولہ متخلص
بہ کانی قطعہ تاریخ متضمن بہ گزرانیدن دیگ بسیار خوش گفت +

قطعہ

شاہ دین پرور و جمشید سریر — خسرو عہد محمد اکبر
ساخت از بہر شبہ پے فتح چتوڑ — دیگ روئین تن اژدر پیکر

بهر تاریخ وے از عالم غیب دیگ چیتور کشا - شد یکسر
۱۰۲۲

جانب مشرق دیگ خورد است که جهانگیر بادشاه در سال یکهزار بیست و دو بخلوص نیت و فرط عقیدت نذر گزرانیده بود - و بروز اول برنج شیرین پخته بطریق دعوت ایثار فقرا کرد گویند که پنجهزار نفر از طعام دیگ شکم سیر گشته بودند ماده تاریخ انست ع

بذیرا باد دائم نعمت دیگ جهانگیری

اما بجهت استعمال در زمانه و کثرت استعمال و قلت حفاظت هر دو دیگها صورت اندراس پذیرفته بیکار شده بودند تا در سال یکهزار و دو صد و شصت و شش توفیق الهی رفیق حال مکلمادر تی الهام ریاست گوالیار گردید و او از سر نو بتجدید پرداخته صلاح و فلاح دارین حاصل نمود میر جواهر علی پیرزاده که در سلک تاریخ طبع آزمائی کرده انمیست +

قطعه تاریخ

صرف زر ملا مداری کرد در تجدید دیگ باد نامش در جهان روشن بمثل آفتاب
بخت در مهتاب آگهی چندش نموده اهتمام گفت هاتف سال تاریخش جهان شد فیضیاب

و دیگ لانیز بصرف نواب مستطاب خورشید جاه بهادر رئیس دکن در ترمیم و تجدید هر دو دیگ کوشیده اند +

مخفی مباد که در زمان عرس و غیر آن اکثر اغنیا و امرا بخلوص محبت نذر دیگ میدارند و بعضے بنظر نمود و نمائش در اهتمام پختن طعام دیگ زر کثیر صرف میکنند صرف تخمینی دیگ کلان قریب دو هزار و دیگ خورد از دوازده صد متجاوز نباشد - چون طعام دیگ پخته میشود بعد نماز بامداد بدستوری صاحب طعام اهل استحقاق در غارت بردن طعام سبقت و جلدی مینمایند و بخار گرم که از دیگ بر میآید در دست و پا و روی آدمی میرسد و در آن وقت تماشائے خوب بنظر میآید و از خوان یغمائے قوم ترک یاد میدهد +

بلند دروازه که بداخول معروف است محاذی صحن چراغ بسمت شمال شکل مخمس نموداراست و آغاز بنائے آن بنتیجه نهمت اعتقاد سلطان محمود خلجی نوشته اند که بهنگام فتح دیار اجمیر

بعد از آویزش و باش نمودن تقسیم راجپوت کیاست آن طائفه بهمی مجاور متعلق بود بشرف زیارت روضهٔ حضرت خواجه بزرگ معین الاولیا مشرف گشته بتعمیر دروازه مذکور دستوری داد۔ ارتفاع قریب بپست و پنج گز خواهد بود +

و بسمت شمال بلند دروازه۔ یک صحن کوچک است که بسوئے شرق آن دریک طاق خرد۔ بر فراز چبوترهٔ بزرگ حضرت شیخ احمد خلیفه مستند حضرت خواجه بزرگ معین الاولیا آسوده است +

و بجانب مغرب مسجد اکبری است بسیار وسیع و کثیر العمارت اما همه خراب و ویران آشیانهٔ زاغ و زغن است۔ هر چند که باصلاح و آبادے آن سعی بلیغ مینمایند الا سود نمیدهد و قول بزرگان این است که حجت ویرانی و خرابی عمارات اکبری نتیجه زشتی اعمال و سستی اسلام اوست +

و بسمت شمال صحن مذکور دروازه نقارخانه است که بر سر آن نقارها میزنند و بنائے آن در عهد امن مهد شاهنشاه آفاق شاهجهان بادشاه در سال یکهزار و چهل و هفت ثابت است و کتبه پیشانی دروازه این است +

کتبه

بعهد شاهجهان بادشاه دین پرور — زدوده ظلمت کفر آفتاب دین گیتی

و برخ شمال نقارخانه خورد است و بر انتهائے آن زینه صدر که در یمین و یسار سرو چراغان گنبدهائے خورد دارد و همین جا حظ انتهائے آستانه عالی است +

ذکر تعمیر اشهیر

در بازار پیش زینه درگاه شریف جانب مشرق بر فراز سقف مسجد بیست خشت طراز و خوش تعمیر که بنائے آن بتوجه حضرت سید محمد صاحب سجاده نشین حضرت خواجه بزرگ معین الاولیا بعرض وقوع آمده بود و عقب مسجد ملصق بدیوار مغربی مکان صاحب سجاده مرقوم است یادداشت تاریخ منظومه که بر محراب نقش نموده اند این است +

تاریخ

اے خوشا دور شهنشاه جهان آفاق گیر — داد گر شاهے که آمد زیب اورنگ تقے

خسرو عادل شہنشاہ ولی والی کزو ... سقف ایوان و در و دیوار دین مصطفےٰ
ہر کجا شد مسجد و محراب و منبر کو بکو ... خطبہ میخوانند از واللیل و الشمس الضحیٰ
خاصہ آن مسجد کہ نور دیدۂ اہل یقین ... قدوۂ ارباب دین سید محمد مجتبےٰ
جانشین قطب ربانی معین الدین کہ او ... ہر زمان ہر وقت محبوب جناب کبریا
رونق افزائے گرامی مسند پیران چشت ... زینت آرائے نگارین نقش ایوان مہ
کرد بر پایۂ عقبے برائے عالمے ... بلکہ بہر عاصیان توفیق و فرمان نجے
حاش للہ بے تکلف او ملائک بگذرد ... ہر کہ باشد اندرو یک لحظہ با ذکر خدا
بود ناجی در پے تاریخ سال او خرد ... گفتہ گو بیت المقدس نیک زیبا غدیا

قطعہ دیگر

ساخت چون سید محمد بہر حق ... مسجدے زیبا کہ انما المسجد
گفت ہاتف سال تاریخ بنا ... حسبتہ للہ بیت مسجد

و بہ مجاذ موتی گڑھ مسجدیست کہ بتعمیر آن از سنگ سرخ است و فرش سنگین۔ عمارت وسیع و زیبا منظر است۔ در وسط محراب سنہ ۱۰۵۲ بتعمیر و کلمۂ طیبہ و نام بانی مسجد میا باقی منقوش است +

و عقب آن توالی قدیم خانہ بادار منڈوی مسجد است بتعمیر بہ آجر و گچ سقف گنبد دار صحن قتیل در وسط محراب عبارت ذیل بر لوح سنگ کندیدہ اند "اللہ اکبر این مسجد را بانی تلوکدی بنت میان تانسین کلاوت راست کردہ است سنہ ۱۰۶۲ ھ" و بر انتہائے بازار نو جانب شرق قلعہ کوچک است و صاحب منتخب التواریخ کہ تذکرہ بنائے قلعہ بحکم اکبر شاہ نمودہ ہمین است و الحال بنام میگزین شہرت دارد۔ بجہت آنکہ در اوائل تصرف اولیائے دولت انگلشیہ قلعہ مذکور بغرض محفوظ داشتن آلات ضرب و حرب مخصوص مستعمل بود جائے مستحکم و پائدار و رفیع و استوار است +

و در پہلوئے دہلی دروازہ اندرون شہر مسجد است ہمہ از سنگ سرخ بغایت مطبوع مزہ مقبول

اما بتحقیق نرسیده که از بنائے کیست طرز تعمیر و رونق آن به عمارات شاهجهانی مناسبت تمام دارد +

تعمیرات بیرونِ شهر جانب شمال

چلهٔ حضرت خواجه بزرگ

در پهلوے دره که به گهاٹی آناساگر معروف است برفراز پشته کوه واقع دران زمان که حضرت خواجه بزرگ معین الدین اجمیری پرتو ورود افگنده بودهمین جاور گنج قناعت و گوشه عافیت مشغولی داشت و در آوی سنگ بزرگ غاری بشکل حجره نمودار است و بر بالاے تخته سنگ خارا نهاده است که آنرا به تخت نماز تعبیر کنند و در سال یکهزار و سی و هفت دولت خان شقدار بامتثال حکم نواب مهابت خان در دوران حصار مستحکم بنا نهاده است و بر سر دروازهٔ حصار چند اشعار نوشته +

اشعار

بزمانِ شه رفیع القدر — حامیِ شرع و دین شهاب الدین
رونقِ عدل و جود داد چنان — که بنازد ازو زمان و زمین
گشت والی صوبهٔ اجمیر — خانخانان بعزت و تمکین
پاک دین پاک باز دولت خان — بود شقدار او برسم امین
ساخته این مکان چله چشت — تا بود یادگار او بزمین
سال تاریخ طالبی گفتا — سی و هفت و هزار بود سنین

الحق جاے با فیض و برکت است و از اوقات شیوع آئین دین و اسلام یاد میدهد - و بر چله خواجه صاحب موسوم است +

چله خواجه قطب صاحب

در دامن پشته خواجه صاحب واقع و در شکم سنگ بزرگ خلا دارد - حضرت خواجه

قطب الاولیا در آن مزاد قیلولہ ساعت باکثر ایام مونس تنہائی بودہ است جائیست پر فیض و خوش آثار و مقامیست دلچسپ و خوشگوار در فضای آن تعمیر زیبا مسجد ہست کہ بنائے آن بنام مولانا شمس الدین خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین فخر جہان رقم نمودہ اند شعر

انچہ بے تاریخ سالش ہاتف از غیبے نوید داد پاسخ گو مورخ ذکر ہور مسجد

در صحن زیرین بالائے سفہ بزرگ در دو حصار بلند محمد شاہ خان کہ از عمائد نواب امیر محمد خان والی ٹونک بود مدفون است۔ و بسمت شرق مسجد خوش طرح معمرہ محمود خان بادگار در بر لوح سنگ قطعہ تاریخ چنین منقوش است قطعہ

بنا کرد محمود عالی نگاہ مزار محمد شہ دین پناہ

ز تاریخ تعمیر گوید لطیف زہے مقبرہ مسجد و خانقاہ

از آغاز دوازدہم ماہ ربیع الاول ہر سال عرس حضرت خواجہ قطب الاولیاء در ہمین جائے خاص مقرر است و بروز چہاردہم محفل ختم عرس بمعمول معین منعقد میشود و بتاریخ چہاردہم ہر ماہ بعد نماز ظہر محفل سماع بنیاد میکنند کہ بر زبان عوام چودھوین مشہور است +

تالاب آناساگر

بنائے آن پیش از ہشت صد سال رقمزدہ اند در زمان حکومت راجہ آنا دیو کہ او حاکم اجمیر بود۔ بر ساحل جنوب آن علی الاتصال باغ و باغیچہ و تعمیرات زیبا بنا نمودہ اند۔ طرف تالاب بسیار بزرگ است و پہنا و رکہ طولش قریب شش صد در عہ و دور آن قریب بہ چہار میل باشد و بر ساحل سمت گوشۂ جنوب مشرق دولت خانۂ شاہجہان است کہ مکانات مصفا و رواق و اطاق مکلف از سنگ سفید دارد۔ و در فضائے عمارت مذکور باغ خوش و باغیچہ دلکشا نما دلنشین حال باقیست ؎

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ آثار پدید است صنادید عجم را

چلہ سالار مسعود

بر قلہ تپہ خورد کہ برابر چلہ حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا است برفراز صفہ سنگ سرخ گنبد کوچک بنا نمودہ اند در تو ے آن قبر حضرت شیخ موجود است بزبان عوام ہر چند بہ چلہ سالار مسعود غازی شہرت دارد اما این مقبرہ سالار مسعود است کہ عمر سالار مسعود غازی است و خلیفہ حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا بود +

تعمیرات بیرون شہر جانب شرق

چلہ مہار رضا

گویند کہ بدیع الدین شاہ مدار کہ مرقد پاک او در مکن پور است در زمان حیات بر سر کوہ الحال بنام چلہ مشہور است چندے بریاضت و عبادت گزرانیدہ جائیست ناہموار و خشک کہ اشجارات و نباتات تک تک دیدہ میشود در تاریخ ہیجدہم ہر سال مردمان و زنان شہر جمع مے آیند دیوم مذکور بنام میلہ مدار صاحب شہرت دارد +

میو کالج

پیش از چند سال زمان کہ لارڈ میو صدارت وزارت ممالک ہند داشت بمقام رنگون بدست شیر علیخان زندانی گشتہ شد ہنگام ورود جسد بنا ے تعمیر نہادہ بود جائیست خوشنما و زیبا و مقامیست پر فضا و مصفا کہ در نقش و نگار سنگینی و تختہ بندی و رفعت و وسعت و عمارت دار استگی دار انش مثال خود ندارد ودر فضاے آن تالار بزرگ است کہ زینت بخش شاداب گلبن و چمن آراستہ و پیراستہ دور عوالی آن دیدنی بیاد و پس پیش منازل عالیشان

کاخ سموالمکان ازان راجگان و نوابان به عمارات دلفریب و طرز مطبوع و انواع پسندیده بنا نموده اند۔ که نونهالان گلشن همت و اقبال و وارثان تخت و تاج در زمان سردی و غیرآگهی بجهت تعلیم علوم معرفی و مشاقی فنون شاهی و شاه سواری و اکتساب آداب و آئین حکومت و حکمرانی در انجا قیام و سکون دارند +

حوض شمسی معروف به سورج کنڈ

کرنیل ڈکسن کمشنر اجمیر بود بجهت آنکه مادهٔ ترحم تخمیر طینت داشت بچشم فیض عام در آرام بنا نمود۔ آرام بنا نمود۔ آب آن بغایت منزه و صاف و خوشگوار و شیرین گردد ساحل حوض عمارت خوش طرح و خوش نما از سنگ سرخ است و بخلق خدا نفع عام میرساند +

مقبرهٔ عبدالله خان

تعمیر خوش است و محکم که در اهتمام خواجه دانش تعمیر یافت تاریخ بنا اینست سر دش غیب زسال بنائے اشرف او ها بگفت رضوی عالی بگوش دل چنان گویند که پیش ازین در حوالی آن غیچه پر فضا بود اما الحال بجائے آن سرائے وسیع بنا نموده اند و بسرائے عبدالله پوره معروف است و این عبدالله خان از سیدان بارهه بوده است و بزمانه فرخ سیر پادشاه به عهدهٔ وزارت و منصب پنجهزاری ذات و سمت ازبوده است +

مقبرهٔ حسین علیخان

از قبر نشان باقی نیست و الحال بصورت فرودخانه مستعمل است و به ادائے کرایهٔ فرنگیان استقامت دارند۔ و این هر دو مقبره در تصرف و تصفح میر عبدالوهاب و میر عبدالعزیز

دیگر برادران ایشان علی ستد حصص قسمت بوده اند و سلسلهٔ نسب ایشان به صاحب مقبره میرسد - واللہ اعلم بالصواب +

تالاب بیله

در عقب مقام صدر کارسله آهن است سمت شرق بنای آن بزمانهٔ حکومت راجه بلدیو نوشته اند - و بر دور آن از بسیاریی صنم خانه و معبد بنود علامت باقیست - با آنکه سلطان محمود غزنوی و بعضے از سلاطین غور با نهدام و معدومی آنها پرداخته بودند - بادشاه دهلی غیاث الدین جهانگیر کاخ چند در فضای ساحل آن تعمیر نموده بود - و معزی بادشاه مذکور به سفیر قیصر انگلستان در مقام منزل مذکور بنگاشته اند +

عیدگاه

صحن وسیع و فراخ فراش آن از گچ و حصار آن رفیع و بلند اما اطاق و رواق ندارد و بجهت عدم سایه سائبان فصل تابستان پیش فرش و تمازت آفتاب گی می هنگامه محشر دارد +

تعمیرات سمت جنوب بیرون شهر

چلهٔ بڑے پیر صاحب

بالائے کوه متصل به آبادی است - گویند که شخصے سونڈا نام از بغداد باز آمده خشت آجر نمود و ظاهر کرد که از دیوار حصار آستان عالی حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز آورده است چون زمان مرگ او نزدیک رسید به یاران خود وصیت نمود که خشت مذکور به پیوندند مدفن او نمایند چنانچه بعد وفات او همچنان کردند بعد مرور سالها بجهت بعد زمانه و سرمایهٔ سازی عوام

بہ چلہ پیران پیر معروف گشت و بعد از انکہ شہرت کلی شد۔ نواب حمید شہید خان رفیق والی
ٹونک بہ سمت جنوب دالان وسیع بنا کرد۔ و بعد آن میر اصغر علی کہ تولیت اوقاف چلہ
بہ او متعلق بود قبہ و مسجد و صحن آستانہ راست و درست نمود۔ و بزمانیکہ اجمیر در تصرف
مرہٹہ بود بسفارش و گزارش نواب محمد امیر خان برائے خرچ اوقاف چلہ مہاراجہ دولت راؤ
سیندھیہ والئے گوالیار یک دہ کہ ماکھو پورہ نام دارد بذل فرمود کہ ہنوز بحال و برقرار است
بیازدھم ہر ماہ مجلس سماع برپا میشود۔ و بروز یازدہم ربیع الثانی در ہر سال کہ عرس حضرت
غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز مقرر است باآئین خوب و پیرایہ مرغوب جلہ اہتمام
پوشند در وقت شب کثرت چراغ و تماشائے شب ماہ بسیار خوش است و بوسبند
ہجوم عام و ذوق و حلاوت محفل سماع خیلے و لبری و دلربائی میکنند۔ در پہلوئے چلہ حوض
آب است کہ پیش از چند سال التصاق سرمایۂ اوقات چلہ درست نمودہ بودند و آب آن
در ایام مبلہ بکار مے برند ٭

قلعہ تارا گڈھ

در کتب باستان ہند نوشتہ اند کہ کوہے کہ در پائے آن اجمیر جائے دارد معروف بہ ارہلی پربت
و پربت بمعنے کوہ و ارہل بمعنی عمر است و از نجہت بود کہ بزمان سلف اجمیر موسوم بہ آدمیر بود
و آد بمعنی کوہ است گویند کہ از رفیقان راجہ رامچند ریکے برادر بال سگر یو بود و وزن او تارا نام
داشت کہ بانی تارا گڈھ بودہ است۔ اما مولف ٹاڈ راجستان کہ در تحقیق حال و احوال خطہ
راجپوتانہ بسیار جانکاہی سعی نمودہ است میگوید کہ صاحب تعمیر قلعہ تارا گڈھ اجیپال
چکوا بود کہ بیش از ہفتاد صد سال در دیار ہند پایۂ اقبال و سروری داشت القصہ
چون راجہ پتھورا از کتم عدم در منصہ شہود قدوم آورد و از تلاطم زمان نیز آگہی حاصل
نمود بوسط زور تق قوت و اقبال سہ سال مجرد ہی آنکہ ہی بسلامت سید خوارت کہ

بنائے مستحکم و استوار بر سر کوہ ناگ پہاڑ کہ در سلسلہ کوہ ارولی بسمت شمال از قلعہ تارا گڈھ است
تعمیر دہ اما نتوانست چندانکہ سعے نمودے سود بود و بنائے تعمیر ہر آنقدر کہ درست مینمودند
جائے نمیگرفت و از پائے افتاد۔ چون بدستوہ آمدند و نتوانستند ناگزیر در ترقی استحکام و تشیید
استسلام قلعہ تارا گڈھ کہ بجہت قلت حفاظت شکست خوردہ بود اہتمام نمودند۔ و در
اندک فرصت حصار و دیوار و برج دکمین گاہ ہمپایہ پارہ کوہ ساختند۔ اما در زمان حال
کہ دوران امن و عافیت است و نشیمن عصفور در پنجہ شاہین و شیر مست را با شبل خشمگین رضیع
قرار دادہ اند۔ نظر بر آن بہ دیوار و حصار و پا و ناپائدار احتیاج نہ ماند و نوبت بانجا رسید
کہ برج و حصار آن ہموار کردہ۔ رواق و اطاق بپا کردند۔ و منازل و ایوان ساختند۔ و بیشتر
جاہا بجہت عدم مرمت و حفاظت منہدم و معدوم گشتند صاحب تاریخ فرشتہ و چہار
گلشن آوردہ است کہ حضرت امیر سید حسین از سادات صحیح النسب است و نسب پاک او
بواسطہ امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام بہ علی مرتضے کرم اللہ وجہہ منتہی میشود
او بزمان سلطان شہاب الدین غوری خداوند قسطنطنیہ اسلام بود۔ چون سلطان شہاب الدین
بر سر راجہ پتھورا تاخت آورد و تاج و تخت راجہ بدبخت بمعرض زوال رسید و نواحی اجمیر در دست
قدرت و تصرف اولیائے دولت اسلام آمد امیر سید حسین و عمہ سید جہانیہ الدین حسن
بسیار ازین مرد بشرف اسلام مشرف گشتند بالآخر در آوان حکومت قطب الدین ایبک در حوالی اجمیر
بغلط شہرت دادند کہ قطب الدین ایبک ازین کہنہ رباط فنا بعالم بقا خرامید۔ ازینجہت
جماعہ راجپوتان کہ خار نفاق در دل و سودائے فساد در سر داشتند جمع آمدند و از سمت سنبل گڈھ
کہ الحال بہ سوہلپور معروف است در ظلمت شب تا بزیر حصار قلعہ رسیدہ بہ یاوری کمند و
قنطرہ چوبین درون قلعہ داخل شدند سید امیر حسن کہ پیش ازین از چگونگی احوال آگہی نداشت
از شور و شغب و دار و گیر آنہا متنبہ شدہ سلاح جنگ در بر درست کردہ جماعہ قلیل کہ در حفاظت قلعہ
مامور بود آہنگ جدال قتال نمود و با آنکہ جماعت قلیل داشت در اقصے الغایت ہمت و جرات

بکار برده جمعے کثیر را در حصنیض خاک و خون بنیداخت و دمن استقلال از دست نداده تا آنکه
هم آغوش عروس شهادت نگردید۔ کارهائے نمایان کرد در انجام کار بتصدیق رضیا
بالقضاء تسلیم در تنه تیغ رضا نهاده بمدارج شهادت عظمے فرق عزت برافراشت حضرت
خواجه بزرگ معین الاولیا که سوانح حال و استقبال بکشوف ضمیر عالی داشت بهنگام بامداد شب
واقعه باجماعه مریدان و معتقدان تکلیف فرمود۔ و بتکفین و تدفین پرداخت۔ آورده اند
که در آغاز بر سر مدفن پاک از تعمیر پخته علامتے نبود۔ تا در سال یکهزار و بست و چهار ۱۰۲۴
اعتبار خان که منصب شش هزاری ذات و پنجهزار سوار داشت طرح نبیاد انداخت چنانچه
بر سر دروازه جنوب و این اشعار ذیل فقیر مولف بچشم خود دیده است ؎

شاهنشه زمانه جهانگیر بادشاه — کاندر زمانه او شده آسوده دل جهان
سال دهم ز عهد جلوس مبارکش — شد فتح ملک رانا ازان شاه کامران
وقتیکه اندر اجمیر آن شاه گنج بخش — بر تخت در نشسته بود از فتح شادمان
بود از هزار افزون بست و چهار سال — گیتی ز عدل و داد ش چون روضه جنان
بود روضهٔ مقدس سید حسین کرد — این پنجره ز صدق و صفا اعتبار خان

در روضهٔ مقدسه سمت مغرب والان از سنگ سفید در سال یکهزار و بست و نهم ۱۰۲۹ بفرط عقیدت
و اخلاص کماجی راؤ سندهیه تعمیر نموده است قطعه منظوم که ازان ماده تاریخ پیدا میشود نمیست ؎

معدن نور منبع اسرار — هست درگاه شاه خنک سوار
ساخت والان که هست رشک بهشت — راؤ کماجی سندهیه بوقار

و در سال یکهزار و دو صد و بست ۱۲۲۲ و دو بالا راؤ انیکله بسمت شمال روضه عالی والان بنا کرده بود و نظم
که ازو ماده تاریخ پیدا میشود بر سر محراب منقوش است ؎

یک هزار و دو صد و افزون ازین کن بست و دو — سال هجرت خانه بیت العدن آمد شمار

در بر سر دروازه شرقی حصار روضه شریف بر فراز محراب قطعه تاریخ که دیده شد اینست ابیات

شه سوار ملک دنیا شاهباز ملک دین — قاتل کفار آن سید حسین معین

منبع جود و سخا کان فتوت الفت — واقف سر مهدی آن مسبط نور معین

سرور بهر دو جهان مشکل گشائے این و آن — مفخر کون و مکان آن حاکم دنیا و دین

از پے تاریخ او کردم سوال از عقل کل — گفت جو تاریخ او از روضهٔ سلطان دین

در احاطهٔ دوم قبریست که بر سر آن چادر سبز پوشند و گویند که در تهٔ آن فرش حضرت امیر سید حسین بن فون است والله اعلم بالصواب و علاوه آن که مذکور شد بالاشد مسجدیست خوشنما و پر فضا که در ایام انتظام دولت انگلشیه که بجهت زمان غیر آگهی متولی درگاه ناگزیر افتاده بود باهتمام مولوی مجید الدین صدر اول تعمیر شده است و حوض آب در فضای صحن احاطهٔ دوم بنا نموده که بزمان موسم باران آب آستانه عالی اندران جمع می شود و بکار می آید ✦

بلند دروازه

افضل العمارت است در سال نهصد و هفتاد و شش بهتمام اسمعیل سلیمان که مقطع امیر بود در عهد جلال الدین محمد اکبر شاه بادشاه باختتام رسیده ارتفاع آن قریب بست و یک درعه و تعمیر آن از سنگ سرخ است و فراز آن بر لوح سنگ سفید که قطعه ماده تاریخ منقوش کرده اند اینست قطعه

بعهد بادشاه آسمان قدر — پناه ملک و ملت ظل یزدان

جلال الدین محمد اکبر آن شاه — که دارد در نگین ملک سلیمان

بدین درگه که همچو کعبه آمد — سوادش عین نور و نور عین جان

نکاخ دل کشا تاریخ اتمام — اگر خواهد کسی می یابد آسان

در احاطهٔ سوم که در پای بلند دروازه واقع است عمارت پخته از اطاق و مسجد و مرقد تک تک دیده میشود و بیرون احاطهٔ آستانه عالی دو تا دیگ بزرگ از ساخت مس که یکی از وفور عقیدت

سلطان نورالدین جہانگیر و دیگرے از ارادت و اخلاص مخلامدار المہام گوالیار بطریق
ایفاند گزرانیده بود برقرار و دیگدان بزرگ نہاده اند۔ در ماہ رجب از آغاز شانزدہم تا ہیجدہم
زمان عرس معہود است۔ جمعے از فقرا و غربا بر سر کوہ جمع مے آیند و در ہر شب محفل سماع
برپا مے شود و بر سر صحن تالار بزرگ چادر کشیدہ بروشنی چراغان و کنول و فانوس بساط بزم
آراستہ و پیراستہ مے نمایند۔ بالآخر بر وز ہیجدہم بعد از وقت زوال اختتام عرس میباشد
کہ عوام قل گویند و این اشارت است از اولے رسم فاتحہ کہ معروف و مشہور دیار و مصداق
واز عہد شاہان دہلی کہ دیہات بطریق وقف مرفوع نمودہ اند۔ اخراجات عرس وغیرہ از حاصلات
آن بہم میرسانند و در سمت جنوب آستان عالی۔ احاطہ است کہ بہ گنج شہید شہرت دارد
معمور است از مقبور جائیست پر فیض و مخزن نور و انیہمہ یاران و لشکریان حضرت میران
سیدحسین بودہ باشند کہ در امر حق کوشیدہ و بہ پایہ شہادت رسیدہ و یوار احاطہ بر حسن اعتقاد
وزیر خان کلان کہ از اعیان دولت سلطان نورالدین جہانگیر بودہ است دلالت میکند چنانکہ
از کتبہ منظوم مفہوم مے شود ؎

کتبہ

در زمان شہ رفیع مکان	کہ بناز د بدور او دوران
آن شہنشہ کہ ذات او آمد	باعث عدل و داد و امن و امان
شاہ گیتی پناہ نورالدین	بر جہان است سایۂ یزدان
بانی این بنائے لطف آئین	با یکے سال او خرد گفت آن
دولت است از وزیر خان کلان	کم نشان جنین ز دولت دان

من مؤلف معلوم ہمگنان باد کہ حضرت سید امیر حسین قدس اللہ سرہ عابد و زاہد و مولع و خلیفہ
حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا است و نیز واسطہ خویشی دارد کہ بنت عم او بحضرت
خواجہ بزرگ معین الاولیا منسوب بود۔ اما حضرت امیر سید حسین جفت نخست ہمت بجز دانہ

گذشت۔ جمعے کہ بر سر کوہ تارا گڈھ در جوار آستان عالی طرح اقامت دارند۔ بہ یقین از سادات مشہد بودہ اند۔ و خدمت آستانہ عالی بایشان متعلق است و حصہ کثیر از دیہات اوقاف در وجہ مدد معاش دارند +

نور چشمہ

در دامن کوہ تارا گڈھ جائیست شاداب و مطرا۔ ہوائے آن در اقصے الغایت مفرح قلب و مفتح دماغ و مسکن ارواح است۔ گویند کہ در زمان سابق ہمین جا آبادی شہر بود کہ ہنوز از در و دیوار شکستہ اثر آن پدید است۔ در سال دہم از جلوس خود کہ سلطان نور الدین جہانگیر بشرف عتبہ بوسی اجمیر مشرف شد بمشاہدہ درۂ مذکور کہ از بس خوشنما بود امر فرمود کہ بہ عمارت خوب و مرغوب درست نمایند چنانچہ در مدت یکسال معمورہ دلفریب و رشک بستان نمودند و سر چشمہ کہ از دماغ کوہسار میریزد حوض بزرگ طرح دادہ۔ بہ فوارہ۔ آبشار رونق تازہ و لطافت بے اندازہ ہستزاد کردند۔ بدیدن آن خاطر بادشاہ بسیار محظوظ گشت و بالتزام ہنامی خود کہ نور الدین است بہ نور چشمہ موسوم گردانید ہنوز از تعمیرات بالا نقش و نگار و نشان مے و دیوار ہا قیست۔ مادۂ تاریخ کہ در سلک نظم کشیدہ بر سر تختہ سنگ نقش کردہ اند اینست +

تاریخ

بلند اقبال شاہ ہفت کشور — کہ وصف او نمے گنجد بتقریر
فروغ خاندان شاہ اکبر — شہنشاہ زمان شاہ جہانگیر
درین سر چشمہ چون آمد فیضش — روان شد آب و خاکش گشت اکسیر
شہنشہ کرد نامش چشمہ نور — شدہ آب بقا نزد چاشنی گیر
دہم سال از جلوس شاہ غازی — بحکم بادشاہ نیک تدبیر
خرد تاریخ اتمامش رقم کرد — محل شاد نور الدین جہانگیر

در قرب محل شاہی جائیست خوشگوار کہ ہنوز بہ باغ نور چشمہ موسوم است آثار زمان جلال بجز درخت انبہ و جامن کہ خاصیت زمین دیار اجمیر مناسبت کلی بآن دارد۔ دگر از گلبن و گلزار و ریحان و سنبلستان کہ لازمہ باغ و بہار است اثرے پیدا نیست +

چلّۂ بی بی حافظ جمال

متصل بہ عمارت شاہی بر سر منفذ آب چشمہ نور در کمر کوہ واقع مقامیست مہیب و جائیست ہولناک کہ در گرد و نواح از آبادی انسان نشان ندارد بمثابہ وحدت است کہ غیر از مردان شیر بیشہ دیگرے جا گزیدن نتواند زہے علوی شان و کبریا کسے کہ در انچنین زاویہ تنہائی از یگانہ و بیگانہ روے تافتہ بہ عسرت و محنت بسر بردہ اند کہ بی بی حافظ جمال بنت حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا مدتے درین جائے خاص مہتاد گوشہ طاعت و گنج ریاضت ست و اکتساب خیر و برکت فرمود ازین جہت بہ بنام بی بی چلّہ معروف است بتاریخ نوزدہم ہر سال یوم وفات حضرت صاحبزادی صاحبہ انبوہ کثیر و جم غفیر از زن و مرد بقصد زیارت چلہ شریف جمع مے آیند +

امیر تاغان و امیر ترغان شہدا

متصل بہ چشمہ نور مائل بسمت مغرب بر سر کوہچہ کہ سطح ہموار دارد۔ قوی احاطہ پختہ جائے قدامت و در حوالی آن نشان قبور زیادہ دیدہ میشود کہ بہ گنج شہیدان تعبیر کنند جائیست باہیبت و عظمت و ہمواره آثار حرارت و جلال نمودار بر در ہر پنجشنبہ خلق کثیر بطریق زیارت آیدو بر در نوزدہم ماہ رجب کہ یوم عرس و زیارت چلہ صاحبزادی صاحبہ مقرر و مشہور است بجہت قرب مکان جمعے از زائران و تماشائیان بقصد حصول ثواب و تماشا و بعضے آگاہ دلان باخدا بنیت قیام شب گہ می ہنگامہ بر پا دارند گویند کہ ایشان سالار لشکر اسلام بودند

در رفاقت حضرت سید حسین مشهدی جام شهادت نوشیدند پیش از چند سال شخصی لق پوش
کہ از سرزمین افغانستان بود است مجاورت مزارات میکند و بجهت آنکہ خلیق و خوش اخلاق
بسیاران از عمائد شہر و ساکنان دیہات قرب و جوار بقدر ما یحتاج باو میرسانند او کارہائے
نمایان کردہ است یعنے در حوالی مزارات احاطہ پختہ از سر نو درست کرد۔ و دالان و مسجد و حجرہ
در دروازہ بسیار مستحکم و پائدار بنا نمود و حوض عمیق و وسیع در جوار خطیرہ کندیدہ گویند کہ در
احیان کندیدن حوض ظرف گلی مثل آفتابہ و سبو و سبوچہ از قعر زمین بر آمدہ بودند۔ فقیر مؤلف
نیز ظرف مذکور را بچشم خود دیدہ در نقش و نگار و ساخت و لطافت خوبی و شگفتی بمرتبہ
غایت مطبوع و خوشنما و موزون است کہ مثل آن در زمان حال دیدہ نمیشود و بعضے مردمان میگفتند
کہ این ہمہ ظرف ہا بسکہ طلا و نقرہ محمول بودند کہ از سرمایہ آن در تعمیر منازل ماسبق پرداختند
و سبب ظاہر انیمعنی بکمال راستی کامل است بحیث آنکہ قدر اخراجات تعمیر بیش قرار موجود و انصرام
و انجام آن غیر از فراہم آوردن زر کثیر کسے نمیتوانست نظر بر آن اینہمہ کنوز و دفائن طلسب
و وقوع آمدن بضاعت غیب بودہ باشد۔

سوت بُرج

متصل و در محاذ چشمہ نور زیر کوہ قلعہ تارا گڈھ واقع است و بزبان عوام بنام رودھنی رانی کا محل
شہرت دارد و اصل حقیقت حال کہ بپایہ ثبوت رسیدہ نیست کہ راجہ مالدیو راٹھور بدوران
حکومت خود بجہت جدن آب بالائے قلعہ تارا گڈھ مینار رفیع و چرخ بزرگ در دور آن
بنا نمودہ بود اکنون باتمام نرسیدہ بحال خراب افتادہ است و از منزل اول اثر و علامت باقیست۔

اندر کوٹ

از کتب تاریخ ہند چنان مستنبط میشود کہ پیش از چہار ہزار سال راجہ اندر سین بنا نہادہ بود

اوپیروی طریقه بدمذهبی کرد و بسیار بتکده و بتخانها در اطراف و اکناف آن تعمیر نمود آمادران
زمان که راجه پتهورا هزیمت خورد و سلطان شهاب الدین غوری مغلوب آمد مدد حوالی
اجمیر تسلط یافته همه بت و بتخانها را مسمار و منهدم کرد و قریب به ده هزار از ان و مرد
قوم هنود را مشرف باسلام ساخت و صنم خانه بزرگ را که بنام اڑھائی دن کا جھونپڑہ مشهور است
از تصادم خرابی و انهدام محفوظ داشته به ترمیم مینار و محراب و به ترویج مرقع مثال و سیاق صنم
متمثل بجنانه عمل کرد و آیات صحیفه ناطق بر پارهای سنگ نقش کرده در در
محراب و در نصب نمود و بروز جمعه بصد شوکت و هزار عظمت با جماعه اهل اسلام ادای
صلوات کرده دولت سعادت ابدی و سرمایه افتخار سرمدی بدست آورد کتبه سر محراب اینست
بنا فی الحادی و العشرین جمادی الآخر سنه خمسة و تسعین و خمسمائة و عبارت دیوار مغرب مسجد
فی تولیت ابوبکر بن احمد جامل الفضلة بتاریخ ذالحجه سنه و تسعین خمسمائة
و بعد از آنکه سکه و خطبه بنام سلطان شمس الدین التمش جاری شد همه معموره و قدیم را بنگنده
و از سر نو بنا نمود و بطرز جدید بیاراست آنانکه بنظر اثبات دوارد ضمنی تبلیغ یادگار سلف
رضی نشد و سنگ ستون و محراب که در نقش و نگار مطبوع و نادره کار بودند تعمیر جدید
بکار آورد و بجاهای مناسب و مواقع پسندیده نصب نمود در دور محراب راست
سوره انا فتحنا و محراب یسار سوره تبارک و محراب وسط کتبه مندرجه ذیل بخط
طغرای جلی منقوش است امر بهذه العمارت السلطان العادل العالم المعظم و الخاقان
الاعظم ملک الترک شهنشاه الاعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک العرب
الترک و العجم ظل الله فی العالم شمس الدنیا و الدین معین الاسلام و المسلمین تاج
الملوک و السلاطین قامع الکفرة و الملحدین قاهر الظلمة و المشرکین ناصر
الاسلام علاء الدولة القاهرة و الملة الباهرة مالک البر و البحر سلطان الشرق
المؤید من السماء المظفر علی الاعداء ابو المظفر التمش السلطانی معشر خلد الله

ناصر امیر المومنین اعلی اللہ فی کل شانہ راظہر فی کل ساعتہ بزمانہ والکتبہ فی العشرین من ربیع الاخرین نوبہ بقولیتہ احمد محمد العارض +

اسکن جائیست وسیع وبزرگ وخوشنما وخوش طراز کہ مثل آن در قصبات عالم کمتر است گویند بزمان حکومت چنگیزیان جماعت فقرا کہ بہ فرقہ آزاد و بانوا مشہور است۔ مورد و مصدر خود ہا قرار داد و مسمی بنجابا دشاہ کہ سرگروہ ایشان بود قدرے زر و محنت و ہاب حفاظت و مرمت صرف نمودہ واز بنجہت تا بہ چند سال در تصرف خود آورد۔ وبجہت فرودگاہ فقرا کہ در زمان عرس حضرت خواجہ بزرگ معین الاولیا جوق جوق جمع مے آیند محفوظ و مخصوص کردو باعتبار آنکہ زمان و مکان عالم امکان سریع الزوال است فقرا آزاد در محاورات خود۔ وجود۔ وجود و قیود عالم اسباب را اکثر بدو و تنیم روز تعبیر کنند (حیث (ڈھائی دن کی بادشاہت) (ڈھائی دن کا جھونپڑا) واز بنجہت است کہ ڈھائی دن کا جھونپڑا نام نہادند۔ وہمچنان در گمنان شہرت یافت و در سال یکہزار و نہ صد و نود و سہ (۱۹۹۳) بہ اہتمام میر عمارت دولت انگلشیہ بنظر قیام و استحکام عمارت بصرف کثیر دستی شکست و ریخت و بند و پیوند نمودہ شد +

(کان سیسہ غربی)

سیسہ کان

متصل بہ دیوار شہر در شکم کوہ چلہ بڑے پیر واقع و در ے آن بجانب دیوار شہر در دون کوہ خلا بزرگ دارد۔ جاے شاداب و خیلے خنک است کہ در فصل تابستان بہ کالاے رستان احتیاج مے افتد۔ در قعر آن چشمہ آب است از بس لطیف و شیرین خوشگوار کہ براہ مجراے علی در حوض ڈگی میرسد کہ در فضاے آبادی شہر جانب جنوب است و آن حوض ایست بغایت مطبوع کہ از فوق تا بہ تحت پایہ خوشنما دارد و در اطراف آن عمارت است از بس خوش طرح

فریبا۔ و منظر است بنہایت رونق و خوبی و مصفا۔ و سال تعمیر آن دروازہ صد و چہل و ہشت بعہد حکومت کرنیل ڈکسن کہ مقطع اجمیر بود رقم نمودہ اند +

نذر سرساری و نغمہ مناجات بدرگاہ خواجہ بزرگ عین الاولیا رحمۃ اللہ علیہ

در خاتمہ کتاب

مرحبا شاہنشہِ اقلیم ہند — مرحبا اے باعث تعظیم ہند
وارث شرع نبی علم علی — خواجہ ہند الولی ہند الولی
آستانت کعبہ دنیا و دین — خاک راہت سرمہ عین الیقین
اے بہارِ باغ عرفان روئے تو — سنبل گلزار حق گیسوئے تو
جلوہ طوراز رخ زیبائے تو — مطلع الانوارِ حق سیمائے تو
پاک صورت پاک باطن پاک نام — بندہ پرور بندہ گر بندہ نواز
مایۂ آرام جان انعام تو — آیۂ تسکین دلہا نام تو
گرد تو گردم بیا مہمانِ من — جلوہ فرما در حریم جانِ من
الغیاث اے تاجدار ملک ہند — الغیاث اے شہریارِ ملک ہند
بیدرت با آہ و فریاد آمدم — دادخواہ دست بیداد آمدم
مرشد و مخدوم من آقائے من — خواجہ من شیخ من مولائے من
در تن من نیست جانم غیر تو — دیگرے را من ندانم غیر تو
کارِ مشکل خواہی و آسان کنی — میدہی ہم درد ہم درمان کنی
گوش کن فریادم و فریاد رس — نیست در عالم مغیثم جز تو کس

۱؎ ہند الولی اگرچہ از روئے ترکیب صحیح نیست امّا در تمامی بلاد و امصار حضرت خواجہ بزرگ را ہند الولی میگویند۔ حتے کہ لقب عرف عام شدہ ۱۲

بادشاہا حاشر مسکین مسا — بگزر از عصیان و عصیان در گزار
خصم نفسم خوار مے سازد مرا — گر تو ننوازی کہ بنوازد مرا
سایۂ کوئے تو مے باید مرا — گلشن جنت چہ کار آید مرا
آرزو دارم گلِ گلزارِ چشت — خوشش نمے آید مرا باغِ بہشت
چشم بکشا حالِ زار ما ببین — گریہ بے اختیار ما ببین
عمر ہا بگذشت در زاری مرا — تا بکے بینی باین خواری مرا
گر نہ پردازی بہ روئے حالِ من — وائے بر حالِ من و احوالِ من
کیست جز تو کان مدد گاری کند — ہان مگر لطف شما یاری کند
ہان تغافل نیست شایانِ کرم — خوش نمے آید ز شاہانِ کرم
لطف کن لطفے اے شہِ عالیجناب — از رہ لطف و کرم روئے متاب
پیش ازین مپسند ما را در فشار — تا توانی لطفہا پاینده دار
حیف باشد گر دہم جائے دگر — سر فرو آرم تہ پائے دگر
آرزو آنگہ دو وجودِ پیکرم — ہمچنان باشد ہوایت در سرم
مدفنِ ما خاکِ پاکِ کوئے تست — عاقبت مائیم و خاکِ کوئے تست
مہدِ جان از مہرِ تو معمور باد — درد ہجران از دلِ ما دور باد
عرضِ حالِ خویشتن کردم تمام — بر روانِ صد درود و صد سلام

تمت

قطعہ تاریخ در صنعتِ تخرجہ من تصنیفِ مصنف متخلص بہ اثر

سر زد از من ذکرِ پاکِ اولیا — کاین بسعادت داشتم در سر نوشت
چون بجستم سالِ سر زد نغمہ زن — شد بلبلِ باغِ بہشت

۱۳۰۹ھ

مصرعه مدتخلص جبر برخوان اشر بوئے گلہا شد روان از سنگل چشت
۱۳۸۳ ۷۴

دیگر از مصنف

منت خدائرا که درین تیره روزگار بنمود راه حق گهر شب چراغ چشت
رفتم بسعی شوق دران منزلیکه بود گلزار معرفت تهه دیوار باغ چشت
چیدم گل حقائق و گلدسته ساختم گلدسته کز دست معطر دماغ چشت
زان باده که مستی عرفان فزون کند میخواستم ایاغ بگنج فراغ چشت
در آخر خمار صلاز دمسروش غیب ساقی مے وصال بکن در ایاغ چشت
۱۰۹۲ھ ۱۷۷ ۱۷۱۵

از نتائج افکار حمیدیان ابو سعید خاجه کفیل ابن میرزا ده عبد الوحید خانصاحب مرحوم سالکوٹی

سید مستند امام الدین آفتاب سپهر جاه و جلال
قرة العین خواجه اکبر صاحب علم و حلم و فضل و کمال
ختم فرمود کارنامه چشت که بود زیب نامه اعمال
در سر فکر سال بود کفیل مظهر قدس گفت هاتف سال
۱۳۰۹ھ

دیگر از کفیل

سید سادات امام الدین حسن نونهال گلشن خیر الوری
زبده اولاد شاه هند قدوه ارباب صدق و اتقا
جلوه نوداد از حسن معال صورت و معنی خاصان خدا
در تلاش سال تاریخش کفیل یافتا زهاتف سراغ اولیا

دیگر از کفیل

نہیں ہے ہمیں شک بیشک جسے شک ہو وہ کافر ہے
معین دین و ملت کا جو پیرو بہشتی ہو

نبی کی امتِ عاصی ہندوستان کے یارب
کرم سے خواجہ ہند الولی کی پار کشتی ہو

محامد آپ کی لکھی امام الدین صاحب نے
مشام جان و دل اس شاہ کا عنبر سرشتی ہو

معین الاولیا ہے نام اقدس اُن محامد کا
سن تالیف پیدا کر دل عاصی بہشتی ہو

کہا ہاتف نے مژدہ دو کفیل پر معاصی کو
زبون طالع بد سے اسکے دور داروں نے دشتی ہو

بکل مصرع ہی سال عیسوی ہیں نام ہجری ہیں
اگر اسم معین الاولیا منشور چشتی ہو

۵۷۱ ۱۳۰۹ ۱۸۹۱
۱۱

دائرۃ التاریخ

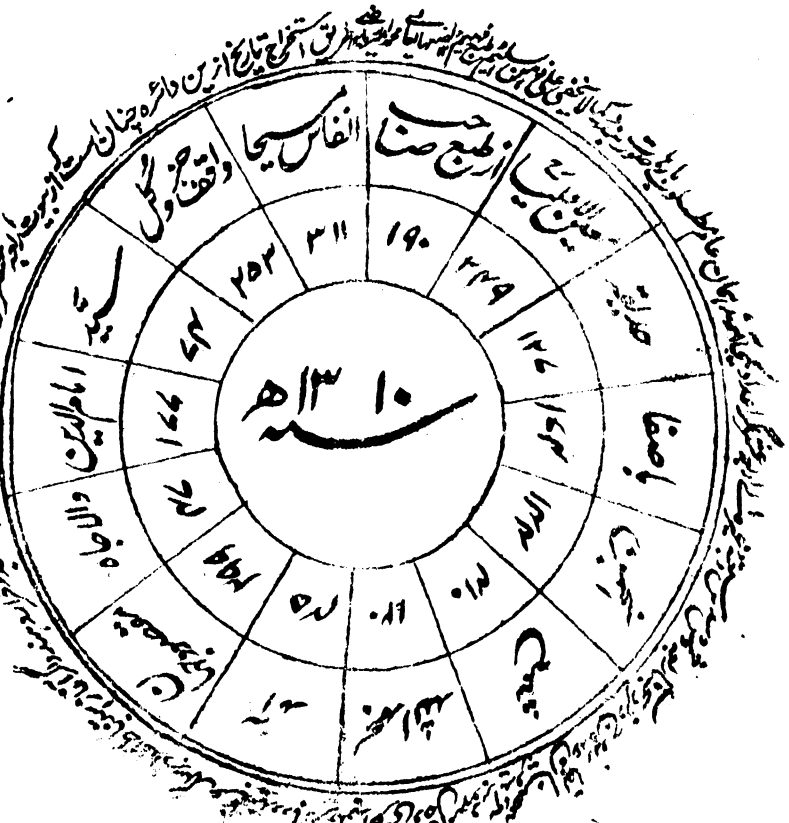

تمام شد

True Copy

Deputy Manager Court of wards. The book called Mozimul ulia Containing valuable historical information is to be printed. The Dewans estate will pay Rs 70/- The Court of wards Contingency Budjit will be charged with Rs 50/-. In both Cases the expenditure will be shown as "printing" You will get Rs 75/- from the Durgah and Rs 50/- from the District fund. For these two amounts you will give receipt as follows: Received on account of printing charges Rs The total amount of Rs 250 is to be paid to Munshi Imamuddin and the four receipts so attached signed by him are to be recorded in the Court of wards office. When the book is printed he should be called on to supply.

For Durgah 10 Copies, For Court of Wards 2 Copies
For Dewans estate 2 Copies, For District fund 2 Copies

6-11-92

Sd. De Cassoe
Assistant Commissioner
Aymere

(ترجمہ چٹھی انگریزی مسطورہ بالا)

بنام ڈپٹی منیجر کورٹ آف وارڈس

ایک کتاب موسوم بہ معین الاولیاء جو قابل مدد تاریخی حالات پر مبنی ہے چھپائی جاتی ہے۔ پچھتر روپے جاگیر دیوان جی سے دئے جائیں اور کنٹنجنٹ بجٹ کوسٹ آف وارڈس سے پچاس روپے +

یہ خرچ بمد طبع محسوب ہوگا +

پچھتر روپے خزانہ درگاہ شریف سے لئے جائیں اور پچاس روپے ڈسٹرکٹ فنڈ سے

ان ہر دو رقومات کے لئے رسید حسب مضمون ذیل مرتب ہونا چاہئے +

اجرت طبع کے واسطے ..... وصول ہوا +

کل دو سو پچاس روپے منشی امام الدین صاحب کو دئے جائیں اور ہر چہار رسید پر انکے دستخط کرا کے دفتر کورٹ آف وارڈس میں رکھنا چاہئے +

جب کتابیں چھپ جائیں تو حسب ذیل جلدیں مطلوب ہونگی +

درگاہ شریف کے واسطے ..... ۱۰۰ جلد

کورٹ آف وارڈس کے لئے ..... ۲ جلد

جاگیر دیوان صاحب کے لئے ..... ۲ جلد

ڈسٹرکٹ فنڈ کے لئے ..... ۲ جلد

۶ نومبر ۱۸۹۲ء عیسوی

دستخط

کپتان اے۔ ایف ٹیلیسو۔ سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای

کلکٹر و اسسٹنٹ کمشنر ضلع اجمیر شریف

صورة ما كتب الفاضل الامجد والكامل الاوحد والعيلم الذى لا يماثله احد مولانا مشتاق احمد الچشتى الصابرى سلمه الله تعالى مقرظا على هذا الكتاب المسبطات

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا رب على ان جعلتنا من امة افضل الانبياء والمرسلين صلوات الله تعالى وسلامه عليه وعلى اله وصحبه اجمعين ۞ ونشكرك اللهم على ما انعمت علينا بالانتساب فى سلك خدام فخر الاولياء فى العالمين امام ائمتنا وسيد ساداتنا خواجه معين الملة والدين رضى الله تعالى عنه وارضاه عنا آمين ۞ **وبعد** فقد اطلعت على هذا الترصيف العظيم والتصنيف الفخيم المقبول عند كافة الصلحاء المسمى **بمعين الاولياء** فوجدته فى كمال البلاغة وحسن البراعة كالدر النظيم وفى نفائس المعانى وعرائس المعانى مفقود المثل وعديم السهيم تفرح قلوب العاشقين الچشتيين بادراك مضامينها وتنشرح صدور الناظرين الراغبين بمطالعة عباراتها فلله در حضرة المصنف حيث جهد غاية ما يكون حتى جاء كالدر المكنون جزاه الله عنا وعن جميع اهل السلسلة العالية الچشتية خير الجزاء وثوابا اوفى وبلغه الى غاية ما يهواه ويتمنى ۞

وانا العبد المذنب الراجى العاصى مشتاق احمد الحنفى الچشتى الصابرى

اشعار آبدار چکیدهٔ کلک شاعر جادو نگار ناشر شیرین گفتار موزخ کامل الفن
مولانا ابوالحسن صدیقی نانوتوی ناظم تاریخ وقدی سلمه الله تعالی در تاریخ ختم کتاب ذا

بسم الله الرحمن الرحیم

جد ذا شان معین الدین حسن — خواجهٔ چشتی حبیب ذوالمنن
ماه برج معرفت مهر صفا — گوهر درج رضائے کبریا
سرفراز و پیشوائے اولیا — مقتدائے اتقیا و ازکیا
زبدهٔ ارباب ایقان ووفا — عمدهٔ دوران محب کبریا
مورد الطاف رب ذوالجلال — اسوهٔ قران وقطب بے مثال
آفتاب ملت ودین نبیؐ — ماهتاب شرع وآئین نبیؐ
گوهر دریائے عرفان ووصال — جوهر کان جمال وهم کمال
دستگیر عاجزان ومستمند — چارهٔ بیچارگان ودردمند
صد هزاران رحمت رب مجید — باد بر روح گرامی آن رشید
سانحهٔ عمر شریف آن ولی — خوب بنوشت ست مرد معنوی
آن امام الدین صفی وهم زکی — زبدهٔ اولاد آن هند الولی
در معین الاولیا نامی کتاب — زو نظر ناید بجز راه صواب
ختم او شد اندرا یام سعید — از عنایات خداوند مجید
هم درآیامی که شد ختم کتاب — سال تاریخش حسن گفت از صواب

از سنین هجرت خیر الانام
سیزده صد یازده شد لاکلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۷	عنوان	عنقوان
۳	۹	خواجہ از	خواجہ راز
۳	۱۴	معنی و سلوک	معنی سلوک
۳	۱۵	وسین	وآستین
۴	۲	انجام	انجام کار
۴	۱۹	از طرح او	از طرح اقامت
۴	۲۰	حیام	قیام
۴	۲۱	گوش و هوش	گوشِ هوش
۶	۳	بن سید ادریس	بن سید ادریس
۶	۶	صفی را	صفی را
۶	۱۳	صفی العوالی	صوفی السوالی
۶	۱۹	نابود	نابود
۷	۱۹	قنطر لقرب	قنطرہ القرب
۷	۱۹	بر بالا - بام	بر بالاے بام
۸	۱	امراحت	استراحت
۸	۱	تنطرش	نظرش
۹	۱	از نهان	از انها
۱۰	۸	جانقاه	خانقاه
۱۰	۱۴	کشاده کار	کشادہ کار
۱۱	۴	سفائی	شفائیے
۱۱	۱۳	غالان	غالون
۱۴	۵	اغنی	اعنیٰ
۱۵	۱۹	مهه اساحل	مهه اوساحل
۱۵	۲۱	بخس	نجش
۱۶	۴	حل	محل
۱۶	۱۲	باشد دلی ثبات	باشد ولی ثبات
۱۷	۲	بر	در بر
۱۷	۷	قضائیے	فضائیے
۱۸	۱۴	صدق و یقین	صدق و یقین را
۱۸	۱۵	فاتح	فاتحہ
۱۸	۱۹	ایضاً	البطا
۱۹	۵	ایضاً	ایضاً
۲۰	۸	ایضاً	ایضاً
۲۰	۹	ایضاً	ایضاً
۲۰	۱۵	ایضاً	ایضاً
۲۱	۷	حاضر وقبه	حاضر قبه
۲۱	۹	باه اگهه	باه پیش
۲۲	۱۸	فاتح	فاتحہ
۲۲	۱۹	نوبنیان	نوبتیان
۲۳	۱۰	حی ایند	حی نمایند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۱۲	قریب	فریب
۲۸	۱۶	دخترپری	دخترپیر
۲۹	۴	پاک نہادند	پکنہاد
۳۰	۱۹	کفودلود	کفولود
۳۱	۴	وجہہ وجہہ الدین	وجہہ الدین
۳۱	۱۸	اولاد خواجہ	اولاد بیاآیت خان کہ درمند بود از اولاد
۳۲	۴	فتو	فتور
۳۲	۷	سلطان بود	سلطان مہند
۳۳	۱۷	خوشی	خویشی
۳۳	۱۲	غائب	غائب شد
۳۳	۱۵	یکے	بہ یکے
۳۳	۲۱	بیر	نبیرہ
۳۴	۳	نبیرہ	قدس سرہ
۳۴	۷	کتب المشایخ	قطب المشایخ
۳۵	۴	سجدہا	سجدہا
۳۶	۱۵	معین الدین اولیا	معین الدین والاولیا
۳۶	۱۵	شیخ سرور الصمد	شیخ صفی الدین سرور الصمد
۳۶	۱۹	محض نہ پندارند	محض نہ پندار
۳۷	۱۲	خصمت بر است	محمت بر است

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸	۱	مہر وری	مہرہ وری
۳۸	۱۹	بہ فرزندان خویش	بہ فرزندان
۴۰	۲	اوساد قبول	اورا قبول نمودہ
۴۰	۱۴	در صدر	در صدر حیات بود
۴۰	۱۶	کمالات ایشانی	کمالات انسانی
۴۱	۱	اخذ فواحد فواید	اخذ فوائد
۴۱	۸	بزرسلسلہ	بزرگان سلسلہ
۴۱	۹	نصیرین	نصیر الدین
۴۳	۱۴	دھوۃ احرار	دعوۃ احرار
۵۱	۱۵	تخفیفہ	حنیفہ
۵۱	۱۸	نادایست	نادرست
۵۷	۱۱	بافیض	بلافیظ
۵۹	۱۱	پرسنش	پرسش
۶۰	۴	فرمان	فرمود
۶۰	۶	باز باہرگاہ	باز ہرگاہ
۱۵۳	۲۱	دشمنے	دشمن
۱۵۵	۱۱	جمال	مجال
۱۵۷	۵	ایذہا	ایذا ہا
۱۵۷	۲	مسیامی	برای
۱۶۰	۹	نقہ	فقہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۰	۲۰	لیکے	لاکے
۱۶۲	۶	سر اعتقاد	کر اعتقاد
۱۶۴	۹	عدد الصفات	عدد الثبوتات
۱۶۵	۳	باین همه	این همه
۱۶۵	۶	پندارند	پندارد
۱۶۶	۵	نم رسیده	غم رسیده
〃	۶	سنین مشهور	سنین پرشهور
۱۶۹	۱۸	درمدخل	دران مدخل
۱۶۹	۲	حد برونند	حد برونند
〃	۱۱	محمول کرد	محول کرد
۱۷۱	۱۷	قسمت اباد	غسمت آباد
۱۷۶	۸	وردازه سال	دوازده سال
۱۷۹	۹۵	مردمان غیب	مردان غیب
۱۸۰	۱۱	غره لوعود	غره ماه لوعود
۱۸۱	۱	سرده	سپرده
۱۸۳	۱۲	پدن	چون
〃	۱۳	موجوداست	موعوداست
۱۸۴	۱۸	مقصد رسید	مقصد رسیده
۱۸۶	۸	رخصت سفر	رخت سفر
۱۸۷	۱	حضرت شیخ	حضت شیخ !
۱۹۰	۱۱	فتح شدیے	فتحیاب شدیے
۱۹۱	۴	از زد یکا	از زدیکان
〃	۱۰	وصوت	وصفوت
۱۹۴	۴	مراو	براُو
۱۹۹	۲	همچوان	همچنان شد
۲۰۳	۹	صبوه دستار	جبغه دستار
۲۰۵	۱۵	وردیا	وردریا
۲۰۶	۷	خلاوب	حلاوت
۲۰۷	۱۵	بصفام	بصیام
۲۰۷	۱۸	بیائے پوس	بپائے بوس
۲۱۵	۱۴	شیخ اجودهن	شیخ ادهن
〃	۱۵	قوام	اقدام
۲۱۸	۱۸	بر شاه	پسر شاه
〃	〃	متکف	معتکف
۲۲۰	۷	بچاه سفر	بچاه سفر
۲۲۱	۱۶	دیلد هنو	دیار کهنو
۲۴۳	۷	عادی	وحادی
۲۴۱	۹	استغنای	استغنار اقتضائے
〃	۱۸	لوتل یام	لوتله نمایم
۲۴۲	۳	شادات	شاداب

صحیح	سطر	غلط	صحیح	سطر	غلط
۲۴۲	۵	خویه	خدیو		
۲۴۶	۱۶	می کشند	می کشید		
״	۱۶	کدام طرب است	کدام طرف است		
۲۵۱	۱۰	جلال اکبر	جلال الدین اکبر		
۲۵۶	۱۰	از اکار	از اکابر		
۲۵۷	۷	مرفع پوش	برفع پوش		
۲۶۰	۱۶	ناگور داشت	ناگور سکونت داشت		
۲۶۴	۱۱	در عبادت	در عبارت		
۲۷۵	۵	بیعت حضرت	بیعت خواجه حسین بن حضرت		
۲۷۵	۲۱	مستولیات عمان	مستولیات ممالک		
۲۸۸	۹	مدت	مداوت		

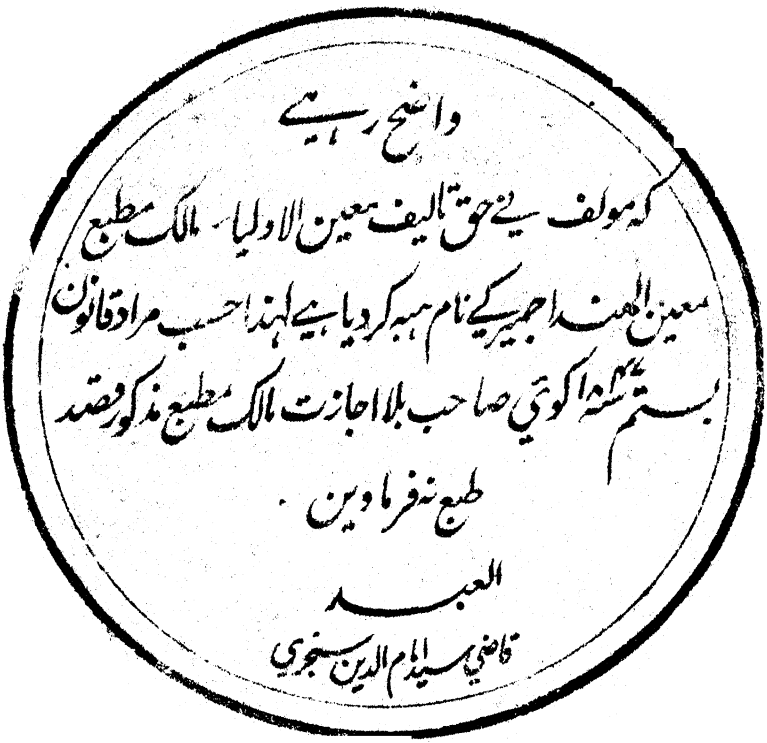
واضح رہے

کہ مولف نے حق تالیف معین الاولیا۔ مالک مطبع

معین الہند اجمیر کے نام ہبہ کر دیا ہے لہذا حسب مراد قانون

بستم ۱۹۴۷ء کوئی صاحب بلا اجازت مالک مطبع مذکور قصد

طبع نہ فرماویں۔

العبد

قاضی سید امام الدین سنجری

8089
۲۹۷۶۷
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔